میخانۂ خیّام

یعنی

حکیم عُمر خیّام کی ۶۴۰ رُباعیات کا

منظوم اُردُو ترجمہ

اثرِ خامہ

افسر الشّعراء آغا شاعر قزلباش دہلوی

جسے

خانصاحب مولوی فیروز الدّین اینڈ سنز،

گورنمنٹ پرنٹرز اینڈ پبلشرز لاہور

نے اپنے مطبع

پرنٹنگ ورکس ۱۱۹ سرکلر روڈ لاہور میں باہتمام ایم عبدالحمید خان منیجر شائع کیا

مجلّد - - - - - - - عہ/

مُقدّمہ

پیدائش حکیم عمر خیام جو اپنے زمانے کا سب سے بڑا مہندس اور ہیئت دان تھا۔ گیارھویں صدی عیسوی مطابق پانچویں صدی ہجری میں بمقام نیشاپور علاقہ خراسان مملکتِ ایران میں پیدا ہوا۔ اور بارھویں صدی کے پچیس برس گذار کر نیشاپور ہی کے ایک باغ میں وفات پائی۔

تعلیم خیام نے نیشاپور کے ایک فاضلِ اجل امام موفق سے قرآن و حدیث کی تعلیم حاصل کی۔ اِس درسگاہ میں اس کے دو ہم عمر طالب علم حسن بن صباح اور نظام الملک طوسی بھی تھے۔ ایک روز حسن نے دونوں ہم جماعتوں سے کہا "عام طور پر لوگوں کا خیال ہے کہ امام موفق کے شاگرد دولت و ثروت کے اعتبار سے اعلیٰ مقام پر پہنچ جاتے ہیں ہمیں حلف اٹھانا چاہیئے کہ ہم میں سے جس شخص کی قسمت کا ستارہ چمکے۔ وہ دوسرے دونوں رفیقوں کو اپنی دولت میں

برابر کا حصّہ دار بنائے - اور اپنے لئے کسی برتری و بزرگی کو گوارا نہ کرے" تینوں اِس پر رضامند ہو گئے - کئی سال کے بعد نظام الملک طوسی اقبال کی یاوری سے سلطان الپ ارسلان کا وزیرِ اعظم بن گیا - یہ سُن کر حسن اور خیّام اُس کے پاس پہنچے - اور معاہدے کے مطابق اپنا اپنا مطالبہ پیش کیا - نظام الملک نے وعدے پر قائم رہ کر حسن کو ایک معقول عہدہ عطا کیا - لیکن اُس نے اِس پر قناعت نہ کرتے ہوئے ترقّی کے اعلےٰ مدارج یک لخت طے کرنے کے لئے نظام الملک کے خلاف سازشوں اور فتنوں کا ایک وسیع جال پھیلانا چاہا - مگر ناکام رہا - آخر نظام الملک کو قتل کرا کر غدّاری و محسن کشی کا شرمناک ثبوت دیا ؎

استغنا خیّام نے بھی نظام الملک سے اپنا حِصّہ طلب کیا - لیکن طبعی استغنا کے باعث اسے کسی عہدے یا خطاب کی خواہش نہ تھی - بلکہ اپنے دوست سے صرف یہ کہا "سب سے بڑی مہربانی جو تم میرے حال پر کر سکتے ہو - صرف اسی قدر ہے - کہ مجھے اپنی دولت وحشمت کے زیرِ سایہ ایک گوشے میں زندگی بسر کرنے کا موقع دو - تاکہ میں علم کے حقائق و معارف کا دریا بہا سکوں - اور تمھاری درازیٔ عمر و خوش حالی کے لئے دعا مانگتا رہوں" نظام الملک معاہدے کے مطابق حسن کی طرح اپنے دوست خیّام کو بھی کوئی بڑا عہدہ دینے پر آمادہ تھا - لیکن جب اُس نے عہدہ لینے سے کانوں پر ہاتھ رکھا - تو نظام الملک نے زیادہ

اصرار نہ کیا۔ اور نیشاپور کے خزانے سے خیام کے لئے بارہ سو طلائی مثقال کی سالانہ پنشن جاری کرنے کا حکم صادر کر دیا۔

علمِ ہیئت میں کمال خیّام نیشاپور میں رہا۔ اور اُس نے مختلف علوم بالخصوص علمِ ہیئت کے حصول کے لئے اپنا دماغ وقف کر دیا۔ چنانچہ اِس علم میں وہ اپنے زمانے کا اُستاد مانا جاتا ہے۔ ملک شاہ کے عہدِ حکومت میں خیّام مرو پہنچا۔ اور سلطان نے اُس کے علم و فضل کی پوری پوری قدر کرکے الطافِ خسروانہ سے سرفراز فرمایا۔

تقویم کی اِصلاح جب ملک شاہ نے تقویم کی اصلاح کا ارادہ کیا۔ تو خیّام اُن آٹھ آدمیوں میں سے ایک تھا۔ جو اس کام کو انجام دینے کے لئے مامور کیئے گئے۔ چنانچہ جلال الدین کے نام سے جو بادشاہ کا ایک نام تھا سنِ جلالی کی بنیاد ڈالی گئی۔ گبّن اِس تقویم کو سنِ عیسوی کے مقابلے میں زیادہ صحیح قرار دیتا ہے۔ خیّام نے علمِ ہیئت کے بعض نقشے بھی تیار کیئے تھے۔

رباعیات کے نایاب مسوّدات مشرق میں رباعیاتِ خیّام کے مسودے نایاب ہیں۔

انڈیا ہاؤس لندن میں رُباعیات کا کوئی مسوّدہ نہیں۔ پیرس کے شاہی کتب خانے میں کوئی نسخہ موجود نہیں۔ انگلستان میں صرف ایک نسخہ ہے۔ جو سنہ ۸۶۶ھ میں بمقام شیراز لکھا گیا تھا۔ اُس میں ۱۵۸ رباعیات ہیں۔ ایک نسخہ ایشیاٹک سوسائٹی

کلکتہ کے کتب خانے میں ہے۔ جس میں ۵۱۶ رباعیات ہیں۔ مگر یہ نامکمل و ناقص بتائی جاتی ہیں۔ وان ہیمر کے پاس جو نسخہ ہے۔ اُس میں رباعیات کی تعداد تقریبًا دو سو۔ اور ڈاکٹر سپرنگر نے لکھنؤ میں جو مسوّدہ دیکھا ہے۔ اُس میں چار سو ہے۔ لیکن "میخانۂ خیّام" میں نہایت غور و تحقیق اور محنت و کاوش سے ۶۴۰ رباعیات جمع کر دی گئی ہیں۔ اور غالبًا یہ سب سے زیادہ ضخیم۔ صحیح اور مکمّل مجموعہ ہے ؛

منظوم ترجمہ } حضرت افسر الشعراء آغا شاعر قزلباش دہلوی نے جو ہندوستان کے ایک مشہور شاعر و نثّار ہیں۔ ان رُباعیات کا رباعی ہی کی بحریں اردو نظم میں ترجمہ کیا ہے۔ جو اِس شراب کو دو آتشہ کر رہا ہے ؛

تخلّص } خیّام کے معنیٰ ہیں خیمہ دوز۔ اور بیان کیا جاتا ہے کہ وہ کسی زمانے میں خیمہ دوزی کرتا تھا۔ لیکن یہ غالبًا اُس زمانے سے پہلے کی بات ہے۔ جب نظام الملک کی فیاضانہ امداد کے صدقے میں وہ فکرِ معاش سے مستغنی ہو گیا تھا۔ اِسی طرح اور بھی ایرانی شاعر اپنے پیشے کے لحاظ سے تخلّص کرتے ہیں۔ مثلاً عطّار (عطر فروش) عصار (تیلی) وغیرہ ؛

کلام پر تبصرہ } خیّام کا یہ مختصر کلام جو صحیح معنی میں دریا در کوزہ کا مصداق ہے۔ زندگی کے گوناگوں و حیرت انگیز نکات کا آئینہ دار ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جس رنگ میں خیّام نے فلسفۂ زندگی پر روشنی ڈالی ہے۔ وہ اسی کا

حصّہ ہے۔ خیّام کو الفخر للمتقدم کا طغرائے امتیاز حاصل ہے۔ فردوسی کے سوا ایران کے تمام شعرا نے اسی کا رنگ اُڑایا ہے۔ اور اپنی خواہش کے مطابق دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ شراب وہی ہے۔ مگر جام دُوسرا ہے۔ خیّام کی شراب انگوری ہے۔ اس کا میکدہ وُہی ہے۔ جہاں سے یہ شراب مل جائے۔ اُس کا ساقی گوشت اور خون کا بنا ہوُا جسم ہے۔ جو شراب کو اُس کے سامنے پیش کرتا ہے۔ وہ گلاب کے شگفتہ پھُولوں کا شیدائی ہے۔ وہ دنیا سے اُنہیں پھُولوں کا خواہاں ہے۔ اور جنّت سے بھی اُنہیں کا طلبگار۔ وہ دنیا کی موجُودہ اشیا سے رُوح کو تسکین دینا چاہتا ہے۔ اور اِس سوال سے کہ فنا کے بعد ان کا انجام کیا ہوگا دماغ پراگندہ نہیں کرنا چاہتا۔ چونکہ وہ بہت بڑا ریاضی دان بھی تھا۔ (چنانچہ حال ہی میں فرانسیسیوں نے الجبرا پر اُس کے ایک عربی مقالے کا ترجمہ کیا ہے) اس لئے اس کی شاعری نسبتًا غلو و مبالغہ کی آلائش سے پاک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تخیّل کا جو معیار اس کے ہم وطنوں اور ہم عصروں نے قائم کر رکھّا تھا۔ خیّام اُس سے کوئی سروکار نہیں رکھتا۔ ایک ریاضی گو شاعر سے یہ توقّع بھی نہیں رکھی جاسکتی کہ وہ دنیا کے ٹھوس حقائق کو نظرانداز کر دے۔ اور تخیّل کی انتہائی پرواز کو شاعرانہ زندگی کا نصب العین خیال کرے ؛

کلام کا اِقتباس } خیّام کے کمالاتِ شاعری کا پورا اور حقیقی لطف تو اس کے کلام کے بالاستیعاب

مطالعے ہی سے حاصل ہو سکتا ہے۔ لیکن یہاں مینی کی بجائے صرف سرخوشی کی کیفیت سے حظ اُٹھانے کے لئے مختلف موضوعات کے تحت میں رباعیات کا اقتباس پیش کیا جاتا ہے؛

حمد باری تعالیٰ میں خیام کہتا ہے ؎

بکشاے درے کہ در کشائندہ توئی بنماے رہے کہ رہ نمائندہ توئی
من دست بہیچ دستگیرے ندہم کایشاں ہمہ فانی اند و پائندہ توئی

خیام کی ایک نمایاں خصوصیت اسلوب بیان کی جدت بھی ہے۔ چنانچہ وہ اِس مضمون کو کہ دنیا میں رنج و راحت توام ہیں۔ یوں بیان کرتا ہے ؎

گل گفت بہ از لقاے من چیزے نیست چندیں ستم گلاب گر بارے چیست
بلبل بزبانِ حال با او می گفت یک روز کہ خندید کہ سالے نگریست

دنیا کے نقد عیش کو جنت کے ادھار لطف پر ترجیح دیتا ہؤا لکھتا ہے ؎

گویند مرا کہ سُور با حُور خوش است من می گویم کہ آب انگور خوش است
ایں نقد بگیر و دست از نسیہ بدار کآواز دُہل شنیدن از دور خوش است

موت کے سامنے انسان کی بیچارگی کا نقشہ یوں کھینچتا ہے ؎

از جرم حضیض خاک تا اوجِ زحل کردم ہمہ مشکلات گردوں را حل
بیروں جستم ز بند ہر مکر و حیل ہر بند کشادہ شد مگر بندِ اجل

جبر و اختیار کا مسئلہ خیام کی زبانی سُنئے ؎

نیکی و بدی کہ در نہادِ بشر است شادی و غمی کہ در قضا و قدر است
با چرخ مکن حوالہ کاندر رہِ عقل چرخ از تو ہزار بار بیچارہ تر است

کر تو رہا ہے بدنصیبی کا شکوہ - مگر اندازِ بیان بالکل انوکھا اور پُر لطف ہے ؎

آں روز کہ توسنِ فلک زیں کردند — آرائشِ مہر و ماہ و پروین کردند
ایں بود نصیبِ ما ز دیوانِ قضا — ما را چہ گنہ۔ قسمتِ ما ایں کردند

خدائے غفور و رحیم سے رحمت کی التجا بھی کرتا ہے - تو کس انوٹ سے ! ؎

من بندۂ عاصیم رضائے تو کجاست — تاریک دلم نورِ صفائے تو کجاست
ما را تو بہشت اگر بہ طاعت بخشی — ایں مزد بود لطف و عطائے تو کجاست

اِسی مضمون کو اور رنگ میں لکھتا ہے ؎

مائیم بہ لطفِ حق تولّا کردہ — وز طاعت و معصیت تبرّا کردہ
آنجا کہ عنایتِ تو باشد - باشد — ناکردہ چو کردہ۔ کردہ چوں ناکردہ

محنت و بلاکشی سے کسبِ معاش کو شعریت کے رنگ میں یوں غوطہ دیتا ہے ؎

ہرگز بہ طرب شربتِ آبے نخورم — تا از کفِ اندوہ شرابے نخورم
نانے نزنم بر نمکِ ہیچ کسے — تا از جگرِ ہیچ کبابے نخورم

ذرا خیّام کی بہشت کی سیر کیجئے ؎

با مطرب و مے حور سرشتے گر ہست — با آبِ روان و لبِ کشتے گر ہست
بہ زیں مطلب ز دوزخ فرسودہ متاب — حقّا کہ جز ایں نیست بہشتے گر ہست

عشق کی تصویر میں یوں رنگ بھرتا ہے ؎

سر دفترِ عالمِ معانی عشق است — سر بیتِ قصیدۂ جوانی عشق است
اے آنکہ خبر نداری از عالمِ عشق — ایں نکتہ بداں کہ زندگانی عشق است

عشق اور عاشق دونوں کی کیفیت یوں بیان کرتا ہے ؎

عشقے کہ مجازی بود آبش نبود — چوں آتش نیم مردہ تابش نبود
عاشق باید کہ سال و ماہ و شب و روز — آرام و قرار و خورد و خوابش نبود

تسلیم و رضا کا جلوہ تغزل کی نقاب میں دیکھیے ؎

خواہی ز فراق در فغاں دار مرا — خواہی بہ وصال شادماں دار مرا
من با تو نگویم کہ چساں دار مرا — زاں ساں کہ دلت خواست چناں دار مرا

ریاکار صوفیوں کی یوں خبر لیتا ہے ؎

آنانکہ بکہنہ تمدے موصوف اند — دائم بہ کفے بیک دو ناں موقوف اند
گویند کہ شبلیؒ و جنیدیم ہمہ — شبلیؒ نہ ولی نہ کرخی معروفؒ اند

دنیائے فانی کی کیفیت خیام کی آنکھ سے دیکھیے ؎

می پرسیدی کہ چیست ایں نقش مجاز — گر می گویم حقیقتش ہست دراز
نقشیست پدید آمدہ از دریائے — و آنگاہ شدہ بقعر آں دریا باز

دنیا کی بے حقیقتی کے چہرے سے یوں پردہ اٹھاتا ہے ؎

شادی مطلب کہ حاصل عمر دمیست — ہر ذرہ ز خاک کیقبادے و جمیست
احوال جہان و اصل ایں عمر کہ ہست — خوابے و خیالے و فریبے و دمیست

خیام خدا سے راز و نیاز کر رہا ہے ؎

ابریق مئے مرا شکستی ربی — بر من در عیش را بہ بستی ربی
اکنوں کہ بمن عربدہ ہا مے کردی — خاکم بدہن مگر تو مستی ربی

پھر ہوش سنبھالتا اور قہر خداوندی سے مرعوب ہوتا ہوا کہتا ہے ؎

ناکردہ گناہ در جہاں کیست بگو — آنکس کہ گنہ نکرد چوں زیست بگو

من بد کنم و تو بد مکافات دہی — پس فرق میانِ من و تو چیست بگو

خراباتِ مغاں کے رندِ خم آشام کی اعتدال پسندی دیکھئے ؎

چوں ہشیارم ز من طرب پنہانست — چوں مست شوم ورخردم نقصانست
حالیست میانِ مستی و ہشیاری — من بندۂ آنکہ زندگانی آنست

غریبی اور مصیبت سے بھری ہوئی آہ سنئے ؎

مسکیں تنِ من کہ در غریبی فرسود — آوازۂ خانماں نمی دارد سود
عمرے بگزشت یک زماں شاد نبود — تا عاقبتم اجل کجا خواہد بود

کبر و رعونت سے اجتناب کی تلقین یوں کرتا ہے ؎

با مردمِ نیک بد نمی باید بود — در بادیہ دیو و دد نمی باید بود
مفتونِ معاشِ خود نمی باید بود — مغرور بفضلِ خود نمی باید بود

داناؤں اور باکمالوں سے زمانے کی دشمنی اور کس مپرسی دیکھئے ؎

چوں نیست درین زمانہ سودے ز خرد — جز بے خرد از زمانہ بر می نخورد
پیش آر از آں کہ او خرد را ببرد — شاید کہ زمانہ سوئے ما در نگرد

نا اہلوں سے علیحدگی و بیزاری کا مضمون یوں باندھتا ہے ؎

سر از ہمہ ناکساں نہاں باید داشت — راز از ہمہ ابلہاں نہاں باید داشت
بنگر کہ بجانِ مردماں می چہ کنی — چشم از ہمہ مردماں نہاں باید داشت

خودداری کی نصیحت کرتا ہوا کہتا ہے ؎

اے دل ز زمانہ رسمِ احساں مطلب — وز گردشِ دوراں سر و ساماں مطلب

درماں طلبی دردِ تو افزوں گردد   با درد بساز و ہیچ درماں مَطلب

دل کی عظمت و فضیلت خیام کے نزدیک یہ ہے ؎

در کوئے نیاز ہر دلے را دریاب   در راہِ حضور مقبلے را دریاب
صد کعبۂ آب و گِل بیک دل نرسد   کعبہ چہ روی بروُ دلے را دریاب

کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْت کی تفسیر پر غور فرمایئے ؎

عمر تو چہ دو صد و چہ سہ صد چہ ہزار   زیں کہنہ سرا بروں بر ندت ناچار
گر بادشہی و گر گدائے بازار   ایں ہر دو بیک نرخ بود آخر کار

"دیروز" کو بھول کر "امروز" سے خوش رہنے کی نصیحت یوں کرتا ہے ؎

چوں دی و پری ما بہ بیکار گزشت   شادی و غمی محنت و ایثار گزشت
امروز بآنچہ می رسد خوش می باش   کیں سر بچنانکہ آمد از کار گزشت

اِسی مضمون کو پھر لکھتا ہے ؎

روزیکہ ز تو گزشتہ شد یاد مکن   فردا کہ نیامدست فریاد مکن
از آمد و بگزشتہ خود یاد مکن   حالے خوش باش و عمر برباد مکن

اپنی ناکسی و نا اہلی پر یُوں ماتم کرتا ہے ؎

نے لائقِ مسجدم نہ در خورد کنشت   ایزد داند گِلِ مرا از چہ سرشت
چوں کافر درویشم و چوں قحبۂ زشت   نے دین و نہ دنیا و نہ امید بہشت

رازِ درُوں کو ناقابلِ بیان بنا کر اُسے ہر کس و ناکس سے پوشیدہ رکھنے کے بارے میں کہتا ہے ؎

با ہر بد و نیک راز نتوانم گفت   دارم سخنِ دراز نتوانم گفت
حالے دارم کہ شرح نتواں دادن   رازے دارم کہ باز نتوانم گفت

دنیا کو شاہدِ معنیٰ کی غلام قرار دیتا۔ اور کس حسن سے بدیہی ثبوت مہیا کرتا ہے ؎

بُت خانہ و کعبہ خانۂ بندگی است ناقوس زدن ترانۂ بندگی است
محرابِ کلیسائی و تسبیح و صلیب حقّا کہ ہمہ نشانۂ بندگی است

دیکھئے۔ اپنی پیرانہ سری کی تصویر کِس خوبی سے کھینچی ہے ؎

پیری سر ملائے بے صوابی دارد گلنارِ رُخم برنگ آبی دارد
بام و درِ چار رکنِ دیوارِ وجُود ویراں شد و روئے در خرابی دارد

کہتا ہے۔ دُشمن مجھے عقل کی عینک سے نہیں۔ بلکہ اپنے ہی دل کے آئینے میں دیکھ رہا ہے ؎

دشمن کہ مرا ہمیشہ بد می بیند حقّا کہ نہ از رُوے خرد می بیند
در آئینۂ درُونِ خود می نگرد آں صُورتِ مردہ رنگ خود می بیند

کہتا ہے۔ کہ بلا اَور اندیشۂ بلا سے بے پروا ہو کر دُنیا کا لطف اُٹھاؤ ؎

از نامدہ ہا زرد مکن چہرۂ خویش وز آمدہ ہا آب مکن زہرۂ خویش
بردار ز دنیائے دنی بہرۂ خویش زاں پیش کہ دہر برکشد دہرۂ خویش

ناکام زندگی پر افسوس کرتا ہُوا کہتا ہے ؎

افسوس کہ بے فائدہ فرسُودہ شدیم از طاسِ سپہر سرنگوں سُودہ شدیم
دردا و ندامتا کہ چوں چشم زدیم نابودۂ کام خویش نابودہ شدیم

ناکامی کی اور تصویر ملاحظہ فرمایئے ؎

زیں گونہ کہ من کارِ جہاں می بینم عالم ہمہ رائگاں ازاں می بینم

سبحان اللہ بہر چہ درمی نگرم ناکامیِ خویشتن در آں می نگرم

زندگی سے بیزاری کا اظہار یوں کرتا ہے ؎

در دائرۂ وجود دیر آمدہ ایم وز پایۂ مردمی زبر آمدہ ایم
چوں عمر نہ بر مرادِ ما می گزرد اے کاش سر آمدے کہ سیر آمدہ ایم

انسان کا وقار اور عظمت خیّام کے نزدیک یہ ہے ؎

مقصود ز جملہ آفرینش مائیم در چشمِ خرد جوہرِ بینش مائیم
ایں دائرہ جہاں چو انگشتری است بے ہیچ شکے نقش و نگینش مائیم

فنا فی اللہ ہونے کے لئے کوشش کرنے کی تلقین یوں کرتا ہے ؎

چنداں رو ایں رہ کہ دوئی برخیزد گر نیست دوئی ز رہروی برخیزد
تو او نہ شوی ولیک گر جہد کنی جائے برسی کز تو توئی برخیزد

گناہ اور توبہ کے فلسفے کی چہرہ کشائی یوں کرتا ہے ؎

اندیشۂ جرمم چو بخاطر گزرد از آتشِ سینہ ئیم از سر گزرد
لیکن ز شرطیست بندہ چوں توبہ کند مخدوم ز لطف از سر آں درگزرد

اپنے اعمال کے ننگِ مسلمانی ہونے کی حقیقت کو جامۂ شعریّت یوں پہناتا ہے ؎

تا چند کنیم عرضہ نادانیِ خویش بگرفت دلِ من از پریشانیِ خویش
زنّارِ مغاں کہ بر میاں خواہم بست دانی ز چہ از ننگِ مسلمانیِ خویش

خردمندوں سے احتیاط اور نا اہلوں سے اجتناب کی نصیحت یوں کرتا ہے ؎

با مردمِ پاک اہل و عاقل آمیز وز نا اہلاں ہزار فرسنگ گریز

گر دہر دہد ترا خردمند بہوش وز نوش رسد ز دستِ نا اہل بریز

رنج دار و مریز کا فلسفہ خیّام کے الفاظ میں سنیئے ؎

یارب تو جمالِ آں مہِ مہر انگیز آراستۂ بہ سنبلِ عنبر بیز
پس حکم ہمی کنی کہ در وے منگر ایں حکم چناں بود کہ کج دار و مریز

خوش و خرّم رہنے کی تلقین کرتا ہوا کہتا ہے ؎

از عمرِ تو چونکہ می ترا نشد شب و روز بگزار کہ بر تو خاک پاشند شب و روز
روز و شبِ خویش را بشادی گزراں اے وائے نباشی تو و باشند شب و روز

غرض خیام ایک بہت بڑا فلاسفر اور فطرتِ انسانی و فلسفۂ کائنات کا زبردست نبّاض تھا۔ اور رموز و اسرارِ زندگی کو شعر کا لباس پہنانے میں اسے پوری کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی صہبائے سخن کا قلزمِ زخّار مشرق و مغرب میں موجزن ہے۔ اور دنیا کی متعدد زبانوں میں اس کے کلام کے ترجمے ہو چکے ہیں۔ مغرب تو اس کے کمالِ شاعری پر دادِ تحسین کے پھول برسانے میں مشرق سے بھی گوئے سبقت لے گیا ہے۔ چنانچہ آج یورپ کے بڑے بڑے شعراء۔ ادبا اور فضلا اس کے حضور میں ارادت و عقیدت کی نذر پیش کرنا اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ اور وہاں کے متعدد شہروں میں خیام کے نام پر کئی درسگاہیں، کلب، کتب خانے وغیرہ قائم ہیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ خیام اِس قدردانی و اعترافِ کمال کا بجا طور پر مستحق ہے۔ اور جب تک فارسی شاعری زندہ رہے گی۔ اس کا نام

بھی آسمانِ سخن پر آفتاب بن کر چمکتا رہے گا۔
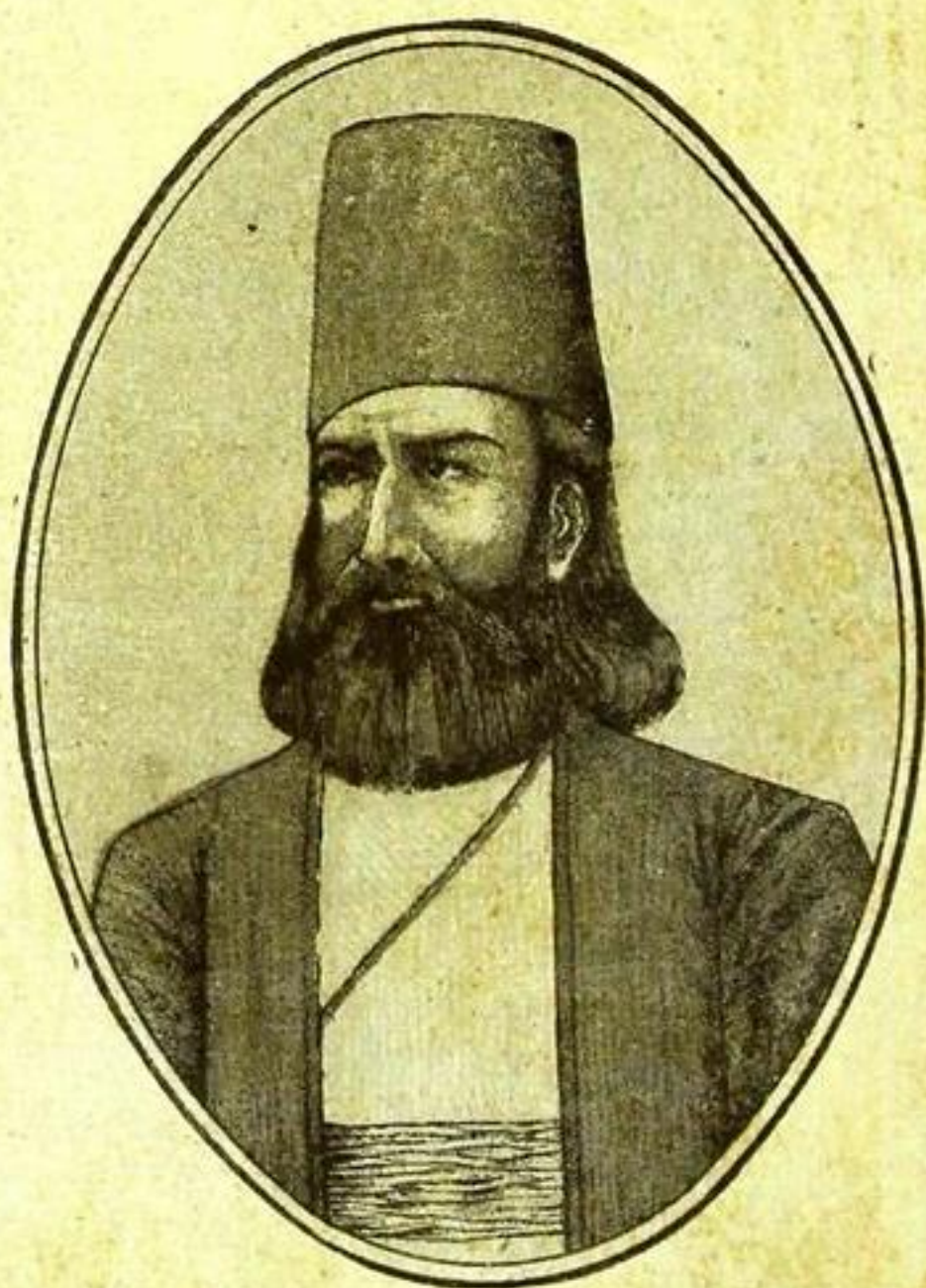
ے

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بہ عشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

(حافظ)

خیام

اصل رباعی

بکشائے دری کہ در گشایندہ توئی
بنمای رہی کہ رہ نمایندہ توئی
من دست بہیچ دستگیرے ندہم
کاینہا ہمہ فانی اند و پایندہ توئی

حکیم خیام

ترجمہ رباعی

در کھول کوئی کہ کھولنے والا ہے تو
رستہ کوئی دے کہ جگت کا اُجالا ہے تو
میں ہاتھ کسی کا تھامتا ہی نہیں ہوں
سب فانی ہیں ایک رہنے والا ہے تو

افسر الشعرا

اصل رباعی

در دیدہ بینائی مور نور است از تو
در پائے ضعیف پشہ زور است از تو
ذات تو منزہ است خداوندی را
ہر وصف کہ ناسزاست دور است از تو

حکیم خیام

ترجمہ رباعی

چیونٹی کی ذرا سی آنکھ میں تیرا نور
مچھر کے ضعیف پاؤں میں تیرا زور
بیشک ہے خداوندی کے لائق تیری ذات
جتنی کہ برائیاں ہیں سب تجھ سے دور

افسر الشعرا

ومن نیز بہ

ساقی قدحے کہ ہست عالم ظلمات
جز روئے تو نیست در جہان آب حیات
از جان و جہان ہمہ چو درت عالم ہست
مقصود توئی و بر محمد صلوات

حکیم خیام

ترجمہ نیز بہ

لا ساقی و یا ساغر از پی جہان ظلمات
جز چہرۂ پر نور تو یکبارگی آب حیات
یہ جان جہان و در جہان کل سبب
مقصود توئی ای بر محمد صلوات

انور الشعرا

ومن نیز بہ

آمد سحرے ندا از میخانۂ ما
کاے رند خراباتی دیوانۂ ما
برخیز کہ پر کنیم پیمانہ ز مے
زاں پیش کہ پر کنند پیمانۂ ما

حکیم خیام

ترجمہ نیز بہ

آئی یہ صدا صبح کو میخانے سے
اے رند شرابخوار دیوانے سے
اٹھ جلد بھریں شراب پیمانے سے
کمبخت اجل کا بھر نہ جائے پیمانے سے

انور الشعرا

لہ ہمیں معنی زانند

اصل نمبر ۵

غافل بچہ امیدواری شوم مستِ
بر دولتِ این دل منہ از بہرِ خدا
ہر گاہ کہ خواہی کہ نشینی از پا
گیرو۔ علت دست کہ بالا ہمیں

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵

سن لے بیٹے غافل نہ بن اے میرے پیارے؟
دل دولتِ دنیا میں نہ لِلّٰہ پھنسا
جب تک ہے سکت یہاں بیٹھنا ہو گا
پکڑے گی اجل ہاتھ۔ کر مُرا او پہ جا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۶

مارا گویند، او دوزخی باشد مست
قولیست خلافِ دل درو نتوان بست
چون عاشقِ مست دوزخی خواہد بود
فردا بینی بہشت ہمچون کفِ دست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۶

کہتے ہیں کہ دوزخی ہیں مستان
دل کو نہیں لگتی بات یہ ہیچ ہے بیان
جب عاشقِ مست دوزخی سب ٹھہرے
کل دیکھنا فردوس کو کھیل میدان

افسر الشعراء

۱؎ مر یعنی دفع ہو۔ اِس خاکدانِ عالم سے نکل جا ۲؎ الزام ۳؎ صاف۔ صفاچٹ ؞

اصل رباعی ۷

گر مے نخوری طعنہ مزن مستان را
گر دست دہد توبہ کنم یزدان را
تو فخر بدین کنی کہ من مے نخورم
صد کار کنی کہ مے غلام است آن را

حکیم خیام

ترجمہ رباعی ۷

طعنہ دو نہ مے نوشوں کو جو بیخوار ہو تم
ہم توبہ بھی کرلیں گے مشیت ہے اگر
ہے فخر یہی نا کہ تو مے خوار نہیں
سو عیب ہیں اور سب سے بدتر ہیں

امیر الشعرا

اصل رباعی ۸

گر بادہ خوری تو با خردمندان خور
یا با صنمی لالہ رخ خندان خور
بسیار مخور ورد مکن فاش مساز
اندک خور و گہ گہ خور و پنہان خور

حکیم خیام

ترجمہ رباعی ۸

گر مے پیئے تو ہمشغل با صاحب ہوش
یا چاندنی سی صورت ہو ہمنشیں مہوش
بہتر ہے تو عادت نہ لگا فاش نہ پی
تھوڑی سی کبھی کبھی چھپا کر خاموش

امیر الشعرا

اصل نمبر ۹

مے برکف من نہ و بیار اورہ غلغل
با نالۂ عندلیب و صوت بلبل
بے نغمہ اگر روا بدے مے خوردن
مے در شیشہ بہانہ کردے قلقل

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۹

لا جام شراب اب و لبالب الکل
کس وقت سہانا ہے جب ہوں چہکتی بلبل
بے نغمہ اگر شراب ہوتی جائز
سنتے نہ کبھی شیشے کے منہ سے قلقل

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۰

با نفس ہمیشہ در نبردم[1] چہ کنم
وز کردۂ خویشتن بدردم چہ کنم
گیرم کہ ز من در گذرانی بکرم
زاں شرم[2] کہ دیدی چہ کردم چہ کنم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۰

ہر سانس ہے نفس سے جھگڑا کروں کیا
ہے اپنے کیے کا سخت صدمہ آہ کروں کیا
مانا کہ تو بخش دیگا یہ ہے ارمان
جو میں نے کیا وہ تو نے دیکھا کروں کیا

افسر الشعراء

۱ لڑائی ۲ ندامت شرم

اصل نمبر ١١

بت گفت بہ بت پرست کای عابد ما
دانی ز چہ روی گشتہ‌ای ساجد ما
بر ما بجمال خود تجلی کردہ است
آنکس کہ ز تست ناظر و شاہد ما

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ١١

بت نے یہ کہا برہمن سے اے عابد میرے
واقف بھی ہے کیوں آتا ہے مجھ کو سجدے
کی اپنے ہی جلوے کی تجلی مجھ میں
اس نے جو تری آنکھ سے دیکھا مجھ میں

امیر الشعرا

اصل نمبر ١٢

ہر چند کہ رنگ و بوئے زیباست مرا
چوں لالہ رخ و چو سرو بالاست مرا
معلوم نشد کہ در طربخانۂ خاک
نقاش من از بہر چہ آراست مرا

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ١٢

قدرت نے مجھے حسن دیا تھا کیسا
رخ پھول سا قد سرو سا پیارا پیارا
پر یہ نہ کھلا کہ خاک کرنے کے لئے
نقاش نے یہ نقش سنوارا کیوں تھا

امیر الشعرا

اصل نمبر ۱۳

از جرم حضیض خاک تا اوج زحل
کردم همه مشکلات گردون را حل
بیرون جستم ز بند هر مکر و حیل
هر بند گشاده شد مگر بند اجل

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۳

از فرش خاک سے لیکر تا اوج زحل
تھی پیش کی مشکلیں وہ کردالیں حل
حیلے بند و ہمہ کا بنکل آیا تو
سب عقدے کھلے پہ نہ کھلا بند اجل

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۴

جاناں من و تو نمونۂ پرکاریم
سر گرچہ دو کردہ ایم یک تن داریم
بر نقطہ روانیم کنوں دائرہ وار
تا آخر کار سر بہم باز آریم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۴

پرکار کی صورت ہیں ہم تم اے یار
سر دو ہیں مگر ایک ہی تن دونوں کے
اس نقطے پہ پھرتے ہیں ہم دائرہ وار
مل جائینگے آخر کو بہم سر دونوں کے

افسر الشعراء

متن نمبر ۱۵

هرگز بطرب شبی بت آبی نخورم
تا از کف اندوه شرابی نخورم
نانی نزنم بنمک تا دل خویش
تا از جگر خویش کبابی نخورم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۵

ہے مجھکو حرام گھونٹ پانی پینا
جبتک نہ ہوں مست غم میں ڈوبا
اُس وقت تلک یہاں ہو آئے نہ ہرا
جب تک نہ جگر کباب ہو لوں اپنا

افسر الشعراء

متن نمبر ۱۶

در مسجد اگرچه با نیاز آمده ایم
حقا که نه از بہر نماز آمده ایم
سجادهٔ مسجدی روزی دزدیدیم
آں کہنه شد است باز باز آمده ایم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۶

مسجد میں خلوص سے میں آیا تو کیا
سنیے قصد نماز سے نہیں یہ حاشا
سجادہ یہاں سے میں چرا بھاگا تھا
وہ پھٹ گیا اب آ کے پھر ہوں لینے آیا

افسر الشعرا

اصل نمبر ۱۷

من بلبل خوش نوا به این زمین نشنوایم

سر شیره ، پایش نشنو نیستم

با جام سر ساقی گری و بید

من بنده آن و همه کس و من نشنوایم

با جام سر و گیسو من

حکیم جی بابام

ترجمہ نمبر ۱۷

بلا وجہ بابا بسا انبنا ہے حرام

اٹھانا نہیں مجھ سے بن بدن کا نیا مر

ساقی کی آنکھ اور واعظ کے صاحب جاؤں

مجھے منہ نہ ہو آم اور وہ کہاں آئے اور دام

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۸

من در رمضان روزه گرفته خوردم

ناحق نه اکبری که بی جرم خوردم

از محنت روزه ، روز من چون شب بود

پنداشته بودم که سحری خوردم

حکیم جی بابام

ترجمہ نمبر ۱۸

رمضان میں کچھ میں نے جو کچھ کھایا کھائی

ہرزہ نہ سمجھا یہ کہ غفلت سے کھائی

تکلیف سے روزہ کے دن نکلا تاریک

میں سمجھا کہ شب ہے میں نے سحری کھائی

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۹

با بط می گفت ماہیئے در تب و تاب
باشد کہ بجوئے رفتہ باز آید آب
بط گفت چو من و تو آتش سیخ کباب
بود از پس مرگ ما چہ دریا چہ سراب

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۹

اک مچھلی نے بطخ سے کہا ہو کر بیتاب
شاید کہ ندی میں پھر ہو دوبارہ پر آب
بط بولی بس اب ابلنے لگے ہم جو کباب
یکساں ہے ہمیں پھر بھی ہو دریا کہ سراب

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۰

آں قصر کہ بہرام درو جام گرفت
آہو بچہ کرد و شیر آرام گرفت
بہرام کہ گور می گرفتی ہمہ عمر
بنگر کہ چگونہ گور بہرام گرفت

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۰

جس قصر میں بہرام نے تھا جام لیا
اب شیر کا بھٹ ہے وہ ہرن کا بابا
بہرام جو ہر آن تھا اک گور شکار
دیکھو اسے گور نے کیسا کھا ہی لیا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۱

جامی و بتی و بربطی بر لب کشت
این جمله مرا نقد و ترا نسیه بهشت
مشنو سخن بهشت و دوزخ از کس
که رفت بدوزخ و که آمد ز بهشت

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۱

ساقی ہو، شراب ہو، لبِ سبزۂ کشت
یہ نقد ہمیں، تجھ کو ہے نسیہ بہشت
واہی ہے، نہ سن بہشت و دوزخ کا ڈر
دوزخ کو گیا کون؟ کس نے دیکھی ہے بہشت

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۲

چوں نیست ز ہر چہ ہست جز باد بدست
چوں ہست ز ہر چہ ہست نقصان و شکست
پندار کہ ہر چہ ہست در عالم نیست
انگار کہ ہر چہ نیست در عالم ہست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۲

جب ہست نہیں ہستیِ عالم کوئی شے
نقصان ہے، ہر شے کو یہاں پے در پے
یہ جان کہ جو کچھ ہے وہ یاں ہیں نہیں
یوں مان کہ جسے دیکھا نہیں تھا، وہ ہے

افسر الشعراء

١ یعنی ہستی باری تعالیٰ شانہٗ یقینی ہے ؎

اصل نمبر ۲۳

در ہر دشتے کہ لالہ زارے بودہ است
آں لالہ ز خونِ شہریارے بودہ است
ہر برگ بنفشہ کز زمیں مے روید
خالیست کہ بر رخ نگارے بودہ است

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۳

صحرا میں جہاں لالہ ہے، یہاں نہیں یہ کھلا
سلطان کا خون ہے کسی قیصر کا
جو نئی بنفشہ کی زمیں سے پھوٹی
تل ہے یہ کسی حسینے کے رخسار پہ تھا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۴

امروز ترا دسترس فردا نیست
و اندیشۂ فردات بجز سودا نیست
ضائع مکن ایں دم ار دلت شیدا نیست
کیں باقی عمر را بہا پیدا نیست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۴

اول تو نہیں ہے آج نہیں کل کا پتا
بیکار ہے جو فکر ہے سودا یہ کل کا
دیوانہ ہے تو یہ دم مت ضائع کر
یہ عمر جو باقی ہے نہیں مول اس کا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۵

اے چرخ فلک خرابی از کینۂ تست
بیدادگری عادت دیرینۂ تست
اے خاک اگر سینۂ تو بشگافند
بس گوہر قیمتی کہ در سینۂ تست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۵

پہ ظلم و ستم ہے چرخ اتنا کینہ
بیدادگری عادت دیرینہ
اے خاک ترا اتنا قلب اگر چاک کریں
لبریز جواہر سے ہے تیرا سینہ

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۶

ہرگہ کہ غمی ملازم دل شودت
با قصہ بکار خویش مشکل شودت
حال دل دیگراں بیا پیش آید
تا خوشدلی تمام حاصل شودت

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۶

جس وقت کہ غم سے ہو پریشاں دل تیرا
جب اپنے ہی کام میں ہو مشکل تیرا
اس وقت کسی دوسرے کی پرسش کرنا
تا خوشدلی تمام حاصل ہو تیرا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۷

در چشم محققان چه زیبا و چه زشت
منزلگه عاشقان چه دوزخ چه بهشت
پوشیدن بیدلان چه اطلس چه پلاس
زیر سر عاشقان چه بالین و چه خشت

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۷

عاقل کی نظر میں کیا برا کیا اچھا؟
عاشق کے لئے بہشت کیا دوزخ کیا؟
بیدل کیلئے ٹاٹ و اطلس سب ایک
عاشق کے سرہانے اینٹ ہو یا تکیا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۸

بسیار بگشتیم بگرد در و دشت
اندر همه آفاق بگشتیم بگشت
از کس نشنیدیم که آمد زین راه
راهی که برفت راهرو باز نگشت

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۸

بہتیرا پھرا میں دشت و در سب چھانا
آفاق کا گز بن گیا عالم ناپا
میں نے نہ سنا کہ ہو پلٹا کوئی
اس راہ جو پڑ گیا پھر نہ پھرا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۵

ہر سبزہ کہ بر کنارِ جوئے رستہ ست
گویا ز لبِ فرشتہ خوئے رستہ ست
پا بر سرِ سبزہ تا بخواری ننہی
کاں سبزہ ز خاکِ لالہ روئے رستہ ست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۵

سبزہ جو ہو جہاں کنارِ جو سے اُگا
گویا ہے لبِ فرشتہ خو سے اُگا
ذلت سے کبھی نہ رکھنا سبزے پہ قدم
یہ سبزہ ہے خاکِ لالہ رو سے اُگا

امیر الشعراء

اصل نمبر ۲۶

آں بہ کہ دریں زمانہ کم گیری دوست
با اہلِ زمانہ صحبت از دور نکوست
آں کس کہ بجملگی ترا تکیہ بر اوست
چوں چشمِ خرد باز کنی دشمنست او

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۶

بہتر ہے کہ اس جہاں میں کم ہو دوستی شغل
دنیا میں بس دور کی ملاقات ہنس بول
تو جس کو سمجھتا ہے بڑا پکا ہی دوست
وہ ہی ترا دشمن ہے ذرا آنکھیں کھول

امیر الشعراء

اصل رباعی ۳۱

روزیکه شود اذا السماء انشقت
وانگه که بود اذا النجوم انکدرت
من دامن تو بگیرم اندر عرصات
گویم صنما بای ذنب قتلت

حکیم خیام

ترجمہ رباعی ۳۱

جس دن کہ یہ آسمان پھٹ جائیگا
جس وقت کہ دھندلی ہو ستاروں کی ضیا
دامن ترا تھام کے میں پوچھونگا
کس جرم پر ایسے مجھے قتل کیا

افسر الشعراء

اصل رباعی ۳۲

چوں مردن تو مردن یکبارگی ست
یکبار بمیر این چہ بیچارگی ست
خونی و نجاستی و مشتی رگ و پوست
انگار نبود این چہ غمخوارگی ست

حکیم خیام

ترجمہ رباعی ۳۲

مرنا ترا اک بار ہے، اب بار ہی کیا؟
مر جا کہ بس مرو، اور لاچاری کیا؟
مٹھی کی بس ہڈی اور رگ و پوست
ہے خون و نجاست اب یہ
ہے تیری یہ بیکار یہ غمخواری کیا؟

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۵

خارے کہ بزیرِ پائے ہر حیوانے ست
زلفِ صنمے و ابروئے جانانے ست
ہر خشت کہ بر کنگرۂ ایوانے ست
انگشتِ وزیرے و سرِ سلطانے ست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۵

جو کانٹا زیرِ پائے ہر حیواں ہے
وہ زلفِ صنم ہے ابروئے جاناں ہے
ہر اینٹ جو ہے قصر کے کنگورے پر
انگلی ہے وزیر کی سرِ سلطاں ہے

افسر شعرا

اصل نمبر ۳۶

دل سرِّ حیات اگر کماہی دانست
در موت ہم اسرارِ الٰہی دانست
امروز کہ با خودی ندانستی ہیچ
فردا کہ ز خود روی چہ خواہی دانست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۶

دل زیست کی رمز اگر کماحقہ سمجھا
اور موت میں بھی بھید خدا کا سمجھا
آج جب کہ ہے ہوش میں اتنا بے ہوش
کل ہوش نہیں ہوگا تو کیا جانے گا

افسر شعرا

۱؎ کنھہ — غرض و غایت ۔

اصل نمبر ۴۳

گر از پی شهوت و هوا خواهی رفت
از من خبرت که بی‌نوا خواهی رفت

بنگر چه کسی و از کجا آمده‌ای
می‌دان که چه می‌کنی کجا خواهی رفت

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۴۳

گر حرص و ہوا میں مبتلا جائیگا
سن مجھ سے و مفلس و تہی دست جائیگا

کیا ہے وہ کہاں سے آیا ہے
پہچان کہ کون ہے کس سمت کو چلا جائیگا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۸

نیکی و بدی که در نهاد بشر است
شادی و غمی که در قضا و قدر است

با چرخ مکن حواله کاندر ره عقل
چرخ از تو هزار بار بیچاره‌تر است

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۸

نیکی و بدی طینت انساں کا ہے ضرور
شادی و غمی قضا و قدر کا ہے شعور

الزام نہ دے چرخ کو اے شمس عقل
وہ تجھ سے ہے بہت زیادہ مجبور

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۹

خیام ز بہر گنہ این ماتم چیست؟
ور خوردن غم فایدہ بیش و کم چیست؟
آن را کہ گنہ نکرد غفران نبود
غفران ز برائے گنہ آمد غم چیست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۹

خیام گناہوں کے لئے ماتم کیا؟
بیفائدہ کا غم ہے بیش و کم کیا؟
بے جرم کوئی ہو ہی نہ تو بخشش کیسی
بخشش ہے گناہوں کے لئے پھر غم کیا؟

افسر الشعراء

اصل نمبر ۴۰

ہشدار کہ روزگار شور انگیز است
ایمن منشین کہ تیغ دوران تیز است
در کام تو گر زمانہ لوزینہ نہد
زنہار فرو مبر کہ زہر آمیز است

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۴۰

ہشیار زمانہ ہے شورش انگیز
بے فکر نہ بیٹھ تیغ دوراں ہے تیز
حلوے کا بھی لقمہ دے زمانہ جو ہمیں
ہرگز نہ نگلنا اس کو ہے زہر آمیز

افسر الشعراء

اصل نمبر ١٤

چون آب بجویبار و چون باد بدشت
روزے دگر از عمر من و تو بگذشت
تا من باشم غم دو روزہ نخورم
روزے کہ نیامدست و روزے کہ گذشت

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ١٤

بہتے ہوئے پانی کی طرح مثل ہوا
ایک اور بھی دن عمر کا اپنی گھٹا[1]
جھگڑا ہو تو ان دونوں کی پروا نہ کیا
جو دن نہیں آیا یا جو دن بیت گیا[2]

افسر الشعراء

اصل نمبر ١٥

تا باز شناختم من ایں پائے ز دست
ایں چرخ فرومایہ مرا دست ببست
افسوس اگر در حساب خواہد بس یاد
عمرے کہ مرا بے مے و معشوق گذشت

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ١٥

جس دن ان سے بُرے بھلے کی پہچان ہوئی
باندھیں ہیں جھپٹ کی طرح مشکیں[3] میری
افسوس حساب اس کا بھی دینا ہوگا
جو عمر مری بے مے و معشوق گئی

افسر الشعراء

١ کم ہوگیا ۲ گذر گیا ۳ مُشکیں باندھنا - دونوں ہاتھ کس دینا

اصل نمبر ۳۳

از بہر زرہ بہر درے می باید تاخت
با نیک و بد زمانہ می باید ساخت
از طاس سکش چرخ و کعبتین تقدیر
ہر نقش کہ پیدا شود آں باید باخت

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۳

بے فضل ہے اب نہ بنئے ہمیں ہر فن مولا
اچھے ہوں برے ہوں سب سے ملنا اچھا
تقدیر کا پانسہ ہے فلک کی چوسر
جو داؤں پڑا ایسا بنے وہ کھیل لیا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۴

من ہیچ ندانم کہ مرا آنکہ سرشت
از اہل بہشت کرد یا دوزخ زشت
جامی و بتی و بربطی بر لب کشت
این ہر سہ مرا نقد و ترا نسیہ بہشت

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۴

جس نے مجھے پیدا کیا وہ جانے یار
ہیں اہل بہشت سے ہوں یا اہل نار
پیمانہ حسین یار شراب و معشوق
یہ مجھ کو ہیں نقد جب ادھر تجھ کو ادھار

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۵

با دشمن و دوست فعل نیکو نیکوست
بد کی کند آنکه نیکی اش عادت و خوست
با دوست چو بد کنی شود دشمن تو
با دشمن اگر نیک کنی گردد دوست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۵

دشمن و دوست سے ہے نیکی زیبا
جو نیک ہے وہ برائی کے کب ہے پیچھے
ہو دوست سے دشمنی تو دشمن ٹھہرے
دشمن سے جو نیکی ہو تو ہو دوست بنا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۶

می خوردن من نه از برای طرب است
نه بهر فساد و ترک دین و ادب است
خواهم که به بیخودی بر آرم نفسی
می خوردن و مست بودنم زین سبب است

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۶

پینا نہیں بس مئے عیش کی خاطر اپنا
ہے ترک ادب نہ ترک دین و دنیا مطلب اپنا
اک گونہ ہو بیخودی یہ میں چاہتا ہوں
غافل ہوں میں پی کے یہی ہے منشا

افسر الشعراء

اصل رباعی ۲۷

گویند مرا که سود با حور خوش است
من میگویم که آب انگور خوش است
این نقد بگیر و دست ازان نسیہ بدار
کآواز دہل شنیدن از دور خوش است

حکیم خیام

ترجمہ رباعی ۲۷

سب کہتے ہیں بہشت ہے با حور و شراب
میں کہتا ہوں افشردۂ انگور ہے خوب
یہ نقد سنبھال قرض کا لالچ چھوڑ
ڈھول کی صدا سہانی ہے دور سے خوب

افسر الشعراء

اصل رباعی ۲۸

در فصل بہار اگر بتی حور سرشت
پر مے قدحے دہد مرا بر لب کشت
گرچہ بہر کس این سخن باشد زشت
سگ بہ ز من ار برم دگر نام بہشت

حکیم خیام

ترجمہ رباعی ۲۸

ہو موسم گل اور بت حور سرشت
بھر بھر کے پلائے جام بالائے سر کشت
پھر چاہے کہے کوئی برا ان باتوں کو
کتے سے بدتر ہوں جو لوں نام بہشت

افسر الشعراء

اصل نمبر ۴۹

عشق ار چہ بلاست آن بلا حکم خداست
بر حکم خدا ملامت خلق چراست
چون نیک و بد خلق بہ تقدیر خداست
پس روز پسین حساب بر بندہ چراست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۴۹

گر عشق بلا ہے تو خدا نے دی ہے
پھر حکم خدا سے خلق کیوں چڑتی ہے
جب نیک و بد خلق ہے تقدیر کے ہاتھ
بندے سے حساب کی پڑی کیسی ہے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۰

فصل گل و طرف جویبار و لب کشت
با یک دو سہ تازہ لعبتی حور سرشت
پیش آر قدح کہ بادہ نوشان صبوح
آسودہ ز مسجد اند و فارغ ز کنشت

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۰

ہے فصل بہار - بستاں و دریا - سبزہ
پریوں کا بھی جھرمٹ ہے اہا ہا ہا ہا
اس وقت چلے دور کہ نیک ہیں نہ بد
مسجد سے بچے ہیں نہ دیر و مندر کا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۵۱
آباد خرابات ز مے خوردن ماست
خون دو هزار توبه در گردن ماست
گر من نکنم گناه رحمت چه کند
آرائش رحمت ز گنه کردن ماست
حکیم خیام
ترجمہ نمبر ۱۵۱
میخانہ ہے آباد ہمیں پینے سے
خون دو ہزار توبہ ہے سر پہ مرے
بے جرم اگر ہوں میں تو ہے رحمت بیکار
رحمت کی تو زینت ہے گناہوں سے مرے
افسر شعرا
اصل نمبر ۱۵۲
پیش از من و تو لیل و نهاری بوده است
گردنده فلک نیز بکاری بوده است
زنهار قدم بخاک آهسته نهی
کان مردمک چشم نگاری بوده است
حکیم خیام
ترجمہ نمبر ۱۵۲
ہم تم سے بھی پہلے یہاں دن راتیں تھیں
پھرتا تھا فلک تو نہیں بیکار تھیں
آہستہ قدم رکھ خاک پہ رکھیو یکبار
پیاروں کی یہاں پتلیاں تھیں آنکھیں تھیں
افسر شعرا

اصل نمبر ۵۵

ساقی! قدحے کہ کار عالم نفسے ست
دریاب نفس آن نیز بسے ست
گر شادی ما ز دو بار بہ ز جہان
خوش باش ازین ہر چہ عیشت پیش ست
ہر گز نشود چنانکہ دل خواہ کسے ست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۵

ہے سانس کا کھیل ساقیا! ساغر لا
گذرے جو خوشی سے ایک دم بھی ہے بڑا
حال میں یاد دو روزہ دنیا عیش گذار
ہرگز نہیں ہوتا ہے کسی کا چاہا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۶

بس خون جگر کہ چرخ بیباک بریخت
بس گل کہ بر آمد از گل پاک بریخت
بر حسن جوانی اے پسر غرہ مشو
بس غنچۂ ناشگفتہ در خاک بریخت

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۶

اس چرخ ستمگر نے بہت خون کئے
سینچی جو ہری کیاریاں گل پھول جلے
اس حسن جوانی پہ نہ کر تو مغرور
غنچے ہیں بہت جو بن کھلے مرجھائے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۷

بی مال ار چه زیور خردمندان است
با سیمیان در باغ جهان زندان است
از دست تهی بنفشه بسبزه زار نو است
ور کیسهٔ زر در دهان گل خندان است

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۷

گو مال و منال پیش عقل خردمندان کا ہے
مفلس کے لیے باغ جہاں زندان ہے
دمڑی کی ہے بنفشہ بوں سے کہ ہے خالی ہاتھ
تھیلی جو دبائے ہے تو غنچۂ گل خنداں ہے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۸

سر دفتر عالم معانی عشق است
سر بیت قصیدهٔ جوانی عشق است
ای آنکه خبر نداری از عالم عشق
این نکته بدان که زندگانی عشق است

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۸

سر دفتر عالم معانی ہے عشق
سر بیت قصیدۂ جوانی ہے عشق
اے عالم عشق سے بے خبر اے غافل
یہ نکتہ سمجھ کہ زندگانی ہے عشق

افسر الشعراء

اصل نمبر ۶۳

در عشق تو از ملامتم ننگے نیست
با بیخبران درین سخن جنگے نیست
آں شربت عاشقی ہمہ مردان است
نامردان را ازین قدح رنگے نیست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۶۳

بیجا ہے ملامت یہ بلا شبہ ننگ نہیں
انجانوں سے اس بارے میں کچھ جنگ نہیں
یہ شربت عاشقی فقط مردوں کا
نامردوں کو اس شربت میں رنگ نہیں

افسر الشعراء

اصل نمبر ۶۴

گل گفت بہ از لقاے من روے نیست؟
چندیں ستم گلاب گر گفت ایں چیست؟
بلبل بزبان حال با او مے گفت
یک روز کہ خندید کہ سالے بگریست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۶۴

گل نے جو کہا مجھ سا حسین کون ہوا؟
اس پہ ستم گلاب گر بھی دیکھا؟
بلبل نے زبان حال سے چلائی
اک دن کی ہنسی تھی سال بھر کا رونا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۶۵

بدنامی من ز عرش و کرسی بگذشت
وز عمر عزیز نیز از سی بگذشت
فی الجمله چو هیچ نیست اگر دوست هم
صد کاسه پیاپی که عمری بگذشت

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۶۵

رسوائی مری عرش سے اونچی گذری
یہ عمر بھی اب شیب سے بڑھتی گذری
آیا بھی تو ہوشی نہیں آگے میکدہ
سو جام لگاتار جوانی گذری

افسر الشعراء

اصل نمبر ۶۶

ساقی دل من ز مرده فرسوده‌تر است
گو زیر زمین من و دل آسوده‌تر است
ارچند بخون دیده و دامن شویم
دامان ترم ز دیده آلوده‌تر است

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۶۶

ساقی دل ناکام مرا مُردوں سے بھی مُردا ہے
آسودہ کوئی زیر زمیں مجھ سا ہے
کتنا ہی میں اشکوں سے دامن دھوؤں
آنکھوں سے سوا دامن تر رہتا ہے

افسر الشعراء

اصل نمبر ٦٧

ساقی اے دل من ز دست اگر خواہد رفت
بحر است کجا ز خود بدر خواہد رفت
صوفی کہ چو ظرف تنگ از خویش پُر است
یک جرعہ اگر دہی بسر خواہد رفت

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ٦٧

ساقی اے مرا دل ہاتھ سے گر جائیگا
دریا ہے کہاں دل سے کہ صحرا جائیگا
صوفی کی طرح خودی سے معمور نہیں
چلو میں جو آئیگی سے گذر جائیگا

افسر الشعراء

اصل نمبر ٦٨

ساقی گل و سبزہ بس طربناک شدست
دریاب کہ ہفتۂ دگر خاک شدست
مے نوش و گلی بچین کہ تا در نگری
گل خاک شدست و سبزہ خاشاک شدست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ٦٨

جو سبزہ و گل آج طربناک ہوا
وہ دوسرے ہفتے و یکسر خاک ہوا
جب تک ہے بہار لوٹ جب تک ہے دم
گل خاک ہوا ہے سبزہ خاشاک ہوا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۸

عمریست که مداحی مے ورد من است
اسباب مے است هرچه درگرد من است
زاهد اگر استاد تو عقل است این جا
خوش باش که استاد تو شاگرد من است

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۸

برسوں سے ہے مداحی مے اپنا ورد
اسباب ہے مے کا سامان ہے سارا ارد گرد
زاہد اگر استاد ہے تیرا عقل یہاں
خوش ہو کہ ترا استاد ہے میرا شاگرد

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۹

گفتم که بسر زلف تو بس سر خورده است
گفتا که تو تن بنه اگر سر خورده است
گفتم دو زلفت فتنه است بیحورم
گفتا که کسی ز سرو بر خورده است

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۹

میں نے کہا زلفوں نے ستم ڈھایا ہے
بولے کہ مبارک اب جو تجھے بھایا ہے
میں بولا کہ اس فتنے کی کچھ پھل نہ ملا؟
فرمایا کبھی سرو سے پھل پایا ہے؟

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۰۳

امروز که آدینه مرا او را نام است
می نوش کن از قدح چه جای جام است
هر روز اگر یک قدح می خوردی
امروز دو خور که سید الایام است

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۰۳

ہے جمعے کا دن لائیے وہ پینا پکار
پی لو یہ رطل گراں آج ہے یہ باغ و بہار
ہر روز اگر ایک ہی قدح تھا معمول
دو آج لگا کے ہے یہ دونوں کا سردار

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۰۴

با مطرب و می حوری سرشتی گر هست
با آب روان و لب کشتی گر هست
به زین مطلب و دوزخ فسرده مناب
حقا که جز این نیست بهشتی گر هست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۰۴

پی مطرب و مے پاس ہے گر ماہ لقا
سبزہ بھی لہلہا رہا ہے بہتا دریا
اب جائیے کیا برا دوزخ مفت جھونک
جنت کوئی ہے بھی تو نہیں اس کے سوا

افسر الشعراء

۱؎ اصطلاح رندانہ میں سینے کی طرف اشارہ ہے ؎

اصل نمبر ۴۴

من می‌خورم و مخالفان از چپ و راست
گویند مخور بادہ کہ دین را اعداست
چون دانستم کہ مے عدوے دین است
باللہ بخورم خونِ عدو را کہ رواست

حکیم عمر خیام

ترجمہ نمبر ۴۴

مے نوشی پہ یہ میری مخالف ہیں سب برپا
کہتے ہیں نہ پی، دشمنِ دیں ہے یہ بلا
جب کھل گیا یہ کہ دشمنِ دیں ہے شراب
واللہ پیونگا خونِ دشمن ہے روا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۴۸

ابر آمد و زار بر سر سبزه گریست
بے بادۂ ارغوان نمے باید زیست
امروز کہ ایں سبزہ تماشاگہ ماست
تا سبزۂ خاکِ ما تماشاگہ کیست

حکیم عمر خیام

ترجمہ نمبر ۴۸

پھر ابر اٹھا سبزے پہ جھم کر برسا
بے بادۂ گلرنگ بھلا کب ہے جینا؟
یہ سبزہ کہ ہے آج ہماری تفریح
کل اپنی لحد پہ کون اسے دیکھیگا؟

افسر الشعراء

اصل نمبر ۷۹

یزدان چو گل وجود ما را آراست
دانست ز فعل ما چه خواهد برخاست
بی حکمش نیست هر گناهی که مراست
پس سوختن قیامت از بهر چه خواست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۷۹

وہ جس نے مری خاک کا پتلا ڈھالا
واقف تھا عمل سے مرے کیسے ہوں گے
بے حکم نہیں اس کے مرا کوئی گناہ
پھر حشر میں یہ جلنا جلانا کیسا؟

افسر الشعراء

اصل نمبر ۸۰

بر لوح نشان بودنی‌ها بوده است
پیوسته قلم ز نیک و بد آلوده است
اندر تقدیر آنچه بایست بداد
غم خوردن و کوشیدن ما بیهوده است

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۸۰

جب لوح پہ جب نقش ہیں پنہاں ہیں یہاں
اچھے ہوں برے کا ہے قلم سے اظہار
جو ہونا ہوا ہونا تھا وہ سب ہو کے چلے
اب غم اور جد و جہد سب بیکار

افسر الشعراء

اصل نمبر ۸۱

زیں اصل و بیم من نہ ہستی بدو نیست
ورنہ ز فنائے تن نہ تقاضا خواہد رست
من از دمِ عیسوی شدم زندہ بجاں
مرگ آمد و از وجودِ من دست بشست

حکیم خیام

اصل نمبر ۸۲

گردوں نگرے ز قدِ فرسودۂ ماست
جیحوں اثرے ز چشمِ پالودۂ ماست
دوزخ شررے ز رنجِ بیہودۂ ماست
فردوس دمے ز وقتِ آسودۂ ماست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۸۱

کیوں تن کی غمِ فنا سے جاں تنگ ہے
حالانکہ فنا ہی سے بقا آتی ہے
میں تیرے دمِ عیسیٰ سے ہوا ہوں زندہ
موت آئی بھی تو بہتر ہی شادانی ہے

افسر الشعراء

ترجمہ نمبر ۸۲

گردوں ہے مری کھسی پیری عمر کا غم
جیحوں اک ہے مرے دیدۂ تر کا انجام
دوزخ ہیں شرار اک غمِ بیہودہ سے
جنت مری گھڑی کی خوشی کا ہے نام

افسر الشعراء

اصل نمبر ۸۳

در خواب بدم مرا خردمندے گفت
کز خواب کسے را گل شادی نشگفت
کارے چہ کنی کہ با اجل باشد جفت
برخیز کہ زیر خاک می باید خفت

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۸۳

سوتا تھا میں اک اہل خرد نے جھڑکا
ناداں کہیں نیند سے پھل بھی پایا؟
وہ کام نہ کر جو ہو اجل کا ہمشکل
اٹھ بیٹھ اب تہ خاک ہے سونا

افسرالشعراء

اصل نمبر ۸۴

چوں چرخ بکام یک خردمند نگشت
خواہی تو فلک ہفت شمر خواہی ہشت
چوں باید مرد و آرزوہا ہمہ ہشت
چہ مور خورد بگور چہ گرگ بدشت

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۸۴

اس چرخ نے جب کسی کا مطلب نہ دیا
پھر سات فلک گنے کہ اٹھارہ گنائے
جب موت ہے لازمی تو ہر خواہش ہیچ
یا کیڑوں کا کھاجا بنے[1] یا بھیڑیا کھائے[2]

افسرالشعراء

۱؎ یا قبر میں کیڑے کھا جائیں ۲؎ یا جنگل میں بھیڑیا چٹ کر جائے۔

مشق نمبر ۵۸

ایں کہنہ رباط را کہ عالم نامست
آرامگہ ابلق صبح و شامست
بزمیست کہ وا ماندہ صد جمشید است
قصریست کہ تکیہ گاہ صد بہرامست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۸

یہ بوڑھا کھنڈر جسے کہیں عالم ہم
آسودہ جہاں ابلق صبح و شام
اک بزم ہے جس میں مست ہیں سو جمشید
اک قصر ہے جس میں غش ہیں صد بہرام

افسر الشعراء

مشق نمبر ۵۹

یارب تو کریمی و کریمی کرم است
عاصی ز چہ رو برون ز باغ ارم است
با طاعتم ار ببخشی آں نیست کرم
با معصیتم اگر ببخشی کرم است

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۹

اللہ مرے تو ہے کریمی کا کرم
کیوں عبد گنہگار ہو مایوس ارم
طاعت کے عوض بخشنا تو کیا؟
درگزرے گناہوں سے تو ہے عین کرم

افسر الشعراء

اصل نمبر ۸۷

پیش از من و تو مرد و زنیان بوده است
کآفاق ز جملۂ شان مزین بوده است
زودا که تن تو خاک گردد زیرا
خاک تو بود که هست از تن بوده است

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۸۷

ہم تم سے اگے بہت مرد و زن تھے پیدا
آفاق میں انسان سے بن ٹھن تھے پیدا
اجلد پلٹ کے خاک ہوگا یہ جسم
مٹی میں تری ہزار تن تھے پیدا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۸۸

با حکم حق از بجز رضا در نگرفت
با جنبش بحر روی دریا در نگرفت
ہر حیلہ کہ در تصور عقل آید
کردیم ولیک با قضا در نگرفت

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۸۸

اللہ سے بے صبر رضا چل نہ سکی
بندوں کی بجز دریا سے ایک پل بھی نہ بنی
جو عقل میں آ سکتے تھے کر ڈالے فن
سب کچھ کیا پہ قضا سے پیش نہ چلی

افسر الشعراء

اصل نمبر ۸۹
صحرا رخ خود ز ابر نوروز بشست
اے بے خبر کہ سبزہ از خاک تو رست
حکیم خیام
ترجمہ نمبر ۸۹
اصل نمبر ۹۰
من بندهٔ عاصیم رضائے تو کجاست
تاریک دلم نور و صفائے تو کجاست
ما را تو بہشت اگر بطاعت بخشی
این مزد بود لطف و عطائے تو کجاست
حکیم خیام
ترجمہ نمبر ۹۰
پاپی ہوں تیری رضا وہ ہے کہاں
تاریک ہے دل نور و صفا وہ ہے کہاں
مجھ کو بہشت بندگی سے بخشا
اجرت ہوئی یہ لطف و عطا وہ ہے کہاں

اصل بیت ۹۳

بیگانه اگر وفا کند خویش منست
ور خویش جفا کند بداندیش منست
گر زهر موافقت کند تریاک است
ور نوش مخالفت کند نیش منست

حکیم خیام

ترجمہ بیت ۹۳

بیگانہ وفا کرے تو ہے وہ اپنا
اپنا جو دغا کرے تو دشمن پکا
زہر اگر ہو موافق تو ہے اکسیر
امرت بھی اگر الٹا ہو تو ہے زہر

افسر الشعراء

اصل بیت ۹۴

چون ذره ز بدل کل آفرید صانع ما را
گردون همه بماند فوت ضایع ما را
پیوسته مرا ز می همی منع کنی
خود دست تهی لب است مانع ما را

حکیم خیام

ترجمہ بیت ۹۴

جب خاک سے پیدا کرے صانع مجھکو
فرمائے عمر جہاں سے ضایع مجھکو
پھر کیوں ہے شراب کی مناہی اتنی
خود دستِ تہی بنا ہے مانع مجھکو

افسر الشعراء

اصل نمبر ۹۵

تا بتوانی غم جهان هیچ مسنج
بر دل منه از آمده و نزاده رنج
خوش می خور و می بخش و دریغ مدار
با خود نبری اگرچه صد داری گنج

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۹۵

مطلق بھی نہ کر گردش دوران جہاں کی سختی
بے فکر ہو تنگی ہو کہ فارغ بالی
پی شوق سے بادہ دلا جلنا ہے
شعلۂ حسرت کی دولت بیش رہے پائی

افسر الشعراء

اصل نمبر ۹۶

وا ای از جهان چه طرف بر بستم هیچ
وز حاصل عمر چیست در دستم هیچ
شمع طربم ولی چو بنشستم هیچ
من جام جمم ولی چو بشکستم هیچ

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۹۶

معلوم بھی ہے جہاں سے کیا پایا۔۔۔ ہیچ؟
کچھ عمر کا ماحصل بھی ہاتھ آیا۔۔۔ ہیچ؟
ہیں شمع طرب مگر بجھے جب ہی
ہیں جام جم مگر جو ٹوٹا تو ہاتھ آیا۔۔۔ ہیچ؟

افسر الشعراء

اصل نمبر ٩٧

ز آوردنِ من نبود گردوں را سود
وز بردنِ من جاہ و جلالش نفزود
وز ہیچ کسے نیز دو گوشم نشنید
کاوردن و بردنِ من از بہر چہ بود

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ٩٧

لانے سے مرے چرخ کے کیا ہاتھ آیا؟
لے جانے میں پھر کون سا طرّہ لٹکا؟
دو کان ہیں اپنے نہ سنا میں نے کبھی
لانا مرا لے جانا مرا کس لئے تھا؟

افسر الشعراء

اصل نمبر ٩٨

بوئے خوشِ گل ز بس خمارے آرد
گر بادہ خوری ہمہ بہارے آرد
باراں کہ ازو ہزار جاں تازہ شود [?]
انصاف بدہ کہ انتظارے آرد

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ٩٨

خوشبو کی ہوس نے خمار رنگ لائی ہے [?]
مے پینے کی مے خوار پہ بن آئی ہے
بارش کہ ہزار دم ہیں اس سے جیتے
انصاف کہ انتظار دکھلائی ہے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۰۱

ورنامد از طاعتت من هیچ فزود
ور معصیتی کرده‌ام نقصان نبود
بگذار و بگیر زانکه معلومم شد
گیرنده دیری و گذارنده زود

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۰۱

طاعت سے مری کچھ نہ تری بات بڑھی
جو میں گنہگار ہوا ہوں بس کچھ نہ گھٹی
اب چھوڑ دے چاہے پکڑ کہ مجھے ہے معلوم
ہے تیری پکڑ سست اور بخشش جلدی

افسر شعرا

اصل نمبر ۱۰۲

جانم بفدای آنکه او اهل بود
سر در قدمش اگر نهم سهل بود
خواهی که بدانی بیقین دوزخ را
دوزخ بجهان صحبت نااهل بود

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۰۲

جو اہل ہے اس پر دل و جاں ہے صدقہ
رکھ دوں جو قدم پہ سر تو بھی ہے سہل مجھے
دنیا میں اگر ہے کوئی دوزخ در اصل
وہ صحبت نا اہل ہی ہے تو بیشک

افسر شعرا

لہ ٹال دے چشم پوشی فرما ⁂

اصل نمبر ۱۰۳

چون رزق تو آنچه عدل قسمت فرمود
یکذره نه کم شود نخواهد افزود
آسوده ز هر چه هست می باید شد
آزاده ز هر چه هست می باید بود

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۰۳

قسمت میں جو رزق لکھ دیا ہے تیرا
ذرہ نہ گھٹے گا نہ بڑھے گا اصلا
جو چیز ہے اُس سے بے غرض رہ یعنی تہی دامنی
جب چیز نہ کا داغ رہ گیا نہ تھا

افسر الشعرا

اصل نمبر ۱۰۴

ناکردہ گناہ در جہاں کیست بگو
آنکس کہ گنہ نکرد چون زیست بگو
من بد کنم و تو بد مکافات دہی
پس فرق میان من و تو چیست بگو

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۰۴

ناکردہ گنہ کون ہے دنیا میں ہوا
جس نے نہ کیا پاپ وہ کس طرح جیا
مجھ سے ہوئی بدی تو اس کا بدلا دے بُرا
مجھ میں تجھ میں بتا کہ پھر فرق ہی کیا

افسر الشعرا

متن نمبر ۱۰۵

آنها که کهن شدند و اینها که نو اند
هر یک بمراد خویش یک یک بدوند
این کهنه جهان بکس نماند جاوید
آیند و روند و دیگر آیند و روند

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۰۵

جتنے بھی ہیں نوعمر ہیں یعنی بوڑھے ہم
سب وقت گذار دینگے اپنا اپنا
عالم میں ہمیشگی کسی کو بھی نہیں
جب آئے گئے آئینگے اور جائینگے

افسر الشعراء

متن نمبر ۱۰۶

مے گرچہ حرام است و لے تا کہ خورد
و آنگاہ چہ مقدار و دگر با کہ خورد
آنگاہ کہ این چہار شرط آمد جمع
پس مے نخورد مرد دانا کہ خورد

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۰۶

مے گرچہ حرام ہے پئیے پیجئے
کس وقت و کتنی پئیں کس کے ہمراہ پئیے
شرطیں یہ تمام جب اکٹھی ہو جائیں
پھر مرد دانا نہ پیئے کون پیئے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۰۷

آن مرد نیم کز عدمم بیم آید
کان نیمه مرا خوشتر ازین نیم آید
جانیست مرا بعاریت داده خدا
تسلیم کنم چو وقت تسلیم آید

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۰۷

وہ مرد نہیں ہوں موت سے جی چھوٹا
اس جون سے یہ جون بھلی ہے اچھا
اللہ نے مستعار دی ہے یہ جان
واپس دیں گے میں عذر کیا ہوگا بھلا

افسر شعرا

اصل نمبر ۱۰۸

گویند کہ مرد را نسب می باید
با نسبت عالی پدر می باید
امروز جہان شدہ است در نوبت ما
سیم است همه کی نسب می باید

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۰۸

سنتے تھے کہ مرد کو ضروری اعلیٰ نسب
پایا ہوا بھی باپ دادا کا ہو نسب
آج اپنے زمانے میں عجب بات ہے
وہ سب ہیں فضول چیز زر چاہیے اب

افسر شعرا

۱ ڈرے۔ خم کھائے ؛

اصل نمبر ۱۰۹

توبہ نکنم از مے اگر ایمنی باشد
صد تائب باد و نبات و دریغ باشد
گل جامہ دران و بلبلاں نعرہ زناں
توبہ بچنیں وقت روا کے باشد

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۰۹

توبہ کی ضرورت جو صراحی ہو بھری
سو تائب عصیاں جان دے بن تو بھی
گل پھول کھلے ہوں اور چہکتے بلبل
توبہ بھلا اس وقت میں توبہ کیسی

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۱۰

این کوزہ گران کہ دست در گل دارند
عقل و خرد و ہوش بر آں بگمارند
مشت و لگد و طپانچہ تا چند زنند
خاک بدن است چہ می پندارند

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۱۰

مٹی کو کمہار روندتے کیسا ہیں
عقل و خرد و ہوش بھی کیا پیش نظر ہیں
کس تاک یہ کھلاتے لات مکی سب ہیں
کمبختوں کے من میں خاک سمجھے کیا ہیں

افسر الشعراء

اصل رباعی ۱۱۱

لب بر لب کوزه بردم هیچ دانی مقصود
یعنی لب من نیز چو لبهای تو بود
آخر چو وجود من ست معدوم الوجود
لبهات چنین شود بفرمان ودود

حکیم خیام

ترجمہ رباعی ۱۱۱

کوزہ جو ہے لب بلب سے لگا کے بیٹھا
یعنی مرے سے ہونٹ تھے کبھی ایسے ہی
جب بزم سے دو چہرے حق سے اٹھیں
ہونٹ تیرے بھی ہونگے یونہی ایک دن

امیرالشعراء

اصل رباعی ۱۱۲

تا چند اسیر رنگ و بو خواهی شد
چند از پی هر زشت و نکو خواهی شد
گر چشمهٔ زمزمی و گر آب حیات
آخر بدل خاک فرو خواهی شد

حکیم خیام

ترجمہ رباعی ۱۱۲

کب تک یہ اسیرِ رنگ و بو رہنا ہے
کب تک بھلے برے سے یوں رونا ہے
امرت ہے کہ زمزم کا ہے چشمہ ہے تو
آخر کو تجھے خاک ہی کا ہونا ہے

امیرالشعراء

اصل نمبر ۱۳

اجرام کہ ساکنان این ایوان‌اند
اسباب تردد خردمندان‌اند
ہان تا سر رشتۂ خرد گم نکنی
کانان کہ مدبرند سرگردان‌اند

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۳

سیارے جو ہیں چرخ پہ رخشاں ہیں
یہ باعثِ افکارِ خردمنداں ہیں
ثابت یہ ہوا اس سے کہ جو ہیں صاحبِ عقل
جتنے کہ مدبر ہیں وہ سرگرداں ہیں

افسر الشعرا

اصل نمبر ۱۴

وقت است کہ از سبزہ جہان آرایند
موسیٰ صفتان ز شاخ کف بنمایند
عیسیٰ نفسان ز خاک بیرون آیند
وز چشم سحاب دیدہ‌ہا بگشایند

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۴

رُت آئی کہ سبزے سے جہاں مہکائیں
شاخوں سے چمن میں یدِ بیضا چمکائیں
سب عیسیٰ نفس خاک سے باہر آئیں
ہر آنکھ کو برسات کا جوبن دکھلائیں

افسر الشعرا

اصل نمبر ۱۱۵

گردوں ز زمیں ہیچ گلے بر نارد
کش نشکند و باز بہ گل نسپارد
از ابر چو آب و خاک را بردارد
تا حشر ہمہ خون عزیزاں بارد

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۱۵

یہ چرخ زمیں سے کوئی پھول اگائے
و اسے پیوند زمیں پھر نہ بنائے
جب بادل سے اٹھا جائے اگر پانی بن
تا حشر یہیں خون عزیزاں برسائے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۱۶

در دہر ہر آں کہ نیم نانے دارد
وز بہر نشست آشیانے دارد
نہ خادم کسے بود نہ مخدوم کسے
گو شاد بزی کہ خوش جہانے دارد

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۱۶

ٹکڑا سا سہارا جو یہاں رکھتا ہے
اور بیٹھنے اٹھنے کو مکاں رکھتا ہے
خادم ہے کسی کا نہ کسی کا مخدوم
وہ چین سے جیتا ہے جہاں رکھتا ہے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۱۷

قومے بگزاف در غرور افتادند
قومے زپئے حور و قصور افتادند
معلوم شود چو پردہ ہا بردارند
کز کوئے تو دور دور افتادند

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۱۷

کچھ لوگ ہیں[1] بو و بنائے[2] خودی میں ہوائی ہیں
کچھ حور و قصور کے سودائی[3] ہیں
جب پردہ اٹھا تو یہ کھل جائے گا
سب تیری گلی سے دور جا پڑے ہیں

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۱۸

توبہ نکند ہر آنکہ با ہش باشد
از بادہ کہ چون آب حیاتش باشد
اندر رمضان اگر کسے توبہ شکن
باید ز نماز ہا نجاتش باشد

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۱۸

توبہ نہیں کرنے کا ہے جس کو پتا
اس مے سے جو امرت کا بدل ہو پیدا
اور پھر رمضان میں جب ٹوٹے توبہ اس کی
وہ فرصت نمازوں سے کہاں پائے گا

افسر الشعراء

۱ے شیخی باز ۲ے غرور ۳ے فدائی

اصل نمبر ۱۲۱

گویند بہشت و حور عین خواہد بود
وانجا مے ناب و انگبیں خواہد بود
گر ما مے و معشوق پرستیم رواست
چوں عاقبت کار ہمیں خواہد بود

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۲۱

اک عیش ہے کہ جنت میں ہیں حوروں کا پرا
شہد اور شراب کے بہیں گے دریا
جائز ہے جو ہم ہیں مے و معشوق پرست
انجام تو جب یہی وہاں بھی ہوگا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۲۲

آں روز کہ توسنِ فلک زیں کردند
آرائشِ مہر و ماہ و پرویں کردند
ایں بود نصیبِ ما ز دیوانِ قضا
ما را چہ گنہ قسمتِ ما ایں کردند

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۲۲

جس روز کہ اسپِ چرخ کو زین بخشی
آرائشِ مہر و ماہ و پرویں بھی کی
کیوں مجھ کو ملی جہنم جب یہ تقدیر
کیا دوش مرا جو قسمت ایسی کر دی

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۲۳

عشقے کہ مجازی بود آتش نبود
چون آتش نیم مرده تابش نبود
عاشق باید کہ سال و ماه و شب و روز
آرام و قرار و خورد و خوابش نبود

حکیم خیام

اصل نمبر ۱۲۴

اے خواجہ یکے کام روا کن ما را
دم درکش و در کار خدا کن ما را
ما راست رویم لیک تو کج بینی
رو چاره دیده کن رہا کن ما را

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۲۳

جب عشق مجازی ہو تو گرمی کیسی؟
کجلائی ہوئی آگ نہیں لو دیتی
عاشق ہے وہی کہ سال و ماہ و شب و روز
بیچارے کو خورش چین نہ نیند ہو کوئی گھڑی

افسر الشعراء

ترجمہ نمبر ۱۲۴

اے خواجہ فقط ایک کہا مان مرا
چپ سادھ رکھ نہ ستا مجھ کو خدا را
میں چلتا ہوں سیدھا تو کج دیکھتا ہے
تو بخش مجھے علاج کر آنکھوں کا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۲۵

شرمت نباید ازین ابای کردن
زینہار ترک اوامر و نواہی کردن
گیرم که است ابن جہان بالبعث شد
جز آنکه رہا کنی چه خواہی کردن

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۲۵

کیوں شرم نہیں تجھے اِبا سے آہ
ترک اوامر و نواہی تو بتا
مانا کہ ہے یہ بات بری
جز اس کے کہ چھوڑ جائے پھر اور کیا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۲۶

ساقی قدحی که کارساز است خدا
در رحمت خود بنده نواز است خدا
مے خور که بروز بار طاعت نفروش
گر طاعت حسنات بے نیاز است خدا

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۲۶

ہاں ساقیا لا ساغر اے غفار نام
رحمان ہے وہ بندہ نوازی ہے کام
مغرور عبادت نہ ہو کر شغل بہار
مخلوق کی طاعت سے خدا کو کیا کام

افسر الشعراء

اصل رباعی ۱۲۷

کس خلد و جحیم را ندید است ای دل
گو کیست کز آن جہان رسید است ای دل
امید و ہراس ما بچیزیست کزان
جز نام و نشانے نہ پدید است ای دل

حکیم خیام

ترجمہ رباعی ۱۲۷

کس نے ہے یہ کہیں بہشت و دوزخ دیکھا؟
کوئی بھی وہاں سے اس جہاں میں آیا؟
اس چیز سے ہم کو اپنی امید و ہراس
جز نام و نشاں جس کا اتا ہے نہ پتا

افسر الشعراء

اصل رباعی ۱۲۸

خواہی ز فراق در تعب دار مرا
خواہی بوصال شاد و خرم دار مرا
خواہی بدو صد حیال دار مرا
من با تو نگویم
زان سان کہ دلت خواست چنان دار مرا

حکیم خیام

ترجمہ رباعی ۱۲۸

چاہے مجھے فرقت میں فغاں میں رکھنا
چاہے مئے وصل کا لگا دے چسکا
چاہے ہو خوشی کہ دکھ و رنج
میں تجھ سے نہیں کہتا ہوں کہ ایسا رکھنا
جو تیری خوشی ہو وہی راضی ہوں میں

افسر الشعراء

متن نمبر ۱۳۱

زان بادہ کہ عمر را حیات دگرست
پر کن قدحے گرچہ ترا دردِ سرست
بر نہ بکفم کہ کارِ عالم سمرست
بشتاب کنوں کہ عمرِ من در گذرست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۳۱

اس مے سے جو بخشتی ہے اک روح نئی
بھر دے مرا جام گرچہ ہے دردِ سری
لا دے مجھے بھی کہیں رواداروی پہ ہے جہان
دے جلد جلد اے لئے یہ عمر چلی

افسر الشعراء

متن نمبر ۱۳۲

عمرے بہ گل و بادہ بہ قیمیز و بگشت
از دورِ جہان بسے بنگشت
ہیچ از دمِ حاصل
از عمر چو ہیچ مرادم گذشت
از عمر چہ گذشت بشیم گذشت

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۳۲

سب وقت یہ بزم و عیش میں گذرا ہے
اس دور میں ایک کام مرا اچھا نہ ہوا
جب عمر سے بھی حاصل نہ ہوئی کوئی مراد
جانے دے ہزار ہوں دن یا ہو جا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۳۳

در دہر مرا زبانِ تحقیق درست
زیرا کہ درین راہ کسے نیست درست
ہر کس زدہ دست عجز در شاخِ درشت
امروز چو دی شناسم و فردا چو نخست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۳۳

اس باغ میں تحقیق کا پھل کس کو ملا؟
اس راہ میں کوئی بھی پھولا نہ پھلا
جو ہاتھ بڑھا اس شاخ پہ اوچھا ہی پڑا
تو آج کو کل جان لے کل پہلا سا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۳۴

اے مرد خرد وصد بیش فردا ہوس است
در دہر مزن لاف سخن ہمہ ہوس است
امروز چنین بہ کہ خرمند بکس است
وانگہ کہ ہمہ جہان چنین یک نفس است

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۳۴

اے صاحبِ عقل! کل کا قصہ ہے ہوس
دنیا میں سخن لاف کا کرنا ہے ہوس
آج ہے جو عقل مند اسے ہے معلوم
اک آن ہے سب جہان جھگڑا ہے ہوس

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۳۵

ای دل چو نصیب تو ہمہ خون شدن است
احوال تو ہر لحظہ دگرگون شدن است
ای جان تو درین تنم چہ کار آمدہ‌ای
چون عاقبت کار برون شدن است

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۳۵

اے دل تری قسمت میں ہے جب خوں ہونا
حالت کو ہے ہر لحظہ دگرگوں ہونا
اے جان ترے جسم میں کیوں آئی تھی
ہے آخر کار جب کہ بیروں ہونا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۳۶

دارندہ چو ترکیب طبائع آراست
از بہر چہ او فکندش اندر کم و کاست
گر نیک آمد شکستن از بہر چہ بود
ور نیک نیامد این صور عیب کراست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۳۶

خالق نے جو ترکیب طبائع کی سب
پھر اس میں کم و بیش کیا تھا مطلب
نقش اچھا بنا تو توڑنے کا باعث
ور گو نہ بنا تو نقص آئی کس کا سبب

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۳۷

خیام تنت بخیمہ ماند راست
سلطان روح است و منزلش دار فناست
فراش اجل از بہر دگر منزل
از پا فگند خیمہ کہ سلطان برخاست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۳۷

خیام ہے تن و جہاں جیسے خیمہ تن
سلطان ہے روح اس کی منزل اس کا فنا
فراش اجل دوسری منزل کے لئے
خیمے کو اکھاڑے گا کہ سلطان گیا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۳۸

ناصح این بہشت این ہمہ مشتاقی چیست
جنت مے و ساقیست ہمیں باقی چیست
این حاصل جنت مے و ساقی و آن حاصل ہست
پس دو جہان بہ از مے و ساقی چیست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۳۸

مشتاق ہے اس قدر کیوں جنت کا
جنت ہے مے و ساقی ہی تو ہیں باقی کیا
جب یاں بھی یہی ہیں اور وہاں بھی وہ ہی
پھر دونوں جہاں میں ان سے بہتر کیا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۳۹

از منزل کفر تا بہ دین یک نفس است
وز عالم شک تا بہ یقین یک نفس است
این یک نفس عزیز را خوش میدار
کز حاصل عمر ما ہمین یک نفس است

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۳۹

ہے کفر سے وصل تا بہ دین اک نفس
جس طرح کہ شک سے تا یقین اک نفس
اس ایک ہی سانس کو مسرت سے گزار
ہے حاصل عمر ہمنشین اک نفس

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۴۰

چون باد و بید شدہ ام چابک و چست
پیشی کہ بہ بیچارہ تنم بود درست
زان پای بیماران
از ضعف کنون چون نفس بیماران سست
آیم و می روم بآلکن و سست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۴۰

تھا جیسے ہوا کا ایسا چابک چست
کمسن تھے ہوا آیا تھا بہلا ہر طرح درست
پیچیدہ اجاق پھٹا بھر انس
اب ضعف سے ایسا ہے بیمار سست
آتا بھی ہوں جاتا بھی ہوں بیٹھا بھی ہوں سست

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۴۱

ساقی! نظرے کہ دل از اندیشہ تہی است
شیران ہمہ رفتند و سرا بیشہ تہی است
ہر شب چو حباب کلفے زد و شیشہ چرخ
امروز کہ دور بادہ و شیشہ تہی است

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۴۱

دل فکر سے ساقی ہے ہمیشہ خالی
جنگل سے گئے شیر ہے بیشہ خالی
ہر رات انڈھتا تھا لگاتار فلک
اب دور میرا آیا تو شیشہ خالی

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۴۲

دریاب کہ از روح جدا خواہی رفت
در پردۂ اسرار خدا خواہی رفت
مے خور کہ ندانی از کجا آمدہ ای
خوش باش ندانی بکجا خواہی رفت

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۴۲

اک روز تجھے روح سے ہونا ہے جدا
جا بیٹھے گا پس پردۂ اسرار خدا
مے شوق سے پی جانے کہاں سے آیا
جی چین سے جی جانے کہاں جائیگا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۲۵

مہتاب بنور دامن شب بشگافت
مے نوش دمے خوشتر ازیں نتوان یافت
خوش باش و میندیش کہ مہتاب بسے
اندر سر خاک یک بیک خواہد تافت

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۲۵

وہ چاند نے چھٹکا دی رات کا دامن مسکا
پی عیش کا یہ وقت کہاں پھر پایا؟
یہ بھی ہے دھیان ہر آن آیا غم شہ
ہیں زیر زمیں چاند ہزاروں لیکن صدہا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۲۶

از باد صبا دلم چو بوے تو گرفت
بگذاشت مرا و جستجوے تو گرفت
اکنون ز منش ہیچ نمے آید یاد
بوے تو گرفتست و خوے تو گرفت

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۲۶

دل لے چو صبا سے تری خوشبو پائی
چھوڑا مجھے اور تیرا بنا شیدائی
اب میں اِدھر اور دھیان نہیں ہے اس کو
بو پائی ہے تیری خو بھی تری جو پائی

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۴۷

ہر کو رقمے ز عقل در دل بنگاشت
یک روز ز عمرِ خویشتن ضائع نگذاشت
یا در طلبِ رضائے یزداں کوشید
یا راحتِ جاں گزید و ساغر برداشت

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۴۷

جس نے بھی ذرا عقل سے بہرہ پایا
اُس نے کوئی دن عمر کا ضائع نہ کیا
یا حق کی رضا ڈھونڈنے میں کوشش کی
یا ساغرِ مے سے حظ پایا اور لطف لیا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۴۸

چوں کردۂ تست قہر و لطفت زشیخ صدا
در عہدِ ازل بہشت و دوزخ برپا
نہ بہرِ تو بہشت است و مرا جائے عبث
خوب است کہ در بہشت ما نیست مرا

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۴۸

جب لطف و غضب ہے تیرے بس میں مولا
کیوں روزِ ازل بہشت و دوزخ کو بنا
جنت تری فضل سے کی ایسی جو ہے
اچھا ہے کہ جنت میں نہیں جا سکتا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۴۹

چوں میگذرد عمر چہ شیریں و چہ تلخ
پیمانہ چو پر شود چہ بغداد چہ بلخ
مے نوش کہ بعد از من و تو ماہ بسے
از سلخ بغرہ آید و از غرہ بسلخ

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۴۹

جب عمر گذرنی ہے تو کیا شیریں کیا تلخ
پیمانہ جہاں بھر گیا ہو بغداد کہ بلخ
پی عیش منا کہ بعد میرے تیرے
پھر چاند بہت چمکیگا غرہ سے سلخ

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۵۰

ایں چرخ جفا پیشہ و عالی بنیاد
ہرگز گرہ بستہ کس را نکشاد
ہر جا کہ دلے دید کہ داغے دارد
داغ دگرش بر سر آں داغ نہاد

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۵۰

یہ چرخ دغا پیشہ دغا دیتا ہے
کب یہ کسی گتھی کو سلجھا دیتا ہے
پاتا ہے جہاں کہیں کوئی داغ ملال
چرکا اس پہ یہ نیا داغ لگا دیتا ہے

افسر الشعراء

؎ گرہ - گانٹھ

اصل نمبر ۱۵۱

در عالم جان بہ ہوش می باید بود
در کار جہان خموش می باید بود
تا چشم و زبان و گوش برجا باشد
بے چشم و زبان و گوش می باید بود

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۵۱

جب تک کہ ہے جان ہوش میں رہنا لازم
دنیا کے لئے خموش رہنا لازم
جب تک ہیں زبان و چشم و گوش اپنی جگہ
بے چشم و زبان و گوش رہنا لازم

امیر الشعراء

اصل نمبر ۱۵۲

گویند کہ ماہ رمضان گشت پدید
من بعد بگرد بادہ نتوان گردید
در آخر شعبان بخورم چندان مے
کاندر رمضان مست بیفتم تا عید

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۵۲

کہتے ہیں کہ پھر دی رمضاں نے جھلک
کافر ہے جو اب آئے قریب جام سے چھلک
اتنی پیوں شعبان کے آخر تک
سارا رمضان مست ہوں عید تک

امیر الشعراء

اصل نمبر ۱۵۴

ابرِ صبح کہ روئے لالہ شبنم گیرد
بالائے بنفشہ در چمن خم گیرد
انصاف مرا ز غنچہ خوش می آید
کو دامنِ خویشتن فراہم گیرد

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۵۳

ابرِ صبح جو لالے پہ شبنم برسے
بنفشہ شوخیوں سے دبے
وہ بری کلی سی نہیں
انصاف بڑا اپنی کلی کی بات نہیں
دامن جو سنبھالے اپنا پیالیوں ہو رہی

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۵۵

زاں پیش کہ غمہات شبیخوں آرند
فرمائے کہ تا بادۂ گلگوں آرند
تو زر نۂ اے غافل ناداں کہ ترا
در خاک نہند و باز بیروں آرند

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۵۵

جب تک نہ ترے نفس کی آفات شبخوں لائیں
دو حکم کہ فوراً مے گلگوں لائیں
عاقل تو زر و مال نہیں ہے کہ جو لوگ
دفنا کے تجھے خاک میں پھر بیروں لائیں

افسر الشعراء

اصل رباعی ۱۵۵

چون وقت شود مرا که خاکم سازند
احوال مرا عبرت مردم سازند
پس خاک وگلم بباده آغشته کنند
ور کالب خشت سر خمم سازند

حکیم خیام

ترجمہ رباعی ۱۵۵

مرجاؤں جو میں خاک مری اٹھوالیں
احوال سے میرے درس عبرت کا لیں
پھر وہ مری خاک کو گارا کر کے
قالب سے میرے خشت سر خم ڈھالیں

افسر الشعراء

اصل رباعی ۱۵۶

آنها که کشنده شراب ناب اند
وانها که گزیده مرد محراب اند
بر خشک یکی نیست همه در آب اند
بیدار یکیست دیگران در خواب اند

حکیم خیام

ترجمہ رباعی ۱۵۶

وہ بھی جو نشۂ شراب ناب میں ہیں
وہ بھی جو نمازی ہیں جو محراب میں ہیں
خشکی میں نہیں ایک بھی سب تر دامن
بس ایک ہی جاگتا ہے سب خواب میں ہیں

افسر الشعراء

ـہ یعنی بجز جناب احدیت کوئی بیدار نہیں ۔

اصل نمبر ۱۵۵

ایزد بہ بہشت وعدہ با ما می کرد
پس در دو جہان حرام می کی کرد
شخصی ز عرب ناقۂ حمرا پی کرد
پیغمبر با او حرام می بر وی کرد

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۵۵

جب ہم کو ملے خلد کی جو خوشخبری
پھر ہم پہ جہاں میں مے ہے کیونکر ہوئی
دنیا میں جب عرب نے اونٹنی کو مارا
شارع نے حرام مے اسی پاداش کی

اوج الشعراء

اصل نمبر ۱۵۶

آن قوم کہ رو در تقشف آرند بیش زنند
با جبہ و عمامہ [illegible] می گفتند
مسکین مسکین بیمبر سر بسر بیش زنند
وان قوم کہ اندر رہ [illegible]

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۵۶

وہ نفس میں ہیں سب [illegible] عیش میں
زاہد ہیں [illegible] کا سب [illegible]
مسکین ہی [illegible] مست ہے
تحسین کے قابل ہیں وہ مردان خدا

اوج الشعراء

اصل نمبر ۱۵۹

خواهی که ترا رتبت ابرار رسد
مپسند که کس از تو آزار رسد
از مرگ میندیش و غم رزق مخور
کین هر دو بوقت خویش ناچار رسد

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۵۹

مقصود ہے گر تجھ کو علوِ ابرار
ہرگز تو کسی روح کو مت دے آزار
مرنے کا نہ ڈر اور رزق کا غم ہے بیہود
آئیں گے یہ اپنے وقت پہ دونوں لاچار

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۶۰

در راهِ جهان بجز خرد را مپسند
چون راست رفیق نیک بد را مپسند
خواهی که جهانیان ترا بپسندند
می باش بخوشدلی و خود را مپسند

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۶۰

جو بات ہو عقل کی وہاں عقل کی مان
ہے نیک اگر رفیق بد بیں سے گردان
چاہے اگر کہ تجھ کو دنیا چاہے
اپنے کو سمجھ ہیچ سب سے کمتر دان

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۶۱

در راه چنان رو که سلامت نکنند
با خلق چنان زی که قیامت نکنند
در مسجد اگر روی چنان رو که ترا
در پیش نخوانند و امامت نکنند

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۶۱

یوں راہ چل کہ پوچھے نہ کوئی جھک کے سلام
اس طرح سے جی کہ نہ ہو جس سے طعن عوام
مسجد میں اگر جائے تو اس وضع سے جا
آگے نہ بلائیں تجھ کو بنائیں نہ امام

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۶۲

در جستن حق بانواع سخنها گفتند
این بحر اله گوهر دانش سفتند
واقف چو نگشتند به اسرار فلک
اول زنخی زدند و آخر خفتند

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۶۲

تحقیق فلک میں لوگ کیا کیا بولے
نکتے بھی عجب طرح کے موتی رولے
اسرار فلک پہ جب نہ قابو پایا
پہلے تو اچھلے پھر تھک کے سولے

افسر الشعراء

اصل رباعی ۱۶۳

چوں شاہد روح خانہ پرداز شود
ہر چیز بہ اصل خویشتن باز شود
ایں باز وجود را بہ تشبیہ طبع
از حسرت سر و دنگار بے باز شود

حکیم خیام

ترجمہ رباعی ۱۶۳

جب روح مری تن سے نکل جائے گی
ہر چیز طرف اصل کے رخ لائے گی
بتلائے جو باز بانس کے تاو دلا یہ
پھر اس سے کہی دو از نہیں لے آئے گی

افسر الشعراء

اصل رباعی ۱۶۴

اے ہمنفساں مرا ز مے قوت کنید
ویں چہرہ کہربا چو یاقوت کنید
چوں فوت شوم بہ بادہ شوئید مرا
وز چوب رزم تختہ تابوت کنید

حکیم خیام

ترجمہ رباعی ۱۶۴

یارو مے گلگوں سے بنا دو مجھے قوت
یہ چہرۂ زرد اس سے کرنا یاقوت
مرجاؤں جو میں شراب سے نہلانا
انگور کی لکڑی سے بنانا تابوت

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۶۵

گویند بحشر گفتگو خواہد بود
وآن یار عزیز تند خو خواہد بود
از خیر محض جز نکوئی ناید
خوش باش کہ عاقبت نکو خواہد بود

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۶۵

کہتے ہیں کہ حشر میں جھگڑا ہوگا
وہ یار عزیز تند تیوری کی لے گا
اس خیر محض سے برائی کی امید
دلشاد رکھو [illegible] بھی اچھا ہوگا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۶۶

یارب ہمہ جرم من [illegible] ببخش
وز رفتہ [illegible] گذشتہ ببخش
[illegible]
ما را بدر خاک رسول اللہ[1] ببخش

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۶۶

اے رب مرے [illegible] دہ وہ بخش
[illegible] بخش
جو جرم ہوا وہ [illegible] طاقت
[illegible] بخش
مجھ کو بدرِ خاک رسول اللہ بخش

افسر الشعراء

[1] بدرِ خاک رسول اللہ ۔ اضافت مقلوبی ہے ÷

اصل رباعی ۱۶۷

هر یک نفسی ز زندگانی گذرد
هشدار که جز به شادمانی گذرد
زنهار که سرمایهٔ این ملک جهان
عمریست چنان کش گذرانی گذرد

حکیم خیام

اصل رباعی ۱۶۸

مسکین تن من که در غریبی فرسود
آوازهٔ فاقت سال نمی دارد سود
عمرے بگذشت و یک زمان شاد نبود
تا عاقبتم اجل کجا خواهد بود

حکیم خیام

ترجمہ رباعی ۱۶۷

جو ایک بھی سانس زندگی سے گزرے
لازم ہے کہ وہ ہنسی خوشی سے گزرے
سوغات ہے اس جہاں کی لے دے کے یہ عمر
جس طرح گزارے گا گزرنا ہے اسے

افسر الشعراء

ترجمہ رباعی ۱۶۸

کیا پوچھتا ہے تن غریبی میں گھلی
بیکار [illegible] ہیں ہم تہی
دل بھر بھی نہ خوش رہے کبھی عمر تمام
اب موت خدا جانے کہاں ہے آئی

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۶۹

آورد بہ اضطرارم اول بوجود
جز حیرتم از حیات چیزی نفزود
رفتیم بہ اکراہ و ندانیم چہ بود
زین آمدن و بودن و رفتن مقصود

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۶۹

لایا مجھے اضطراب سے گھر اپنا
تحیر کے سوا حیات سے کیا پایا؟
جب یاں سے گیا ہوں تو گیا میرا سر
یہ آنا، یہ رہنا، یہ چلا جانا کیا؟

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۷۰

آنہا کہ خلاصۂ جہان انبانند
بر اوج فلک براق ہمت رانند
در معرفت ذات تو مانند فلک
سرگشتہ و سرنگون و سرگردانند

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۷۰

جو لوگ یہاں کے گنجِ انساں ہیں
ہمت سے براقِ چرخ پہ پرّاں ہیں
وہ معرفت ذات میں مانند فلک
سرگشتہ ہیں سرنگوں ہیں سرگرداں ہیں

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۸۱

خوش باش کہ غصہ بیکراں خواہد بود
بر چرخ قران اختراں خواہد بود
خشتے کہ ز قالب تو خواہد بودن
دیوار سرائے دیگراں خواہد بود

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۸۱

دلشاد رہو دنیا تری جس پائیگی
تا چرخ پہ ستاروں کی طرح چھائیگی
جو اینٹ بنی ہوگی ترے قالب سے
غیروں کی حویلی میں چُنی جائیگی

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۸۲

افسوس کہ نامۂ جوانی طے شد
واں تازہ بہار زندگانی طے شد
آں مرغ طرب کہ نام او بود شباب
فریاد کے آمد و ندانم کہ کے شد

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۸۲

افسوس کہ عالم جوانی گذرا
وہ لطف بہار زندگانی گذرا
وہ وقت کہ جس کا نام تھا عہد شباب
افسوس کہ کب آیا کب وہ ہائے گذرا

افسر الشعراء

لہ جس پانا - زیادہ ہونا نفع حاصل ہونا ؛

اصل نمبر ۱۴۳

فردا — اگر فراق طے خواہد شد
با طالع سعد قصد مے خواہد شد
معشوق موافق است و ایام بکام
اکنون نکنم نشاط کے خواہد شد

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۴۳

ساقی اگر افسردہ دل کل طے ہوگا
اچھی سی گھڑی میں امر نیکی ہوگا
معشوق ہے ہم خیال زمانہ رخ پر
اب بھی نہ کروں عیش تو پھر کب ہوگا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۴۴

چوں نیست یقین زمانہ بسوئے خرد
جز بے خرد از زمانہ بر مے نخورد
پیش آر از آنکہ او خرد را ببرد
تا بو کہ زمانہ سوئے ما در نگرد

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۴۴

دنیا میں نہیں عقل و خرد سے لینا
اچھی ہی تو لو ہے یہی دنیا کا مزا
وہ چیز پیا کر کہ جو ہے دشمن عقل
شاید کہ زمانہ ساتھ دے پھر اپنا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۷۷

کس را پس پردۂ قضا راہ نشد
وز سر قضا ایچ کس آگاہ نشد
ہر کس ز سر قیاس چیزے گفتند
معلوم نگشت و قصہ کوتاہ نشد

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۷۷

اسرارِ قضا سے کوئی واقف نہ ہوا
اسرار کا بھید تھا کسی پہ نہ کھلا
جو آیا قیاس سے کہا کچھ کا کچھ
معلوم نہ کچھ ہوا نہ قصہ نبٹا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۷۸

یک نان بدو روز اگر شود حاصل مرد
در کوزۂ بشکستہ دمے آب سرد
مامور کسے دگر چرا باید بود
یا خدمت چون خودے چرا باید کرد

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۷۸

ٹکڑا بھی اگر مرد کو دو دن میں ملے
اور ٹھنڈا سا پانی بھی ہو ٹوٹے لوٹے
اس وقت تک وہ کسی کی چاکری کیا؟
کیوں اپنے ہی جیسے کی اطاعت مانے

افسر الشعراء

اصل رباعی ١٧٩

کس مشکل اسرار ازل را بکشاد
کس یک قدم از نہاد بیرون ننہاد
من می نگرم ز مبتدی تا استاد
عجز است بدست ہر کہ از مادر زاد

حکیم خیام

ترجمہ رباعی ١٧٩

اسرار ازل سے کوئی واقف نہ ہوا
اس دائرہ سے کوئی قدم بھر نہ بڑھا
شاگرد سے استاد تلک دیکھ لئے
محتاج ہے عجز کا جسے ماں نے جنا

افسر الشعرا

اصل رباعی ١٨٠

از وقت عشرت باک می باید بود
وز دست اجل ہلاک می باید بود
اے ساقی مہ لقا تو خوش می باید بود
آبے دردہ کہ خاک می باید بود

حکیم خیام

ترجمہ رباعی ١٨٠

یہ وقت عیش سے سرشار ہونا ہے ضرور
مرنے کے لئے ہر گھڑی تیار ہونا ہے ضرور
ہاں ساقی مہ لقا تری جیسی ہے
دے آب عنب کہ خاک ہونا ہے ضرور

افسر الشعرا

اصل نمبر ۱۸۱

بدخواہِ کسے ہیچ بمقصد نرسد
یک بد نکند تا بخودش صد نرسد
من نیک تو خواہم و تو خواہی بد من
تو نیک نبینی و بمن بد نرسد

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۸۱

بدخواہ کا مقصد کبھی پورا نہ ہوا
جب ایک بدی کی پائی او دو سو جھیلا
میں تیرا بھلا چاہوں برا تو میرا
نیکی نہ تجھے ملے نہ بد مجھ تک پہنچا

افسر الشعرا

اصل نمبر ۱۸۲

ہمرازِ دلِ ما بکسے معروف نشد
در جبہ و دراعہ و در صوف نشد
بس مرغ ز صنعت بلند پروازی کرد
در کنج خرابات جہاں موقوف نشد

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۸۲

ہمراز کبھی دل کا یہ شہرت نہ ہوا
عمامہ عبا و اطلس میں ظاہر نہ ہوا
سیمرغ کی مانند اڑا اپنے وہیں
اس کنج خرابات کا کچھ پتہ نہ ہوا

افسر الشعرا

لہ گدھ ؛

اصل نمبر ۱۸۵

طبعم بنماز و روزه چون مایل شد
گفتم که مراد کلیم حاصل شد
افسوس که آن وضو ببادی بشکست
وان روزه بنیم جرعهٔ می باطل شد

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۸۵

جب دل میں نماز روزے کا ذوق جاگے
میں سمجھا کہ اب اپنے نصیبے جاگے
افسوس کہ وہ وضو ہوا سے ٹوٹا
وہ روزہ گیا ادھر اک چسکی سے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۸۶

خون از دل افگار برون می آید
در دیدهٔ خونبار برون می آید
گر خون بچکد از مژه ام نیست عجب
زیرا که گل از خار برون می آید

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۸۶

یہ خوں دل زخمی سے رسا کرتا ہے
یہ دیدۂ بینش سے بہا کرتا ہے
پلکوں سے اگر ٹپک پڑے تو کیا عجب
کانٹوں ہی میں تو پھول کھلا کرتا ہے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۸۷

اندر رہِ عشق جملہ صاحب‌فالان دروانند
واندر طلبش جملہ بزرگان حیرانند
امروز تو خوش باش کہ فردا پیدا نیست
فردا طلبان در غمِ فردا مُردند

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۸۷

سب اہلِ دانش عشق میں ہیں بھٹکتے پھرتے
اس راہِ طلب میں سب بڑے ہیں چھوٹے
کل کچھ نہیں آج ہی کی کیجیے تمنا
کل والے تو کل کے غم میں دنیا سے گئے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۸۸

با مردمِ نیک بد نمی باید بود
در بادیہ دیو و دد نمی باید بود
مفتون بہ معاشِ خود نمی باید بود
مغرور بفضلِ خود نمی باید بود

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۸۸

نیکوں سے بدی کرنا نہیں ہے زیبا
صحراؤں میں بھی دیو و دد سا رہنا
عمدہ گر ہو حال اپنا تو مغرور نہ ہو
ہرگز نہ کبھی علم پہ اپنے اترا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۸۹

یاران موافق ہمہ از دست شدند
در پائے اجل یکان یکان پست شدند
بودیم بیک شراب در مجلس عمر
دورے دو سہ پیشتر ز ما مست شدند

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۸۹

ہمراز جو تھے وہ دوست سب ہم سے چھٹے
ایک ایک اجل کے گھاٹ جا کے مٹے
تھے مجلس عمر میں ہمارے ساتھی
دو چار ہی دور پیشتر مست ہوئے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۹۰

سودائے ترا بہانۂ بس باشد
مستان ترا ترانۂ بس باشد
در کشتن ما چہ حاجت تیغ
ما را سر تازیانۂ بس باشد

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۹۰

دیوانے کو ترے بہانہ ہی کافی ہے
مستوں کو ترے ترانہ ہی کافی ہے
مرنے کے لئے تیغ کی ضرورت ہی کیا ہے
مجھ کو سر تازیانہ ہی کافی ہے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۹۱

یک جرعہ می ز ملک جہاں می ارزد
خشت سر خم ز ہزار جاں می ارزد
آں کہنہ کہ لب بداں پاک کنند
حقا کہ ہزار طیلساں می ارزد

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۹۱

اک گھونٹ شراب سب جہاں سے بڑھ کر ہے
خشت سر خم ہزار جاں سے بڑھ کر ہے
وہ چیتھڑا کہ جس سے مے لب پونچھیں
اطلس کی رداؤں سے بہتر ہے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۹۲

خشت سر خم ز مملکت جم بہتر
بوئے قدح از غذائے مریم بہتر
آہ سحری ز سینۂ خمارے
از نالۂ بوسعید و ادہم بہتر

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۹۲

خشت سر خم مملکت جم سے خوب
ساغر کی مہک غذائے مریم سے خوب
وہ آہ صبح جو میخوار کرے
الحق بوسعید و ادہم سے خوب

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۹۳

افلاک که جز غم نفزایند دگر
ننهند بجا تا نربایند دگر
ناآمدگان اگر بدانند که ما
از دهر چه می‌کشیم نایند دگر

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۹۳

افلاک کچھ بجز غم نہ بڑھائیں ہرگز
جب تک نہ وہ چھین لیں کچھ نہ اٹھائیں ہرگز
اب تک جو نہیں آئے وہ اپنی بیتا
سن پائیں اگر تو پھر نہ آئیں ہرگز

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۹۴

با یار چو آرمیده باشی همه عمر
خوابی باشد که دیده باشی همه عمر
هم آخر عمر رحلت است باید کرد
لذات جهان چشیده باشی همه عمر

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۹۴

محبوب سے گر وصل رہا ساری عمر
اک خواب تھا دیکھا جو کیا ساری عمر
آخر میں یہاں سے تجھ کو جانا ہے ضرور
دنیا کا مزہ خوب چکھا ساری عمر

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۹۷

عمرت تو چه دو صد و چه سیصد چه هزار
زین کہنه سرا برون برندت ناچار
گر پادشہی و گر گدائے بازار
این ہر دو بیک نرخ بود آخر کار

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۹۷

سو دو سو برس کی ہو عمر یا کہ ہزار
اس کہنہ سرا سے لے چلیں گے لاچار
سلطان ہو تو ہو یا کہ گدائے بازار
ہے ایک بہا ہی دونوں کا آخر کار

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۹۸

روزیست خوش و ہوا نہ گرم است نہ سرد
ابر از رخ گلزار ہمی شوید گرد
بلبل بزبان حال خود با گل زرد
فریاد ہمی زند کہ مے باید خورد

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۹۸

کیا خوب ہے آج دن نہ ٹھنڈا ہے نہ گرمی
بادل نے ہی دھو دی باغ کی سب گرد
بلبل نے پیلے پھول سے کہا چیخ کر
کس حسن سے ہے کہ مے پی لیجئے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۹۹

مردانہ در آ ز خویشتن و پیوند بہ بر
خود را تو ز بند زن و فرزند بہ بر
ہر چیز کہ ہست بند راہ است ترا
باید چو بگونہ رہروی بند بہ بر

حکیم جامی

ترجمہ نمبر ۱۹۹

مردوں کی طرح قیدِ علائق کو بڑھا
پیچھا زن و فرزند سے تو جان چھڑا
ہر چیز یہاں کی سدِ رہ ہے تیری
اس قید سے نکلنے کا یہ بیڑا اٹھا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۰۰

اے دل مطلب ز دیگراں محرم خویش
خوش باش بہ درد دل و مرہم خویش
تنہا بنشین و بیش خور غم خویش
زنہار مزن ز آرزوی ہمدم خویش

حکیم جامی

ترجمہ نمبر ۲۰۰

اے دل نہ بنا غیر کو محرم اپنا
ہر ایک دکھ کو تو مرہم اپنا
تنہائی میں آپ اپنے دکھ درد کو جھیل
اپنے کو بنا آپ ہی ہمدم اپنا

افسر الشعراء

لے بڑھا یعنی دُور کر ۔

اصل نمبر ۲۰۵

ای قوت جسم و قوت جان است مرا
ای کاشف اسرار نهان است مرا
دیگر طلب دنی و عقبی نکنم
یک جرعه ز تو هر دو جهان است مرا

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۰۵

اے قوت جسم و قوت جاں بھی تو ہی مجھے
اے کاشف اسرار نہانی تو ہی مجھے
اب بھول کے فکر دین و عقبیٰ نہ ہو اب
اک گھونٹ ترا متاع دو جہانی ہی مجھے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۰۶

از آتش ما دود کجا بود این جا
وز نالهٔ ما سود کجا بود این جا
آنکس که مرا نام خراباتی کرد
در صحن خرابات کجا بود این جا

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۰۶

کب آگ تھی؟ کب مجھ میں دھواں تھا اس جا؟
[illegible] مری سود کہاں تھا اس جا؟
وہ جس نے خراباتی رکھا میرا نام
[illegible] خرابات کہاں تھا اس جا؟

افسر الشعراء

اصل نمبر ٢٠٧

گویند کسان که ماه شعبان نه رواست
نی نیز رجب که آن مه خاص خداست
شعبان و رجب ماه خدایند و رسول
ما می برمضان خوریم کان خاصه ماست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ٢٠٧

کہتے ہیں کہ شعبان میں نہ ہو مے نوشی
ایسا ہی رجب ہے خاص ماہِ ربی
اللہ و نبی کے ہیں مہینے شعبان و رجب
رمضان میں پئیں گے کہ ہے اپنا ہی

افسر الشعراء

اصل نمبر ٢٠٨

چون ابر به نوروز رخ لاله بشست
برخیز و بجام باده کن عزم درست
کین سبزه که امروز تماشاگه تست
فردا همه از خاک تو برخواهد رست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ٢٠٨

جب ابر بہاری نے رخ لالہ دھوئے
اٹھ بادہ و جام کا نشہ کر لے
یہ سبزہ جو ہے آج تماشائی تفریح
لہکے گا یونہی گور پہ کل یہ تیرے

افسر الشعراء

متن نمبر ۲۰۹

رفتم بخرابات پیاپیان و درست
زنار مغان بمیان بستم چست
زنار مغان را بند تا مستی ما
شاگرد خرابات ز بد را شکست
بدر افگند و خرابات را شکست ز حتمہ

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۰۹

میخانے میں گو لا کہ عقیدت سے گیا
زنار مغاں کس کے کمر سے باندھا
پھر بھی کھا میں مغبچوں میں اپنا بدنام
کر کے دو ئے ٹھنک سبکے کو دھویا

افسر الشعراء

متن نمبر ۲۱۰

فاسق خوانند مرد و نا ہمہ ہست
من بیگنہ ام ز خیال ایشاں بین کہ چہ ہست
من ز خلاف بر شرع ای اہل صلاح
جز جرم لواطہ و زنا چیز نہ ہست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۱۰

بدکار مجھے کہتی ہے دنیا ساری
میں بیگنہ ہوں خیال دیکھو ان کا
اے اہل صلاح مجھ سے ایسا کیا ہے
جز جرم لواطہ و زنا اور ہے کیا

افسر الشعراء

متن نمبر ۲۱۱

در دہر مرا شراب و شاہد ہوس است
ز چشم و ہمہ منتظر پیش و پس است
در دل نہ ز ہشیاری و مستی خبرے
مقصود من از ہر دو جہان یک نفس است

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۱۱

دنیا میں فقط مجھے شاہد و مے کی ہے ہوس
دونوں ہوں یا پاس ساتھ ہمیشہ پیش و پس
دل میں نہیں ہشیاری و مستی کی خبر
مقصود دو عالم سے ہے صرف ایک نفس

افسر الشعراء

متن نمبر ۲۱۲

بر روئے تو زلف را اقامت ہوس است
وز مستی تو مرا قیامت ہوس است
ابروئے تو محراب نشین شد حشمت
آن کافر مست را امامت ہوس است

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۱۲

رخ پہ تری زلف کو اقامت کی ہوس
فتنہ رو مرے کو قیامت کی ہوس
محراب نشیں ہے ابرو تری کا ابھی
اس کافر مست کو امامت کی ہوس

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۱۳

در ہیچ سرے نیست کہ اسرارے نیست
وان را خبرے ز درد و درویشی نیست
ہر جا کہ روند راہ باریکے ہست
الا عشق کہ راہ بالائے نیست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۱۳

وہ سر ہی نہیں جس میں کہ اسرار نہیں
دل کو خبر اندر کی و بیمار نہیں
ہر سمت کو جانے کی ہے اک راہ مگر
ہے عشق کا رستہ نہیں بالا نہیں

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۱۴

در صومعہ و مدرسہ و دیر و کنشت
ترسندہ ز دوزخ اند و جویاے بہشت
آنکس کہ ز اسرار خدا با خبر است
زین تخم در اندرون دل ہیچ نکشت

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۱۴

مسجد ہو کہ مدرسہ ہو یا دیر و کنشت
سب ڈرے دوزخ سے ہیں جویاے بہشت
لیکن ہے جسے خاص خدا کے بھیدوں کی خبر
اُس دل میں نہیں یہ تخم اس نے کبھی کشت

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۱۵

در عالم خاک خاک پاشید و رفت
صد دشمن و دوست نیز پاشید و رفت
با چون و چرای تو مرا کار نیست
چیزی که بداشتم پیاشید و رفت

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۱۵

اس خاک کے گھر سے خاک ہو کر اٹھا
سو دشمن و دوست خوب بن کر اٹھا
کیا کام مری چون و چرا سے مجھ کو
جو کچھ مرے لئے تھا لے کر اٹھا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۱۶

بر چهره گل شبنم نوروز خوش است
در صحن چمن روی دل افروز خوش است
از دی که گذشت هر چه گویی خوش نیست
خوش باش و ز دی مگو که امروز خوش است

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۱۶

شبنم کا رخ گل پہ پڑنا ہے اچھا
گلشن میں رخ شعلہ مزاج اچھا ہے
کل جو کہ گزر گیا اسے جانے دو اب
کل چھوڑو خوشی کرو کہ آج اچھا ہے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۱۷

اکنون کہ گل سعادتت پربار است
دست تو ز جام مے چرا بیکار است
مے خور کہ زمانہ دشمن غدار است
دریافتن روزے چنین دشوار است

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۱۷

اس وقت کہ ہے کھلا ہوا غنچۂ بخت تری
کیوں ہاتھ ترا ہے شغل مے سے خالی
ہے عیش پسند کہ ہے زمانہ دشمن
پھر ایسی گھڑی پھر نہیں ملنے کی

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۱۸

تا کے ز چراغ مسجد و دود کنشت
تا کے ز زیان دوزخ و سود بہشت
رو بر سر لوح بین کہ استاد قضا
اندر ازل آنچہ بودنی بود نوشت

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۱۸

مسجد کا چراغ اور دھواں مندر کا
کب تک یہ بہشت اور دوزخ کا کھٹکا
استاد قضا لوح پہ روز ازل
جو کچھ کہ ہونا تھا وہ سب لکھ چکا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۱۹

در مجلس ما ز بادۂ بہشتی پست است
نے چنگ زنے نالۂ نے ولمہ و دست است
زہاداں ہمہ زیرکی مے پرستی گروند
چو محتسبِ شہر بمیکدہ سرمست است

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۱۹

اس بزم جہاں میں بادۂ بہشتی ہی پست
نے چنگ زنے نہ دل لبھانے سرود
زہاد نے بھی شغلِ مے پرستی چھوڑا
ہاں محتسبِ شہر ہے ہمہ دم سرمست

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۲۰

مجروحِ فراقت جگرے نیست کہ نیست
شیدائے تو صاحبِ نظرے نیست کہ نیست
با آنکہ نداری سرِ سودائے کسے
سودائے تو در ہیچ سرے نیست کہ نیست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۲۰

ہر ایک ترے فراق کا دُکھیا ہے
ہر اہلِ نظر تجھ پہ میں شیدا ہے
حالانکہ نہیں تجھ کو کسی کی پروا
ہر سر میں مگر بھرا ترا سودا ہے

افسر الشعراء

لہ کوتوالِ شہر

اصل نمبر ۲۲۱

گو مطرب و شمع تا بہم داد صبوح؟
خوش وقت کسے کہ میکند یاد صبوح
مارا بجہاں بہ ز چنیں خوش می آید
مستی و عاشقی و فریاد صبوح

حکیم خیام

اصل نمبر ۲۲۲

قدر گل و مل بادہ پرستاں دانند
نے تنگدلان و تنگدستاں دانند
از بے خردی بے خرداں معذوراند
ذوقے است درین بادہ کہ مستاں دانند

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۲۱

کہاں ہے وہ مطرب کہ میں دوں داد صبوح؟
ہے دل کی یہی حسرت کہ ہو یاد صبوح!
دنیا میں یہی چیزیں بھاتی ہیں مجھے!
مستی و عاشقی و فریاد صبوح

افسر الشعراء

ترجمہ نمبر ۲۲۲

قدر گل و مل بادہ پرستوں سے پوچھ!
اوچھوں سے نہیں فراخ دستوں سے پوچھ!
بے عقل سے معذور ہیں کیا سمجھیں گے
جو ذوق شراب میں ہے مستوں سے پوچھ!

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۲۵

بوییده مروّت اندرین خانه چند
نا رفته ره صدق و صفا گامی چند
بگرفته زمانها الف لامی چند
بدنام کننده نکونامی چند

حکیم خیام

اصل نمبر ۲۲۶

عاقل غم و اندیشهٔ لاشی نخورد
جز جام لبالب و پیاپی نخورد
غم در دل باده و صراحی باشد
کاکش ببرم آنکه غم خود وی نخورد!

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۲۵

بوسیدہ سی موٹی زمیں ہیں یہ خامے چند
جو صدق و صفا سے نہ چلے گامے چند
گھوڑے سے الف لام کئے ہیں ازبر
بدنام کنندہ نکونامے چند

افسر الشعراء

ترجمہ نمبر ۲۲۶

دانا کبھی اندیشۂ لاشے نہ کرے
بے جام لبالب و پیالے نہ چکھے
غم دل میں ہے موجود صراحی میں شراب
خاک اس پہ جو غم کھائے کہ اپنا نہ سہی!

افسر الشعراء

متن نمبر ۲۲۹

آن کاسه گری که کاسه سرها کرد
در کاسه گری صنعت خود پیدا کرد
بر خوان وجود ما چنین کاسه نهاد
آن کاسه سرنگون پر از سودا کرد

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۲۹

وہ جس کاریگر نے بنایا کاسۂ سر آدمی کا وہ کمال
اس صنعت خاص میں عجب ہے اس کا کمال
اس خوان وجود پر جو رکھا اس نے کاسہ
اس اوندھے پیالے میں بھرا سودا کیا

افسر الشعراء

متن نمبر ۲۳۰

شب نیست که آه من بجوزا نرسد
وز گریه من سیل بدریا نرسد
گفتی که ترا شوم چو باده برسد
شاید که مرا عمر بفردا نرسد

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۳۰

کٹتی شب ایسی نہیں آہ تا جوزا نہ گئی
سیل آنسو دل کا رو رو کے دریا تک نہ گئی
وعدہ تمہارا ہے کہ کل آئیں گے
پھر کیا جو عمر ہی میری فردا تک نہ گئی

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۳۱

گویند بہشت و حور و کوثر باشد
واں جا مئے ناب و شہد و شکر باشد
پُر کن قدح بادہ و در دستم نہ
نقدی ز ہزار نسیہ بہتر باشد

حکیم عمر خیام

ترجمہ نمبر ۲۳۱

سنتے ہیں کہ جنت میں مئے ستھرا ہے
اس جا مئے ناب شہد اور شکر ہے
کچھ بھی ہو مجھے جام لبالب دے جلد
جو نقد ہو سو ادھار سے بہتر ہے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۳۲

برخیز و بیا بتا برائے دل ما
حل کن بجمال خویشتن مشکل ما
یک کوزہ مے بیار تا نوش کنیم
زاں پیش کہ کوزہ ہا کنند از گل ما

حکیم عمر خیام

ترجمہ نمبر ۲۳۲

آ اُٹھ کہ مرے پیارے دل و جی کو تسکین بخشیں
مشکل کو تو اپنے جمال سے حل کرالیں
ساغر تو ابھی لا کہ ہم نوش کر دیں
قبل اس کے کہ کمہار مٹی سے بنائیں

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۳۵

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۳۵

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۳۶

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۳۶

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۳۷

اے آنکہ گزیدۂ جہانی تو مرا
خوشتر ز دل و دیدہ و جانی تو مرا
از جان عزیز تر نباشد چیزی
صد بار عزیز تر از آنی تو مرا

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۳۷

اے وہ کہ جہان بھر سے پیارا مجھ کو
دل آنکھ سے اور جان سے پیارا مجھ کو
بیشک نہیں جان سے پیاری کوئی چیز
تو اس سے عزیز تر ہے لاکھ درجہ مجھ کو

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۳۸

امشب بہ ما ہست کہ آورد ترا
وز پردہ و دیدہ بست کہ آورد ترا
نزدیک کسی کہ بے تو در آتش بود
چون آب بر این دیدہ کہ آورد ترا

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۳۸

اس رات تجھے میرے یہاں لایا کون
پردہ سے نکال کے یہاں لایا کون
جس شب میں ترے بن اکیلا تھا
پون سا مجھ تک یہاں لایا کون

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۳۹

ای دل ز زمانه رسم احسان مطلب
وز گردش دوران سر و سامان مطلب
درمان طلبی درد تو افزون گردد
با درد بساز و هیچ درمان مطلب

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۳۹

احسان کی اُمید نہ رکھو دوراں سے
گردش کو فلک کی بغض ہے ساماں سے
درماں طلبی سے درد دونا ہوگا
کر درد سے میل ہاتھ اُٹھا درماں سے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۴۰

روزیکه بدست نیم جام شراب
وز غایت خرمی شوم مست خراب
صد معجزه بینی ز من اندر هر باب
زین طبع چو آتش و سخن همچو آب

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۴۰

جب دور میں لے ہاتھ میں ہوں جام شراب
اور جوش میں سرمست ہوں بالکل غرقاب
سو معجزے ہر بات میں پیدا کر دوں
آتش سی طبیعت سے سخنہا جوش آب

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۴۱

چندان بخورم شراب کین بوی شراب
آید ز تراب چون روم زیر تراب
گر بر سر خاک من رسد مخموری
از بوی شراب من شود مست و خراب

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۴۱

اتنی پیوں اس میں جو بنوں مست و خراب
اٹھے لحد سے میری [illegible] بوئے شراب
آ جاوے لحد پہ گر کوئی متوالا
ہو جاوے وہ تربت کی مہک سے [illegible]

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۴۲

با مے و معشوق و در کنج خراب
جان و دل و جام و جامہ در رہن شراب
فارغ ز امید رحمت و بیم عذاب
آزاد ز خاک و باد و از آتش و آب

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۴۲

ہمدم ہیں مے و معشوق [illegible] کنج خراب
جان و دل و جام و جامہ سب رہن شراب
رحمت کی نہ امید اور عقوبت کا نہ خوف
آزاد ز خاک و باد و از آتش و آب

افسر الشعراء

اصل رباعی ۲۴۳

بر پائے تو بوسہ دادن ای شمع طراز
بہ زاں باشد کہ دیگراں را لب
دستِ من و دامنِ خیالت ہمہ روز
پائے من و جستنِ وصالت ہمہ شب

حکیم خیام

ترجمہ رباعی ۲۴۳

قدموں کو ترے چومنا اے شمع طراز
اس سے کہیں بہتر ہے جو اوروں کے لبوں
ہر روز یہ ہاتھ آوے ترا دامانِ خیال
یہ پاؤں تلاشِ وصل میں ہیں ہر شب

افسر الشعراء

اصل رباعی ۲۴۴

ما ئیم و می و مطرب و این کنج خراب
جان و دل و دین و عقل مرہون شراب
سر در سرِ گرد و دود و سر در سرِ می
بنیاد نہاد و خانہ مانند حباب

حکیم خیام

ترجمہ رباعی ۲۴۴

ہم ہیں مئے و مطرب ہے یہ دنیائے خراب
جان و دل و دیں عقل ہیں سب نذرِ شراب
سر عشق میں [illegible] مئی در پئے
بنیاد کو گھر کی سمجھے ہیں مانند حباب

افسر الشعراء

اصل بند ۲۴۵
روزیکه دو مهلت است بمخموری ناب
کین عمر گذشته را نیابی دریاب
دانی که جهان رو بخرابی دارد
تو نیز شب و روز همی نوش شراب
حکیم خیام
ترجمہ بند ۲۴۵
دو تین ہی دن جینے کے ہیں جامِ ناب
یہ عمر گذرنی سمجھ لے نایاب
عالم کو فنا ہے کچھ سمجھا بھی ہے
جینے کا علاج اس کا ہے پینا شراب
افسر الشعراء
اصل بند ۲۴۶
مائیم نهاده سر بفرمان شراب
جان کرده فدای لب خندان شراب
هم ساقی ما عاشق صراحی دوست
هم بر لب ساغر آمده جان شراب
حکیم خیام
ترجمہ بند ۲۴۶
ہم سجدہ میں ہیں سامنے فرمانِ شراب
جاں ہے فدائے لب خندانِ شراب
ہاتھوں میں ساقی کے گلا مینا کا
آئی لب ساغر پہ ہے اب جانِ شراب
افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۲۷

در کوی نیاز ہر دلے ادب باید
در راه حضور مقبلے ادب باید
صد کعبۂ آب و گل بیک دل نرسد
کعبہ چہ روی برو دلی دریاب

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۲۷

کوچے میں نیاز کے ادب دل کو دو
جا پیش حضوری کسی مقبل کو دو
سو کعبۂ آب و گل سے اک دل بہتر
کیا کعبے پہ جا طلب کسی کا دل کو دو

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۲۸

چون نیست حقیقت و یقین اندر دست
نتوان بامید شک ہمہ عمر نشست
ہان تا ننہیم جام می از کف دست
در بیخبری مرد چہ ہشیار چہ مست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۲۸

جب اصل حقیقت سے ہیں انجان ہم
سب عمر امید و شک میں کیونکر بیتے
جب تک کہ نہ ہاتھ سے کیوں جام میرا
غفلت میں ہیں یکساں ہشیار و مست

افسر الشعراء

متن نمبر ۲۴۹

گر گل نبود نصیب ما خار بس است
ور نور بما نمی رسد نار بس است
گر سبحه و سجاده و شیخی نبود
ناقوس و کلیسا و زنار بس است

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۴۹

گر پھول میسر نہیں تو خار سہی
قسمت میں اگر نور جو نہیں نار سہی
گر سبحہ و سجادہ نہیں شیخ نہیں
ناقوس و کلیسا سہی زنار سہی

افسر الشعراء

متن نمبر ۲۵۰

اجزای پیاله‌ای که در هم پیوست
بشکستن آن روا نمی‌دارد مست
چندین سر و پای نازنین از سر دست
از مهر که پیوست و بکین که شکست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۵۰

اجزائے پیالہ جن میں باہم پیوست
وہ توڑنے سے پیالہ نہیں بے شک پست
لب کس کے ہیں کس کی دیدہ و سر دست
اب کس نے کیا وصل یہ کس نے ہے شکست

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۵۱

از صحبت گردلم نہ بیزار شدہ است
او جائے اگر عزیز و گر خوار شدہ است
من در طلب علاج خود چون باشم
چون آنکہ طبیب ما است بیمار شدہ است

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۵۱

فردوس و دیں دل جس کے لئے تھا صد بار
وہ دوست کے غم ہجر میں ہوا ہے سزاوار
میں اپنے علاج کس سے کروں کیا کوشش
چارہ گر طبیب تھا وہ خود ہے بیمار

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۵۲

هر دل کہ درو مہر و محبت بسرشت
گر ساکن مسجد است و گر اہل کنشت
در نسخۂ عشق نام هر کس کہ نوشت
آزاد ز دوزخ است و فارغ ز بہشت

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۵۲

جس دل کو ہوا مہر و محبت سے خمیر
ہو صاحبِ سجادہ کہ راہبِ دیر
لکھا عشق نے صحیفہ میں جس کا نام
دوزخ کا نہ ڈر اسے نہ جنت کا اسیر

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۵۳

در دایرۂ که آمدن و رفتن ماست
آن را نه بدایت نه نهایت پیداست
کس می نزند دمی درین معنی راست
کین آمدن از کجا و رفتن بکجاست

حکیم خیام

اصل نمبر ۲۵۴

ساقی! چو زمانه در شکست من و تست
دنیا چو سراچه پی شکست من و تست
گر زانکه میان من و تو جام می است
میدان یقین که حق بدست من و تست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۵۳

یہ دور کہ جس میں ہے یہ آنا جانا
آغاز نہ انجام ٹھکانا نہ پیت
صد حیف کسی نے بھی نہ یہ بتلایا
آئے ہیں کہاں سے اور کہاں ہے جانا

افسر الشعراء

ترجمہ نمبر ۲۵۴

ہر وقت ہے اسباب فنا عالم میں
ساقی! یہ جہاں ہے اک سرا عالم میں
پیمانۂ مے کا دور رہا جاری کہ
یہ جان لو بس حق ہی تھا عالم میں

افسر الشعراء

متن نمبر ۲۵۵

ما کافر عشقیم و مسلمان دگر است
ما مور ضعیفیم و سلیمان دگر است
از ما رخ زرد و جگر پاره طلب
بازار چه قصب فروشان دگر است

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۵۵

ہم کافر عشق ہیں مسلماں کوئی اور
ہم مور ضعیف ہیں سلیماں کوئی اور
ہم سے رخ زرد و جگر پارہ مانگ
ریشم کی دکاں کا ہے بازار کوئی اور

افسر الشعراء

متن نمبر ۲۵۶

سر از همه ناکسان نہان باید داشت
راز از همه ابلہان نہان باید داشت
بنگر کہ بجان مردمان می چہ کنی
چشم از همه مردمان نہان باید داشت

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۵۶

نا اہلوں سے ہے راز چھپانا لازم
ناعقلوں سے دل کا بھی ہے چھپانا لازم
کیوں جان جہان پہ جھپٹ ستم ہوتا ہے
ہر شخص سے آنکھ کا چھپانا لازم

افسر الشعراء

مشق نمبر ۲۵۵
اسرار جہان چنانکہ در دفتر ماست
گفتن نتوان از آنکہ وبال سر ماست
چون نیست درین مردم دانا اہلے
نتوان گفتن ہر آنچہ در خاطر ماست
حکیم خیام
ترجمہ نمبر ۲۵۵
ان لوگوں میں افسوس کوئی اہل نہیں
افسر الشعراء
مشق نمبر ۲۵۸
مے لعل مذاب است و صراحی کان است
جسم است پیالہ و شرابش جان است
آن جام بلورین کہ ز مے خندان است
اشکے ست کہ خون دل درو پنہان است
حکیم خیام
ترجمہ نمبر ۲۵۸
افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۵۹

اطراز سپہر خاطرم روز نخست
لوح و قلم و بہشت و دوزخ می جست
پس گفت مرا معلم از علم درست
لوح و قلم و بہشت و دوزخ با تست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۵۹

جب روز ازل فلک کو میں نے دیکھا
لوح و قلم و خلد و سقر کو ڈھونڈھا
اس وقت معلم نے کہا اے انساں
سب ہیچ جانے تو ہے مالک سب کا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۶۰

بسیار بگشتیم بگرد در و دشت
یک کار من از گشت ہمی نیک نگشت
از ناخوشی زمانہ بارے غمم
گر خوش بگذشت یکدمے خوش بگذشت

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۶۰

بہتیرا پھرا میں دشت و در پہ جہاں
اس دور سے ایک کام اچھا نہ بنا
دنیا ہی کی دکھ ہی مجھ کو خوشی کیا ہوتی
بس خوش ہی ہوا تو ایک دم خوش نہ ہوا

افسر الشعراء

متن نمبر ۲۶۱

در پردهٔ اسرار کسی را ره نیست
زین تعبیه جان هیچ کس آگه نیست
جز در دل خاک هیچ منزلگه نیست
افسوس که این فسانه‌ها کوته نیست

حکیم خیام

متن نمبر ۲۶۲

می بر کف من نه که دلم در تاب است
وین عمر گریزپای چون سیماب است
برخیز که بیداری دولت خواب است
دریاب که آتش جوانی آب است

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۶۱

اسرار الٰہی پہ نظر کس کی ہے
اس کاوش و کاہش کی خبر کس کی ہے
جز خاک نہیں کوئی مقام حیرت
قصہ ہے دراز مختصر کس کی ہے

افسر الشعراء

ترجمہ نمبر ۲۶۲

دے جام مرے ہاتھ میں دل ہے بے حال
یہ عمر گریز پا ہے پارے کی مثال
جو خواب ہیں دولت ہے خواب ان
پانی ہے یہ آتش شباب اس کو سنبھال

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۶۳

اے آمدہ از عالمِ روحانی تفت
حیران شدہ در پنج و چہار و شش و ہفت
مے خور کہ ندانی ز کجا آمدہ
خوش باش ندانی بکجا خواہی رفت

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۶۳

اے عالمِ روحانی کے دلدادۂ بخت!
اے پنج و چار و پنجمین شش و ہفت و ما
پی عیش منا جانے کہاں سے آیا؟
جی چین سے جانے کہاں ہے جائیگا بخت

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۶۴

ہر چند کہ از گناہ بدبختم و زشت
نومید نیم چو بت پرستان کنشت
اما سحری کہ میرم از مخموری
مے خواہم و معشوق چہ دوزخ چہ بہشت

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۶۴

ہر چند گنہگار ہوں ہوں عیب بھرا
مایوس نہیں ہوں بت پرستوں جیسا
جب صبح کو بے تابِ شراب اٹھوں یارو!
معشوق و شراب، اللہ بہشت دوزخ ہے کیا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۶۵

گر چرخ ز پشت نام است خوش نیست
چون زلف تو شاد بر غلام است خوش نیست
تلخ است جہان و ہم امست خوش می آید
وین است کہ ما ہر چہ حرام است خوش نیست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۶۵

گر چرخ میں بدم نا پختہ جام اچھا ہے
جیسے کہ تو زلف میں غلام اچھا ہے
کڑوی ہے ما پر مجھے بھاتی ہے
دستور ہے جو کچھ ہے حرام اچھا ہے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۶۶

چندین غم مال و حسرت دنیا چیست
ہرگز دیدی کسی کہ جاوید بزیست
این یک نفسی کہ در تنت عارضی است
با عاریتی عاریتی باید زیست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۶۶

اتنا غم مال و حسرت دنیا کیا ہے
دیکھا ہے کسی کو بھی ہمیشہ زندہ
یہ ایک ہی سانس تجھ میں جو عارضی ہے
اس عارضی سے عارضی جینا اچھا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۷۱

دردہ پسر آں مے کہ جہاں را راحت ست
زاں مے کہ گلِ نشاط را اقتباس ست
بشتاب کہ آتشِ جوانی آب ست
دریاب کہ بیداریِ دولت خواب ست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۷۱

ہاں لادو وہ صہبا جس سے جہاں روشن و تاب
وہ مے جو گلِ نشاط کو دیتی ہے آب
ہاں جلد جوانی ہے یہ برقی تمثال
خوش بیٹھ ہے کہ دیدۂ دولت خواب

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۷۲

مے خور کہ بغم راحتِ روحِ تو اوست
آسائشِ جان و دلِ مجروحِ تو اوست
طوفانِ غم ار در آید از پیش و پست
در بادہ گریز کشتیِ نوحِ تو اوست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۷۲

پی بادہ بار بار حیاتِ روح ہے وہ
آسائشِ جان و دلِ مجروح ہے وہ
گھیرے جو تجھے ہزار غم کے طوفان
دوڑ اس کی طرف کہ کشتیِ نوح ہے وہ

افسر الشعراء

اصل نمبر ۴۳۴

دنیا نہ مقامیست کہ بتوان بنشست
فرزانہ درو حیران و دلی از می مست
با آتش غم بادہ آب است مغان
زان پیش کہ در خاک بری و بر باد است

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۴۳۴

دنیا نہ جگہ ہے گشت کی نے رہنے کی
ہشیار ہیں حیران تو مستی اچھی
غم آگ ہے اس پہ ڈال پانی مے کا
قبل اس کے کہ موت آئے بجھا لو بھائی

افسر الشعراء

اصل نمبر ۴۳۵

چوں آمدنم بمن نبد روز نخست
وین رفتن بی مراد عزمیست درست
برخیز و میان ببند ای ساقی چست
کاندوه جہان بمی فرو خواہم شست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۴۳۵

آنا ہی تھا بس ازل سے جو ہوا
یہ جانا بھی ہمارا ہے سب بے رضا
اٹھ ساقیا اٹھ کمر کو کس کر باندھ
دنیا کا غم شراب سے دھو دینا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۷۵

می نوش که عمر جاودانی این است
خود حاصلت عہد جوانی این است
ہنگام گل و مل است و یاران سرمست
خوش باش دمی که زندگانی این است

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۷۵

پی بادہ کہ عمر جاودانی ہے یہ
ہاں حاصل عیش جوانی ہے یہ
وقت گل و مل ہے اور یار ہے سرمست
کر عیش بسر کہ زندگانی ہے یہ

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۷۶

با بادہ در میر قلب می گرد و جفت
جاروب طرب بخانۂ پاک برفت
پیر از خرابات برآمد و گفت
می خور کہ عبادت می باید خفت

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۷۶

ہم نے مے ناب سے سب بس کیا یہ
جاروب طرب سے گھر کا صاف کیا
اک پیر نے بھی سے نکل کر یہ کہا
پی عیش کر اب کہ دن ہے سونا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۶۷

بابا فلک ار چنانکہ بدارد عجب است
ار نشاند نبارد عجب است
گر ایں بہ سر آید و وقف و فروخت
قاضی کہ ز مصر بید بادہ وقف
گر ایں بنشاند بد آرد عجب است

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۶۷

ان بن جو نہو چرخ کہن ہم سے تو عجب
بھٹی ہی برسائے وہ جھلے تو عجب
قاضی جو بیچے گر وقف سے مے کی بادی
پھر مدرسے میں نہ آئے جھلے تو عجب

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۶۸

اے مے لب لعل یار سیداد ابد است
زاں رو کہ شگوفہ داری ایں کار بدست
زاں شد ز غم لالہ قدح ارجو دوار
کو در دل خونیں ادا لب یا دو بدست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۶۸

اے بادہ ہماں لب ہے لب یار کا لب
اس دارو سے ہیں آج یہ آو گلہا ہے لب
لالے کی طرح پیالہ کیسے کا نوچ بھلا
دل خون کیا ہے جب لب یار ملا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۷۹

نے لائق مسجدم نہ در خورد کنشت
ایزد داند گل مرا از چہ سرشت
چون کافر درویشم و چون قحبہ زشت
نے دین نہ دنیا و نہ امید بہشت

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۷۹

مسجد ہی کے لائق ہوں نہ مندر کا مرید
رب جانے ہے کس خاک سے پائی تولید
درماندہ ہوں بالکل زن قحبہ کی طرح
نے دین نہ دنیا نہ جناں کی امید

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۸۰

با ما نگذارند و دمے یار است
غمخوار نشد مرا و دوست غمخوار است
خورشید بر ذرّان چو پیدا گردد
سر ذرّہ فزون از است ہوادار است

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۸۰

ہم سے کچھ موافق نہ ہوئے یار ایسے
غمخوار نہ ہم کو ملے غمخوار ایسے
خورشید سے ذرّات کو ہے ضیا کیا واسطے
ذرّوں سے بھی افزوں ہیں ہوادار ایسے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۸۱

چون دی و پریر ما به بیکار گذشت
شادی و غمی منت و تیمار گذشت
امروز بیا چو می بدہ خوش می باش
کین سر بجهانکده آمد از کار گذشت

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۸۱

کل اور پرسوں تو بیکار ہی بیکار گیا
و دکھ درد و غم و محنت و تیمار گیا
جو آج ہے بس آج ہے غنیمت اے جان
آتے ہی یہ بس جہاں سے بیکار گیا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۸۲

اندر روش چرخ هیچ مقصود مبین نیست
جز دم زدن زمانه هیچ موجود مبین نیست
جز در نگرم که روشنی می نگرم
عمرے بگذشت و هیچ معلوم مبین نیست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۸۲

گردش میں فلک کی کوئی مقصود مبیں نہیں
جز دم زدن زمانہ کچھ بھی موجود مبیں نہیں
جو آج ہیں عدم سے سب آئے ہوئے ہیں
حالت یہ جو اپنی ہے سب عمر کی کسی کو بھی معلوم نہیں

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۸۳

ساقی فلک از بہر عطائے کفِ دست
در کوئے تو صد کعبۂ جان در وطن ہست
در کعبۂ جان از پئے شرف آبِ زمزم
در دُردۂ کعبہ ہمہ زمزم تر از خم نیست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۸۳

ساقی ترا بخش فلک از کفِ بحرِ عطا
کوچے میں ترے سیکڑوں کعبے گویا
ہیں کعبے میں ہر پیچ جاؤں اپنے نصیب
اتنے ہیں ولی تو بھی تر و تازہ اعلیٰ

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۸۴

ساقی نظرے کہ دل خوش از دیدنِ تست
جان شاد ز خوشہ چینیِ خرمنِ تست
نا گفتہ دولت ضمیرِ ما می دہد
جامِ بر جم عاشقان از دلِ روشنِ تست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۸۴

ساقی مرے عید روئے روشن ہے ترا
یہ دل بھی جو خوشہ چیں خرمن ہے ترا
قسمت ہے بے کہے مدعا دل کے بتا
جامِ جم عاشق دلِ روشن ہے ترا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۸۵

یک جرعهٔ می ز ملک کاؤس به است
از تخت قباد و ملکت طوس به است
هر ناله که رندی بسحرگاه زند
از طاعت زاهدان سالوس به است

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۸۵

اک گھونٹ شراب ملک کاؤس سے خوب
اورنگ قباد و شوکت طوس سے خوب
وہ نالہ دم صبح جو میخوار کرے
ہے طاعت زاہدان سالوس سے خوب

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۸۶

بتخانه و کعبه خانهٔ بندگی است
ناقوس زدن ترانهٔ بندگی است
محراب و کلیسا و تسبیح و صلیب
حقا که همه نشانهٔ بندگی است

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۸۶

بتخانہ و کعبہ خانۂ بندگی ہے
ناقوس بھی اک ترانۂ بندگی ہے
محراب و کلیسا ہو کہ تسبیح و صلیب
واللہ یہ سب نشانۂ بندگی ہے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۸۸

ساقی! دل ما سوختۂ مشتاقی ست
بازآ کہ طبیب دردمنداں ساقی ست
جان در تن امید ست مرا در قدمت
تا جان بود و امیدواری باقی ست

حکیم خیام

اصل نمبر ۱۸۴

ساقی! ای از عارض تو جوئے بہشت
چشمت نرسد کہ چشمہ در پئے تست
سرچشمۂ فیض خضر لب لعل تو زیست
صد خضر و مسیح جرعۂ نوشین لب تست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۸۸

دل جل کے بجھا ساقی اے پیر مشتاقی
آ پھر کہ ہے طبیب دردمنداں ساقی
دم بھر کی آرزو ہے ان قدموں میں
جب تک ہے دم امید ہے دل میں باقی

افسر الشعراء

ترجمہ نمبر ۱۸۴

ساقی ترے عارض کا عوض ہے جنت مری
بیگانہ ہوا بال تجھ سے آنکھیں ہیں لگی
کیا فیض کا چشمہ ہیں لب لعل ترے
سو خضر و مسیح مست ہیں مے سے تری

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۹۱

آن لعلِ گران‌بها ز کانِ دگر است
وان دُرِّ یگانه ز نشانِ دگر است
اندیشهٔ این و آن خیالِ من و تست
افسانهٔ جستن را زبانِ دگر است

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۹۱

اس لعل کا معدن مری جاں ہے کوئی اور
اس دُرِّ یگانہ کا نشاں ہے کوئی اور
ہم تم میں یہ کشمکش ہے بیہودہ بات
افسانۂ عشق کی زباں ہے کوئی اور

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۹۲

امروز که نوبتِ جوانیِ من است
می نوشم ازانکه کامرانیِ من است
عیبش مکنید ازانکه تلخ است خوش است
تلخ است ازانکه زندگانیِ من است

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۹۲

یہ آج کے دن کہ نوجوانی ہے مری
مے پیتے ہیں عیش شادمانی ہے مری
کیوں اس پہ برا کہو بھلا ہی ہے
تلخ اس لیے ہے کہ زندگانی ہے مری

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۹۳

اے دل چو زمانہ می کند غمناکت
ناگہ برود ز تن روان پاکت
بر سبزہ نشین و خوش بزی روزی چند
زاں پیش کہ سبزہ بر دمد از خاکت

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۹۳

اے دل زمانہ رنج جو دیتا ہے تجھے
یہ جان نکل جائیگی اک دن تن سے
سبزے کی بہار لوٹ لو چند دن اے یار
قبل اس کے کہ سبزہ اُگے تیری مٹی سے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۹۴

جز حق حکمی کہ حکم را شاید نیست
ہستی کہ ز حکم او برون آید نیست
ہر چیز کہ ہست آنچنان می باید
آن چیز کہ آنچنان نمی باید نیست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۹۴

اللہ کے سوا کوئی حکمراں کوئی نہیں
جو حکم سے اس کے باہر ہو ایسا کوئی نہیں
جس طرح ہے جو چیز یونہی بہتر تھی
جس چیز میں نقص ہو ایسی کوئی نہیں

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۹۵

چوں لالہ بنوروز قدح گیر بدست
با لالہ رخے اگر ترا فرصت ہست
می نوش بیکمن غصہ کہ ایں چرخ کہن
ناگاہ ترا چو خاک گرداند پست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۹۵

لالے کی طرح بہار میں با عزّ و دلال
ممکن ہو تو اپنی ہو کوئی حور جمال
عشق میں بنا یار کہ گردوں یہ پیچ
کر دیگا تجھے خاک بنا کر پامال

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۹۶

ساقی! قدحے کہ شمع دل در گرفت
باز آتش مے زندگی از سر بگرفت
آہ از مے لعلت کہ ز بادہ ناب
ہر کس کہ لبے نہاد و لب بر بگرفت

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۹۶

لا ساقیا! اک جام، شمع دل کی نہ بجھے
اس آگ سے پھر زندگی تازہ ملے
قربان ترے ہونٹوں کے ہیں مے سے پُرشراب
جن ہونٹوں کی مستی ہوئی وہ پھیکے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۹۹

در وادیِ عیب جُستن و دیدن ہوس است

در عیب کسان نظر بُریدن ہوس است

زنہار مکن احوالِ جہان بے غم

دامن ز زمانہ در کشیدن ہوس است

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۹۹

خود وادیِ عیب میں ہے جانے کی ہوس

ہر عیب پہ ہے نظر جمانے کی ہوس

جیسا ہے یہ احوالِ جہاں دیکھتا ہوں

دنیا سے ہے دامن کو بچانے کی ہوس

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۰۰

گر بر فلکی جفا کسی آزردست

ور بر سرِ نازی بہ نیاز آزردست

می لطف بہ بند تو وجہل تا بتوانی

ہموار مجیب تا نیاز آزردست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۰۰

گر ہے تو فلک خاک پہ لا پٹکیں گے

نازاں ہے تو ہو کے عجز ہے بچائیں گے

جاہل ہی بنا اپنے کو بدمست گنوار

آزار نہ دے کسی کو نہ کھٹکیں گے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۰۱

ساقی! دل ما که دانهٔ مهر تو کاشت
مهر تو نهفته تا ابد خواهد داشت
دامن مفلسان ز ناز بهر اهل نیاز
گر دامن تو دست نخواهیم گذاشت

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۰۱

ساقی! تری الفت جو ہے اس دل میں نہاں
اس چاہ کو تا حشر رکھیں گے پنہاں
دامن نہ جھٹک ناز سے ہیں اہل نیاز
ہم سے ترا دامن نہ چھٹے گا مری جاں!

امیر الشعراء

اصل نمبر ۳۰۲

ساقی! ز درت سفر نخواهیم گرفت
گاهم بکشی حذر نخواهیم گرفت
گر هم که ز خاک بر نگیری سر ما
ما سر ز در تو بر نخواهیم گرفت

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۰۲

ساقی! نہ ٹلیں گے ترے دروازے سے
تو مار بھی ڈالے تو یہاں حق ہے کسے
مانا کہ ز خاک سے اٹھائے گا تو
اٹھے گا نہ سر ہمارا چوکھٹ سے ترے

امیر الشعراء

اصل نمبر ۳۰۳

ساقی ز غم لعلت آن ساقی ست
دل با تو نشینم تا دم ز من باقی ست
مشتاقم از آن به دیدنت ...
گستاخی من ز غایت مشتاقی ست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۰۳

اس مے کے لئے جو لعلِ لب ترا ساقی ہے
میں دل سے نہ ہٹاؤں گا جو دم باقی ہے
مشتاق ہوں یوں کہ دیدہ پیاسی ہے
گستاخ ہوں یوں کہ عین مشتاقی ہے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۰۴

ساقی ز رخسارۂ تو جانِ ہمہ است
دلدار من است و دلستانِ ہمہ است
خورشید صفت مہر در آغوش است
تنہا نہ از آنِ من، از آنِ ہمہ است

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۰۴

ساقی ترا چہرہ جانِ جاں ہے سب کی
دلدار مرا ہے دلستاں ہے سب کی
سورج کی طرح ایک جگہ پائی ہیں
میرا ہی اکیلا نہیں ہے ہاں ہے سب کی

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۰۵

گفتم کہ اگر درست باشد عہدت
بارتا عادہ نخست باشد عہدت
سو رشتہ ای کہ ہیچ نیست وجہان
اے دردو دیدہ سست باشد عہدت

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۰۵

میں کہتا تھا کہ وعدہ ترا سچا ہوگا
پہلے کی طرح سے وہ اول کا نشاں
یہ کیا تھی خبر کہ ہیں نیستی بے وجہاں
وہ آنکھوں کے نور اتنا بودا ہوگا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۰۶

سیر دو جہان از قدح مستان است
خورشید ازل جام مے تابان است
این نکتہ بگو در دل جہان پنہان است
در شیشۂ مے اگر بدانی آن است

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۰۶

سیر دو جہاں از قدح مستاں ہے
خورشید ازل جام مے تاباں ہے
وہ نکتہ جو ہے قلب جہاں میں پنہاں
شیشے میں شراب کے جو بعینہ عیاں ہے

افسر الشعراء

اصل رباعی نمبر ۳۰۷

ساقی! غم من بلند آوازه شد
مستی من برون ز اندازه شد
با موی سپید سرخوشم کز خط تو
پیرانه سرم بهار دل تازه شد

حکیم خیام

ترجمہ رباعی نمبر ۳۰۷

ساقی! مرا غم بلند آوازہ ہوا
میری مستی کا عمل بے اندازہ ہوا
بالوں کے سپید آئے ترا خط نکلا
پیری میں بہار سے دل تازہ ہوا

افسر الشعراء

اصل رباعی نمبر ۳۰۸

ساقی! ابد حیات چون کسے بہرہ نیست
ور پیر بود بہ از مے و ساغر نیست
مے ہمدم ماست زانکہ چون گرمی مے
در آب حیات و چشمۂ کوثر نیست

حکیم خیام

ترجمہ رباعی نمبر ۳۰۸

ساقی! نہیں اس زندگی میں بہرہ ور کوئی
ساغر سے نہیں شیب میں بہتر کوئی
مے اس لیے ہمدم ہے کہ گرمی ایسی
امرت میں نہیں چشمۂ کوثر میں کوئی

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۱۱

ای ساقی از آن می که دل و دین منست
پُر کن قدحے اگر جانِ شیرین منست
گر نیست شراب خوردن آئینِ شما
معشوقہ بجام خوردن آئین منست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۱۱

اُس مے سے بھرا دے ساقی جو دل و دیں ہے مری
وہ جام کہ مجھ کو جانِ شیریں سے ہے ہی
گر تم میں نہیں شراب پینا دستور
معشوق بجام مے ہے آئین سی

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۱۲

ساقی حذر از غمِ تو آمد کہ نیست
صبرم ز جنت حق است آگاہ کہ نیست
مقصود منی و جز تو بس در دل من
واللہ کہ نیست جز تو باللہ کہ نیست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۱۲

ساقی ابد کے غم سے اب مفر نہیں
اب دیکھا صبرِ حق ہے آگاہ نہیں
مقصود وہی ہے جو بسا اس دل میں
واللہ نہیں ہے جز تم باللہ نہیں

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۱۵

میخور کہ بزیر گل بسی خواہی خفت
بی مونس و بی حریف و بی ہمدم و جفت
زنہار بکس مگو تو این راز نہفت
ہر لالہ کہ پژمردہ نخواہد بشگفت

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۱۵

مے پی لے کہ بہت سوئیگا تو زیر زمین
بے مونس و بے یار و بے ہمدم و قرین
اک راز سے کہتے ہیں یہ تو دل میں رکھنا
مرجھا کے گیا جو پھول وہ کھلتا ہی نہیں

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۱۶

دوران جہان بے مے و ساقی ہیچ است
بے زمزمۂ نائے عراقی ہیچ است
ہر چند در احوال جہان می نگرم
حاصل ہمہ عیش است و باقی ہیچ است

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۱۶

بے دور جہاں بے مے و ساقی سب ہیچ
بے زمزمۂ نائے عراقی سب ہیچ
اس فیصلے پہ پہنچا ہوں میں غور کے بعد
ہے حاصل عمر عیش باقی سب ہیچ

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۱۷

با هر بد و نیک راز نتوانم گفت
دارم سخنی دراز نتوانم گفت
حالی دارم که شرح نتوان دادن
رازی دارم که باز نتوانم گفت

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۱۷

ہر اچھے برے سے راز کہنے کا نہیں
قصہ ہے بہت دراز کہنے کا نہیں
اک حال ہے جس کی شرح ہے ناممکن
اک راز ہے پر گداز کہنے کا نہیں

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۱۸

با باده نشین که ملک محمود این است
وز چنگ شنو که لحن داود این است
از آمده و رفته دگر یاد مکن
حالی خوش باش زانکه مقصود این است

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۱۸

مے پی کہ گذار ملک محمود یہ ہے
سن چنگ در باب لحن داؤد یہ ہے
مت لا تو کچھ اگلی پچھلی کا خیال
خوش رہ کوئی دم کہ عین مقصود یہ ہے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۱۹

گمرہ نشوی کہ از فضلِ حق آیۂ یاسی نیست
ور توبہ نکو کرد آنچہ سپاسی نیست
خیزید پیش لبِ شکر لب و شیرین گفتار
چون توبہ توان کرد و مسلمانی نیست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۱۹

کیوں ترستا ہے فضلِ حق میں آیا سی نہیں
تو بہ کرے بات تیری سن مانی نہیں
ایسے ہوں مہ رخانِ شیریں گفتار
توبہ کریں؟ شانِ مسلمانی نہیں

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۲۰

اے وائے بر آن دل کہ درو سوزے نیست
سودا زدۂ مہرِ دل افروزے نیست
روزے کہ تو بے بادہ بسر خواہی برد
ضائع تر از آن روز ترا روزے نیست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۲۰

افسوس کہ اس دل پہ جس میں سوز نہیں
سودا زدۂ مہرِ دل افروز نہیں
جو روز کہ بے شراب گزرے ہے برا
بیکار! کوئی اس سے بُرا روز نہیں

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۲۱

از یار شفیق یکی باقی مانده است
در صحبت عمر بے وفائی مانده است
از بادهٔ دوشینه یکی بیش نماند
از عمر ندانم که چه باقی مانده است

حکیم خیام

اصل نمبر ۳۲۲

از آتش این لطف و غضب دودی نیست
وز ہیچ کرم امید بہبودی نیست
دیبا زدوست چو صبح بر سر دارم
در من ہمه کردم کم سودی نیست

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۲۱

مجھ میں نہ شفیق حال ہے نہ نقص باقی
پر عمر و وفادار نہیں ہے اتنی
جو دور ازل چھکی تھی سب صاف ہوئی
ہے عمر ابھی دیکھیے کتنی باقی

افسر الشعراء

ترجمہ نمبر ۳۲۲

احسان جو کرے دہر میں ایسا نہ ملا
کوئی بھی خیر خواہ بندہ نہ ملا
جس ہاتھ سے اس صبح کا فریادی ہوں دل
دامن پکڑا تو مقصد اصلا نہ ملا

افسر الشعراء

اصل رباعی ۳۲۳

خورشید کمند صبح بر بام افگند
کیخسرو روز باده در جام افگند
می خور که منادی سحر خیزان
آوازهٔ اشربوا در ایام افگند

حکیم خیام

ترجمہ رباعی ۳۲۳

سورج نے کمند صبح ڈالی بام پر
کیخسرو روز نے فشاں مے جام پر
مے پی کہ منادی سحر کہتا ہے
اب پینا تعیش ہے ایام میں بادۂ آرام

افسر الشعراء

اصل رباعی ۳۲۴

زان پیش که نام تو ز عالم برود
می خور که چو می بدل رسد غم برود
بکشای سر زلف بتی بند ز بند
زان پیش که بند بند تو از هم برود

حکیم خیام

ترجمہ رباعی ۳۲۴

قبل اس کے کہ دنیا سے ترا نام مٹے
پی بادۂ گلفام کہ ہر غم سے چھٹے
کھول کسی محبوب کی پُر پیچ لٹیں
قبل اس کے الگ الگ ترا بند بند چھٹے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۲۵

دل چراغیست کہ نور از رخ دلبر گیرد
ور بمیرد ز غمش زندگی از سر گیرد
صفت شمع بپروانہ و بے بار گفت
کہ حدیثیست کہ با سوختگان در گیرد

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۲۵

دل چراغ ایسا ہے روشن جو رخ دلبر سے ہو
پر اگر غم سے بجھے بھی تو نئے سر سے جلے
شمع کے صفت کو پروانے سے کہئے جاکر
یہ مثل سچ ہے کہ دکھیا ہی کو دکھیا جانے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۲۶

آنہا کہ فلک دیدہ و دہر آرایند
آیند و روند و باز آیند و روند
در دامن آسمان و در زیر زمین
خلقیست کہ تا خدا نہ برآیانند

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۲۶

وہ چرخ کی آنکھیں ہیں جہاں کا ہیں سنگار
وہ آتے ہیں جاتے ہیں یہاں سو سو بار
دامن میں فلک کے اور زمیں کے اندر
اک خلق ہے جس کو ہے خدا سے سروکار

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۲۷

آنها که درآمدند و در جوش شدند
آشفتهٔ ناز و طرب و نوش شدند
خوردند پیاله و مدهوش شدند
در خواب عدم جمله هم آغوش شدند

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۲۷

وہ آئے ہی جو جوش میں آئے آئے
ناز و طرب و نوش میں ڈوب آئے
پیتے ہی پیالہ آگہی سے پار آئے
پھر خوابِ عدم میں جا بہم آغوش ہوئے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۲۸

آنکس که گنه به نزد او سهل بود
این نکته بگویمت اگر او اهل بود
علم ازلی علت عصیان کردن
نزد حکما غایت جهل بود

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۲۸

ہے جس کو گنہ کا ہونا آسان سہل
سن لو وہ صریح اگر ہے وہ اہل
یہ بات کہو اُس سے اگر ہے وہ اہل
علم ازلی علت عصیان ان کو
عاقل کے نزدیک سراسر ہے جہل

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۳۳

آنها که محیط فضل و آداب شدند
در کشف علوم شمع اصحاب شدند
ره زین شب تاریک نبردند برون
گفتند فسانهٔ و در خواب شدند

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۳۳

وہ جو کہ محیط فضل و آداب ہوئے
پڑھ پڑھ کے علوم شمع احباب ہوئے
تاریکیِ شب سے وہ نہ نکلے باہر
اک قصہ سنا کے محو صد خواب ہوئے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۳۴

آنها که اسیر عقل و تمییز شدند
در حسرت هست و نیست ناچیز شدند
رو باخبرا تو آب انگور بنوش
کین بیخبران بغوره مویز شدند

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۳۴

وہ جو کہ اسیر عقل و تمیز ہوئے
اِس ہستی و نیستی میں ناچیز ہوئے
داناؤں میں مل کے پی شراب انگور
نادان یہ غورہ سے ہیں مویز ہوئے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۳۳

پیری که بسر برائی بی صفائی دارد
گلنار رخم ز رنگ آبی دارد
بام و در و چار ارکن و دیوار وجود
ویران شده و روی بخرابی دارد

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۳۳

پیری کے سبب ایک ایک عضو بیکار ہوا
یہ پھول سا چہرہ سوکھ کر خار ہوا
برباد ہیں چار ارکن و دیوار وجود
سب گھر یہ خراب خستہ و مسمار ہوا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۳۴

آن عقل که در راه سعادت پوید
روزی صد بار خود ترا می گوید
دریاب تو این یکدمه صحبت که نه ای
این تره که بدروند و دیگر روید

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۳۴

جو عقل سلیم ہے وہ بتلاتی ہے
سو بار سمجھاتی ہے وہ سمجھاتی ہے
اک دم کی صحبت ہے غنیمت اسے جان
دیکھا ہے سبزہ بھی جو پھر آتی ہے

افسر الشعراء

اصل بند ۳۳۵

تا بود دلم ز عشق محروم نشد
کم بود ز اسرار که مفهوم نشد
اکنون که همی بنگرم از روی خرد
معلومم شد که هیچ معلوم نشد

حکیم خیام

ترجمہ بند ۳۳۵

جب تک تھا یہ دل عشق سے محروم نہ تھا
کم تھا کوئی راز [ازل و ابد کا] جو مفہوم نہ تھا
اب غور سے دیکھا ہے یہ کھلا ہے مجھ پہ
سب عمر کی کچھ بھی تو معلوم نہ تھا

افسر الشعراء

اصل بند ۳۳۶

امشب مے جام یک منی خواهم کرد
خود را بدو جام مے غنی خواهم کرد
اول سه طلاق عقل و دین خواهم گفت
پس دختر رز را بزنی خواهم کرد

حکیم خیام

ترجمہ بند ۳۳۶

اس رات پیونگا جام مے آدھ سیر
دو جام میں اپنے کو غنی کر لونگا
پہلے تو برا عقل و دیں تین طلاق
پھر دختر رز سے عقد میں لونگا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۳۹
در دہر چو آوازۂ گل تازہ دہند
فرما کہ پیالہ مے بہ اندازہ دہند
از دوزخ و از بہشت و از حور و قصور
فارغ بنشین کہ آن خود آوازہ دہند
حکیم خیام
ترجمہ نمبر ۳۳۹
جب آئے بہار باغ میں گل جھلکا
لے جام کہ ہو پیالہ اندازے کا
کیا دوزخ و کیا بہشت کیا حور و قصور
دوران سے نکلتی ہے یہ دنیا کی صدا
افسر الشعراء
اصل نمبر ۳۴۰
مے خور کہ تن من بسے سیما خواہد شد
خوش بزی کہ بسی لب بتان سیما خواہد شد
بر طرف چمن ز زندگانی برخور
زیرا کہ چمن بسے چو ما خواہد شد
حکیم خیام
ترجمہ نمبر ۳۴۰
پی بادہ تن من ہوئے گا پیکر سیما
بدلینگے بہت سرو بدن لب کا چوما
گلزار میں لوٹ زندگانی کے مزے
ہو جائیگا سو بار چمن ہم جیسا
افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۴۳

یاران چو باتفاق میعاد کنند
خود را بجمال یکدگر شاد کنند
ساقی چو می مغانہ در کف گیرد
بیچارہ فلان را بدعا یاد کنند

حکیم خیام

اصل نمبر ۱۴۴

عمرت تا کے بخود پرستی گذرد
یا در پے نیستی و ہستی گذرد
مے خور کہ چنین عمر کہ غم در پے اوست
آن بہ کہ بخواب یا بمستی گذرد

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۴۳

یاران طریق جب ہوں محفل آرا
آپس کے رُو دیکھ کے جب ہوں دل شادا
ساقی جو مے مغانہ کا دور چلا
ہم جیسے غریبوں کو بھی کر لینا یادا

افسر الشعراء

ترجمہ نمبر ۱۴۴

کب تک یہ بلائے خود پرستی تجھ پہ
کب تک غم نیستی و ہستی ترا ہے
پی لے کہ وہ عمر جس کے پیچھے غم ہو
بہتر ہے وہ اس سے بیخودی میں گذرے

افسر الشعراء

اصل رباعی ۲۴۳

گر خود ز تنت جان کی و ذره شود
خاکت پس از آن پیاله و کوزه شود
از دوزخ و از بهشت فارغ می باش
عاقل بچنین عمل چرا غره شود

حکیم خیام

ترجمہ رباعی ۲۴۳

اجل ہی کے جان جسم ذرہ ذرہ ہوگا
مٹی سے تری کا سبو و پیالا ہوگا
کیوں دوزخ و جنت سے ڈرتا ہے تجھے
دو روز کی زندگی پہ اتنا غرا

افسر الشعراء

اصل رباعی ۲۴۴

اکنون که ز خوشدلی بجز نام نماند
یک همدم پخته جز می خام نماند
دست طرب از ساغر می باز مگیر
امروز که در دست بجز جام نماند

حکیم خیام

ترجمہ رباعی ۲۴۴

اب وقت ہے کہ بس نام ہے خوشی کا باقی
ہے ہمدم بس اک جام مئے کا حامل
پھر عیش کی گھڑی لوٹ کا اعادہ کر لے
ہاتھ و دست کی ہے پیالے کی پیتے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۵۴۳

می نوش که تا غم ز نہادت ببرد
شغل دو جہان بجملہ از یادت ببرد
رو آتش تر ز [illegible] ابد آب حیات
آنگہ کہ شوی ہلاک [illegible] ز یادت ببرد

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۵۴۳

پی بادہ کہ جو [illegible] عیش سب مطابع
کر دو جہاں سے دل اپنا اسکے تابع
ہے آتش تر الگ کہ جو ہے آب حیات
مٹی میں بھی بجائے اگر ہو نہ کھائے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۵۴۴

می خور کہ ز دل کثرت و قلت ببرد
و اندیشۂ ہفتاد و دو ملت ببرد
پرہیز مکن ز کیمیائی کہ ازو
یک جرعہ خوری ہزار علت ببرد

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۵۴۴

مے پی کہ ترے دل سے قلت و کثرت جائے
اندیشۂ ہفتاد و دو ملت جائے
پرہیز نہ کر اس سے کہ یہ وہ دارو ہے
اک گھونٹ پئے ہزار علت جائے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۷۳

گویند ہر آن کسان کہ با پرہیزند
زان ساں کہ بمیرند چناں برخیزند
ما با مے و معشوق از آنیم مدام
بو کہ بحشر ما چناں انگیزند

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۷۳

جو اہلِ سعادت ہیں وہ ہیں فرماتے
جس طرح سے مرتے ہیں اٹھیں گے ویسے
ہم بھی مے و معشوق سنبھالے ہیں یونہی
محشر میں اسی طرح سے ہوں گے پیدا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۷۴

اندیشۂ جرم ہمہ پیش حیا لطف گذرد
از آتش سینہ ہمہ از سر گذرد
لیکن شرط است بندہ چوں عذر نہد
مخدوم ز لطف از سر آں در گذرد

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۷۴

ڈرنا ہے خیال جب گناہوں کا
پھر ہے عرق شرم سے گرتا سر سے
شرط یہ ہے جو بندہ کرے توبہ
آقا بھی خطا دل سے بھلا دیتا ہے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۴۹

یکجام بہ ہزار مرد و با دین ارزد
یک جرعۂ مے مملکت چین ارزد
در روئے زمین صحبت بادہ خوشتر
تلخی کہ ہزار جان شیرین ارزد

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۴۹

اک جام ہزار مرد و با دین سے خوب
اک گھونٹ شراب مملکت چین سے خوب
ہے روئے زمین پہ کونسی شے خوشتر
تلخی جو ہزار جان شیرین سے خوب

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۵۰

چون عشق ازل بود مرا انشا کرد
بر من ز نخست درس عشق املا کرد
وانگاہ قراضہ ریزۂ قلب مرا
مفتاح خزائن در معنی کرد

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۵۰

تھا عشق ازل ہی سے نصیبوں میں مرے
یہ درس زبانی مجھے املا کرکے
ٹکڑے زر قلب کے جو چھوٹے سے
کنجی بنے معنی کے خزانے کیلئے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۵۱

درمیکدہ جز بمے وضو نتوان کرد
وان نام کہ زشت شد نکو نتوان کرد
خوش باش کہ این پردہ مستوری ما
بدریدہ چنین شد کہ رفو نتوان کرد

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۵۱

میخانے میں بن مے کے وضو ناممکن
بدنام جو ہو نیک ہو وہ ناممکن
ہاں عیش منا کہ اب تقشف کا پردہ
وہ چاک ہوا ہے کہ رفو ناممکن

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۵۲

آنہا کہ اساس کار بر زرق نہند
آیند و میان جان و تن فرق نہند
بر فرق نہم سبوے مے من پیش ازیں
کہ ہمچو خروس ارّہ بر فرق نہند

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۵۲

جو لوگ فریب و مکر سے ہیں بھرپور
بتلائیں یہ کہ فرق جان و تن ہو کیونکر
اب سے سر پہ سبوئے مے رکھوں گا
ہوں مثل خروس رکھوں آرہ سر پر

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۵۵

خوش باش کہ ماہِ عید نو خواہد شد
بے کار کسے بکار او خواہد شد
اے ساقی اگر بادہ دہی ور نہ دہی
سیدان سرکہ جملہ فرو خواہد شد

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۵۵

عید آئی مبارک ہو یا کا ہو چرچا
ابھی پھر خوشی کا کوئی ساماں ہوگا
ساقی تو مجھے شراب دے یا کہ نہ دے
یہ جان لے اک روز ہے سب کو مرنا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۵۶

در وقتِ اجل چو کام من آمادہ کنند
ور بستر خاکم ز یخ سادہ کنند
در خاک لحد چو خشت خواہند نہاد
زنہار ز گرد دو گلش از بادہ کنند

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۵۶

مر جاؤں جو میں تو اپنی صورت کرنا
دیں غسل زمیں پہ پاس سے کمبل سا بچھا
جب جھونپڑی ہی میں قبر بنائیں لا کر
مٹی کا شراب سے بنائیں گارا

افسر الشعراء

اصل رباعی ۳۵۷

بیمارم و تب و درد سرم تنها نم دارد
ناخوردن مے قصد بجانم دارد
در بیماری دل طرف مے دارد کہ بیماری را
جز بادہ چو ہمہ بیماران زیانم دارد

حکیم خیام

ترجمہ رباعی ۳۵۷

ہیں بیماری کی جھیلا بیکار و ان جانا ہے
چھوٹی جو شراب جان کا خطرا ہے
یہ دور تماشا ہے کہ اس ماندگی میں
جو کچھ کہ دوا ہے غیر زیان زایا ہے

افسر الشعراء

اصل رباعی ۳۵۸

بر روئے گلے و لب جوئی گل ورد
تا بتوانم عیش و طرب خواہم کرد
تا بودہ ام و باشم و خواہم بودن
مے خوردہ ام و مے خورم و خواہم خورد

حکیم خیام

ترجمہ رباعی ۳۵۸

جب تک ہے گلال و معشوق و لب کنار دریا
ہیں عیش میں ایسے ہی رہونگا
ہیں پیچھے کو مستی میں عیش ہی کرونگا
جبتک کہ تھا جبتک ہوں جبتک رہونگا
پیتا رہا پیتا ہوں پیتا رہونگا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۵۹

ماہِ رمضان چنانکہ امسال آمد
بر جائے خرد و بہ ستران حال آمد
اے یار خدا خلق از غافل بساز
چیز انکہ گمان کنند شوال آمد

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۵۹

ماہِ رمضان کچھ ایسا امسال آیا
دانائی کی جگہ ہر کہ شیخی جنجال آیا
اے یار خدا خلق کو غافل کر دے
وہ یہی سمجھے کہ مہ شوال آیا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۶۰

میخوار اگر غنی بود عور شود
ور نہ بدہ اتش جہان پر از شور شود
در حقہ لعل ازان زمرد ریزیم
تا دیدۂ افعی غمت کور شود

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۶۰

میخوار جو مالدار ہے کنگال ہو
مفلس ہے تو بدمعاشی کا چرچا ہو
ہے لعل سے ساغر میں زمرد سی شراب
شاید کہ یہ غم کا اژدہا اندھا ہو

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۶۱

ہر لذت و راحتے کہ خلاق نہاد
از بہر مجرد ان آفاق نہاد
ہر کس ز طلاق منقلب گشت بجفت
آبائش خود بر دو طلاق نہاد

حکیم خیام

اصل نمبر ۳۶۲

موجود حقیقی بجز انسان نبود
فہم کسے این سخن آسان نبود
یک جرعہ ازین شراب نوشے می کن
تا خلق خدا پیش تو یکسان نبود

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۶۱

ہر لذت و راحت اے خدا نے بخشی
عالم میں مجرد کیلئے ہے ساری
جس نے کہ نہ دی طلاق وہ مردہ ہے
بے فکری تو اس نے طاق پہ رکھ دی

افسر الشعراء

ترجمہ نمبر ۳۶۲

موجود حقیقی بجز انسان نہیں
یہ بات سمجھ لینی کچھ آسان نہیں
اک گھونٹ مئے اعلیٰ کا پی تو کھل جائے
یکساں یہاں مخلوق مری جان نہیں

افسر الشعراء

متن نمبر ۳۶۵

چندان برو این ره که دوئی برخیزد
گر هست دوئی ز رهروی برخیزد
تو او نشوی ولیک اگر جهد کنی
جائی برسی کز تو توئی برخیزد

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۶۵

اس طرح سے چل جس سے دوئی چھوٹ سکے
گر تجھ میں ہے بو تو یہ رہ چلنے سے سکے
تو وہ نہیں بن سکتا اگر کوشش ہے
اس نقطے پہ پہنچے گا دوئی مٹ جائے

افسر الشعراء

متن نمبر ۳۶۶

با ماه‌رخی کنار جوئی می باید بود
از غصه کناره جوئی می باید بود
این نیم دم عمر ما چو گل ده روز است
خندان لب و تازه روی می باید بود

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۶۶

دریا کے قریب بیٹھ مہوشی لازم ہے
غم سے بھی کنارہ کرنا ہی لازم ہے
دس روز ہے پھول کی طرح یہ عمر
خنداں لبی و تازہ روئی لازم ہے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۶۷

طبعم ہمہ با روی چو گل پیوندد
دستم ہمہ با ساغر و مل پیوندد
از ہر جزوی نصیب خود بردارم
زان پیش کہ جزوہا بہ کل پیوندد

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۶۷

ہر وقت طبیعت اپنی شائق گل سی
ہے ہاتھ ہمارا ساغر و مے سے غنی
ہر جزو بدن سے لونگا حصہ اپنا
قبل اس کے کہ ہو جزو وے شریک کل سی

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۶۸

تا زہرہ و مہ بر آسمان شد پدید
بہتر ز مئے لعل کسی ہیچ ندید
من در عجبم ز مے فروشان کایشان
بہ زانکہ فروشند چہ خواہند خرید

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۶۸

جب تک ہے زہرہ و مہ کا جلوا
دیکھا نہ مئے لعل سے بہتر کا شی
حیرت ہے مجھے شراب دینے والے
لیتے وہ ہیں کیا اس سے سوا [illegible]

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۷۱۳

آنہا کہ جہان زیر قدم فرسودند
وندر طلبش ہر دو جہان پیمودند
آگاہ نمی‌شوم کہ ایشان ہرگز
زین حال چنانکہ ہست آگہ بودند

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۷۱۳

وہ جو ہیں جہان بھر کو روندے پھرتے
تحقیق و تلاش میں ہیں دوڑے پھرتے
مجھ کو نہیں معلوم کہ دانا تھے وہ
جو اصل حقیقت ہے کہ اس سے بھی آگاہ

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۷۱۴

تا خاک مرا بقالب آمیختہ‌اند
بس فتنہ کہ از خاک برانگیختہ‌اند
من بہتر ازین نمی‌توانم بودن
کز بوتہ مرا چنین برون ریختہ‌اند

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۷۱۴

جب سے مری مٹی سے قالب ہے بنا
اس خاک سے کیا کیا نہ ہوئے فتنے بپا
کیا اس سے میں بہتر نہیں ہو سکتا تھا
جس طرح کٹھالی سے ہے مجھ کو پھینکا

افسر الشعراء

متن رباعی ۳۲۳

من مے خورم و ہر کہ چو من اہل بود
مے خوردن من نزد عقلا بس سہل بود
مے خوردن من حق ز ازل میدانست
گر مے نخورم علم خدا جہل بود

حکیم خیام

متن رباعی ۳۲۴

سودا زده را باده پر و بال بود
مے بر رخ قانون خرد فال بود
ماه رمضان باده نخوردیم و گذشت
امشب شب عید از مه شوال بود

حکیم خیام

ترجمہ رباعی ۳۲۳

مے پیتا ہوں میں کہ تھا یہی مجھ پہ فرماں
جو مجھ سا ہو کھانے پہ اسے ہے آساں
مے نوشی کرونگا حق اسے جانتا تھا
گر مے نہ پیوں ہو علم حق کو نقصاں

افسر الشعراء

ترجمہ رباعی ۳۲۴

سودا زدہ کو تو یہ پر و بال ہوئی
قانون خرد کے رخ پہ مے فال ہوئی
ماہ رمضان بے مے پیے ہی گذرا
اب کے شب عید یعنی شوال ہوئی

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۷۹

خطی ز روئے یار بر رخسار نوشتہ شد
زیبی کہ ز حسن او کمالست شد
زیمن زیبی کہ آن گہ جہان
در باغ رخش بتماشا نشستہ شد
گل تازہ و سبزہ نیز آراستہ شد

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۷۹

کیا غضب ہے رخ یار پہ جو خط نکلا
سبزہ ہے کہ پھوٹا ہے جو حسن کا یہ گلا
تفریح نظر کو باغ رخ میں نکلا
گل پھول لگے نقش سبزہ بھی اک ابلا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۸۰

بر من قلم قضا چو بے من رانند
پس نیک و بدش چرا ز من میدانند
دی بے من و امروز چو دی بے من و تو
فردا بچہ حجتم بمحشر می خوانند

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۸۰

بے میرے قلم قضا کا جب چلا
پھر نیک و بد کا کیوں ہے مجھ سے جھگڑا
کل بھی میرے بغیر تھا اور آج بھی بن
کل کونسی حجت سے مجھے پکڑو گے بھلا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۸۳

زلفان تو با مشک و ختن بازی کرد
با لعل لب تو روح دم بازی کرد
بالائے ترا بسرو و نسبت کردم
زاں روز سہی سرو سرافرازی کرد

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۸۳

زلفوں نے تری مشک ختن کھیلا ہے
ہونٹوں نے تری روح کو دم جھانسا ہے
بھولے سے ترے قد سے جو نسبت دی
اس دن ہی سے سرو ہی اکڑا ہے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۸۴

زاں پیش کہ گردے زمن آگندہ شود
واجزائے تنم پراگندہ شود
لے بادہ بسر از گور صراحی بردار
باشد کہ دل مردۂ من زندہ شود

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۸۴

قبل اس کے کہ گرد میں آمیزہ ہو
ہر جوڑ مرے تن کا پراگندہ ہو
لے مئے ز اکواب صراحی سے نکال
شاید کہ دل مردہ مرا زندہ ہو

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۸۷

گر بادہ بکوہ دہی رقص کند
ناقص بود آنکہ بادہ را نقص کند
از بادہ مرا توبہ چہ می فرمائی
روحیست کہ او تربیت شخص کند

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۸۷

مے دو اگر پربت کو پربت رقص کرے
ناقص ہے وہ جو جو اس آب پہ نقص کرے
ناحق ہی مجھ سے توبہ کے لئے کہتے ہو
یہ روح ہے وہ جو تربیت شخص کرے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۸۸

مے خواہم خورد و تا کہ جانم باشد
گر سود جہان جملہ زیانم باشد
اے جان جہان دریں جہان خوش باشد
من عیش کنم کہ آن جہانم باشد

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۸۸

جب تک کہ ہے دم میں دم پیئے جاؤں گا
ہو جائے جہان کا سود و نقصان میرا
قسمت اپنی جہان میں لے دنیا میں مزے
عقبےٰ کی اور بھی جہان جانے بلا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۹۱

من این پس من و توبہ طے خواہم کرد
با موے سفید قصد مے خواہم کرد
پیمانۂ عمر من بہ ہفتاد رسید
این دم نکنم نشاط کے خواہم کرد

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۹۱

اب میں یہ عہد و توبہ کر ڈالوں گا
پیری میں بھلا کیا مے پرستی کا مزا
پیمانے مری عمر کے ستر تو دیکھ
اب بھی نہ کیا عیش تو پھر کب ہوگا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۹۲

ہم دست من از رشتہ بجاے نرسید
ہم پاے تمنا بتماشاے نرسید
ہم پیشہ و عمر بسر ناکام
وان دل کہ بپایندہ دو نرسید
ہم عاقبت بکار بکامے نرسید

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۹۲

جھولوں بھی نہ وہ سبک اڑی اس دل کی لگی
امید کی بیل منڈھے ہی نہ چڑھی
امید میں ساری عمر
وہ دل کہ جو تھا کام
ترجمہ میں بھی بخت کو تھی ناکامی

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۹۵

آں قوم کہ سجادہ پرستند خرانند
زیرا کہ بزیر بار سالوس و زرند
ویں از ہمہ طرفہ تر کہ در پردۂ صدق
اسلام فروشند و ز کافر بترند

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۹۵

ہیں جتنے قلاقوزی ہیں پابند دغا
وہ ہیں کہ ریا کا بوجھ ہے جن پہ لدا
پھر لطف یہ ہے کہ زہد کی نظروں میں
ہیں دشمن اسلام یہ کافر سے سوا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۹۶

شادی بکن کہ ایں نہ آں خواہد ماند
جسم ہمہ در خاک نہاں خواہد ماند
تو بادہ خور و غم جہاں ہیچ مخور
خود غم مخور وانکہ در جہاں خواہد ماند

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۹۶

کچھ ہے آہ ایسا یہ کہ دن ہیں گنے
ہر ایک کا جسم خاک میں ہو جائے گا
پی بادہ و کچھ نہ کر فکر و اندیشۂ زوال
غم کھا نہ کہ یاں وہ جو جہاں میں ہوگا

افسر الشعراء

متن نمبر ۳۹۷

با سفلہ نشستن خوش نہ بے عقل و وقار

زنہار مخور بادہ کہ رنج آرد بار

بدمستی و شور و عربدہ و رشک عیش

در مردم عقل [illegible] بیش و شمار

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۹۷

جو سفلہ ہو بدمزاج بے عقل و وقار

ہم جام نہ کر اس کو وہ دکھ دیگا یار

بدمستی سے کر دیگا تیرا عیش خراب

روکن میں ہی ورد دوسری روز شمار

افسر الشعراء

متن نمبر ۳۹۸

چون نیست ترا فزون ازین داد و قرار

چندین ز پئے مراد و دل رنج مدار

ہان تا نزنی بر دل خود چندین بار

بگذشتن و بگذاشتن آمد کار

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۹۸

ہو اس سے نہ فزوں کیا ملتا ہے وہ یار

کیوں رنج سے کھوتے ہو خوشی دل کی بیکار

جس طرح بنے تو صبر کی عادت ڈال

سب چھوڑ چھاڑ کے جانا ہے آخر کار

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۹۹

تا چند ازین حسد و زرّاقی عمر
تا چند ازین هوس باقی عمر
تا چند مرا ازو وعده او
مے کن که مرا ز رستخیزه وعده او
چون جام عمر بجان رسید ای ساقی عمر

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۹۹

کب تک یہ حساب اور زرّاقی عمر
کب تک یہ امید و ہائے باقی عمر
ہاں لو تو بس اسی جام کو دے ساقی عمر
چلو کے طرح پیمانہ بھر دو ساقی عمر

افسر الشعراء

اصل نمبر ۴۰۰

از بودنی ای دوست چه داری تیمار
وز فکرت بیهوده دل و جان افگار
خرم بزی و جهان بشادی گذران
تدبیر نه با تو کرده اند اول کار

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۴۰۰

کیا ہم کو غمخواری کے آزار
کیوں کرتا ہے بیہودہ دل و جان افگار
خوش باش بسر کر ہنس کے اور گزار
تجھ سے تو نہیں پوچھا گیا اول کار

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۰۱

از گردش روزگار بهره بر گیر
بر تخت طرب نشین و ساغر بر گیر
از طاعت و معصیت خدا مستغنی است
باری، تو مراد خود ز عالم بر گیر

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۰۱

گردش سے زمانے کی جو حصہ ہو پا
ہاں تخت طرب پہ بیٹھ ساغر چھلکا
ہے طاعت و معصیت سے رب مستغنی
تو اپنے کیے کا لابھ عالم سے اٹھا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۰۲

وقت سحر است خیز ای طرفه پسر
پر باده لعل کن بلورین ساغر
کین یکدم عاریت درین کنج فنا
بسیار بجوئی و نیابی دیگر

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۰۲

اٹھ صبح کا وقت ہے عجیب رعنا
بلور کے ساغر میں گلابی چھلکا
یہ ایک ہی دم ہے عارضی دنیا میں
پھر اس کو ڈھونڈے بھی نہیں پائے گا

افسر الشعرا

اصل رباعی

آن لعل در آبگینۂ ساده بیار
وان محرم و مونس هر آزاده بیار
چون میدانی که عالم آمد ز خاک
باد است که زود بگذرد باده بیار

حکیم خیام

ترجمہ رباعی

وہ لال پری یا عرق بلور میں لا
وہ مونس و غمگسار رندوں کو پلا
جب جانتا ہے خاک سے عالم کا ثبات
جھونکا سا گذر جائیگا لا لا بادہ لا

افسر الشعراء

اصل رباعی

گر بت رخ بت پرستی پیشه
ور باده ز جام نیست پرستی چه پیشه
ور مستی عشق از آن سبب نیست
سال مستی از هستی چه پیشه

حکیم خیام

ترجمہ رباعی

بت ہی کا اگر رخ ہو تو بت پرستی بہتر
ہے ہاتھ میں جام گر تو مستی بہتر
ہیں مستیٔ عشق میں ہوا و ہوس نابود
اس ہستی سے صد ہزار مستی بہتر

افسر الشعراء

اصل رباعی ۲۰۵

ای چرخ فلک ز عقل داری نه بهر
هرگز نکنی بکار آزاده نظر
نامردان را دهی همه گنج گهر
احسنت ترا و چرخ بخشش پرور!

حکیم خیام

ترجمہ رباعی ۲۰۵

اے چرخ فلک! عقل ہے تجھ میں نہ تمیز!
مطلق نہیں آزاد خیالوں پہ نظر!
نامردوں کو دیتا ہے سدا گنج گہر
تحسین ہزار اے بخشش پرور!

افسر الشعراء

اصل رباعی ۲۰۶

با یار چو پیشم جام شراب اولیتر
در دوست غم و دیده پر آب اولیتر
چون عالم دون وفا نخواهم کردن
در عالم دون مست و خراب اولیتر

حکیم خیام

ترجمہ رباعی ۲۰۶

محبوب ہو تو جام شراب اولیٰ تر
غم ہو اگر چشم پر آب اولیٰ تر
یہ عالم بے وفا وفا نہیں کرنے کا
اس میں جو رہے مست و خراب اولیٰ تر

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۴۷

چون حاصل آدمی درین جای دو در
جز درد و دل و دادن جان نیست دگر
خرم دل آنکه یک نفس زنده نبود
و آسوده کسی که خود نزاد از مادر

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۴۷

انسان یہاں کیا ہے وہی ہے دو در کی مار
جز رنج و الم اور یہاں کیا ہے دو چار
خوش بخت ہے وہی دل جو کہ زندہ دم بھر نہ جیا
آسودہ وہی ہے جو نہ پیدا ہی ہوا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۴۸

دی کوزہ گرے بدیدم اندر بازار
بر پارہ گلے همی لگد زد بسیار
وان گل بزبان حال با او می گفت
من همچو تو بودہ ام مرا نیکو دار

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۴۸

بازار میں اک کمہار کل مجھ کو ملا
جو مٹی کے اک ڈھیلے کو تھا روندتا
وہ مٹی زبان حال سے کہتی تھی
میں بھی کبھی تجھ سی تھی ظالم نہ ستا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۰۹

این اهل قبور خاک گشتند و غبار
هر ذره ز هر ذره گرفتند کنار
آه این چه شرابیست که تا روز شمار
بیخود شده و بیخبر اند ز همه کار

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۰۹

یہ اہل قبور جو ہوئے خاک بدوش
ہر ذرہ سے ہر ذرہ ہوا دوش بدوش
یہ کیسی شراب تھی کہ اب حشر تلک
ہر کام سے غافل ہیں کسی کو نہیں ہوش

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۱۰

کار همه عالم بمراد تو شده گیر
وین عمر بمهر و جسد آمده گیر
گفتی که بکام خویش دستت برسد
خود نتوانی و گر توانی زده گیر

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۱۰

مانا ترا کام ہے حسب منشا
بیتی جب عمر ہے اجل کا قبضا
تو کہتا ہے ہو جائیگا مقصد پورا
انجام کو موت ہے ہوا بھی تو کیا؟

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۱۱

از چرخ بکام من نہ افراشتہ گیر
وز عمر تمام بہرہ برداشتہ گیر
از گنج گہر ہر چہ مراد دل راست
برداشتہ گیر و بنہادہ گیر

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۱۱

مانا کہ فلک بھی بس میں تیرے ہوا
اور عمر بسر ہوئی جو خوب ہی بابا
جو جوڑی تھی جو اس نے تھی زر و مال و گہر
سب بیچ ہی لیا تو سب یہیں چھوڑ دیا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۱۲

ای دل ہمہ اسباب جہان خواستہ گیر
وین خانہ پر از نعمت و آراستہ گیر
خوش باش و درین نشیمن کون و فساد
روزی دو سہ بنشستہ و برخاستہ گیر

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۱۲

سامان جہاں بھر کے اکٹھے کر لے
نعمات سے اس گھر کو سجا لے پورا
اس بزم میں ساز کر لے جلد
دو دن یہاں بیٹھ کے پھر آخر اٹھنا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۴۱۳

جانا مئے صاف و وقت گل خوش میخور
با یار و بتان نغز و دلکش میخور
مے خون رزست و رز ترا میگوید
خونم بتو حلال کردہ ام خوش میخور

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۴۱۳

پی موسم گل میں مے وصل سیمتن و ہلال
پی یار و بتان میں مست با نشۂ غزال
مے خون ہے انگور کا جو کہتا ہے
پی شوق سے پی کہ ہے مرا لہو تجھ کو حلال

افسر الشعراء

اصل نمبر ۴۱۴

اے دل ہمہ اسباب جہان خواستہ گیر
باغ طربت بسبزہ آراستہ گیر
وانگہ بر آن سبزہ شبے چون شبنم
بنشستہ و بامداد برخاستہ گیر

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۴۱۴

اے دل تو جہان بھر کی نعمت لے لیا
گلزار تعیش میں ہو سبزہ بھی ہرا
اس سبزہ پہ شبنم کی طرح رات کا ڈیرا
خوش وقت گذار اور سحر کو اٹھ جا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۱۵

اے خواجہ فقیر را اگر ترا ہست خبر
چندین ز حسد منگر بر اہل نظر
ایشان ہمہ از صانع صنعش گویند
مشغول تو با حیض و نجاسات دگر

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۱۵

اے خواجہ فقر کی کچھ بھی واقفیت ہے اگر
تو اہل نظر سے نہ حسد کر اتنا
ہر آن یہ ہیں صنعت و صانع کے ہمدم
تو حیض و نجس ہی میں ہے ڈوبا بند

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۱۶

گر گوہر طاعتت نسفتم ہرگز
ور گرد گنہ ز رخ نرفتم ہرگز
نومید نیم ز بارگاہ کرمت
زیرا کہ یکی را دو نگفتم ہرگز

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۱۶

گو دھیان نہ کی بندگی کا کچھ نہ ہوا
رخ سے نہ غبار ذرہ بھر دور ہوا
مایوس نہیں ہوں تری رحمت سے
کیونکہ کبھی ایک کو دو نہ کہا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۷۱

از جملهٔ رفتگان این راه دراز
باز آمده کو که با ما گوید راز؟
زنهار درین [illegible] از روی نیاز
چیزے نگذاری که نمی آئی باز؟

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۷۱

جتنے گئے جہاں سے یہاں پلٹ نہ کوئی!
اس راہ دراز کی خبر کس نے دی؟
انسان ہی ایک تھا جو مر کے نہ پھرا
وہ کونسی تھی چیز جو جا کر نہ پھری؟

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۷۲

رو بر سر افلاک جہان خاک انداز
مے میخور و گرد خوبرویان مے تاز
چہ جائے عبادت است چہ جائے نیاز
کز جملہ رفتگان یکے نامد باز

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۷۲

کر خاک بسر چرخ کا منہ پھونک سماں؟
پی عیش پرستی، پری حسینوں میں رم جاں!
کیا جائے عبادت ہے کیا جائے نماز؟
آنے گئے اور ایک بھی پلٹا نہ یہاں!

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۹۹

این چرخ که با کسی نمی گوید راز
کشتست بظلم ہزار محمود و ایاز
می خور که بکس عمر دوباره ندهند
هر کس که شد از جهان نمی آید باز

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۹۹

یہ چرخ جو کہتا نہیں کسی سے کوئی راز
سر کاٹے ہیں تیس لاکھ محمود و ایاز
پی عیش منا کہ پھر نہیں ہے آنا
جو یاں سے گیا اُس نے نہ دی پھر آواز

افسر الشعرا

اصل نمبر ۲۰۰

با تو بخرابات اگر گویم راز
به زانکه کنم بی تو بمحراب نماز
ای اول و ای آخر همه از خلق توئی
خواهی تو مرا بسوز و خواهی بنواز

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۰۰

بہتر ہے جو خرابات میں کہہ دوں راز
مسجد میں پڑھوں تجھ بن جو نماز
سب خلق کا سب اول و آخر ہے تو ہی
دل چاہے جلا مجھ کو یا جی چاہے نواز

افسر الشعرا

اصل نمبر ۲۲۳

اے دل چو حقیقت جہاں ہست مجاز
چندیں چہ بری خواری ازیں رنج دراز
تن را بقضا سپار و بادرد بساز
کیں رفتہ قلم زبہر تو ناید باز

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۲۳

اے دل یہ جہاں فانی ہے آن کی آن ہے فنا
کیوں دن اپنے عیش کے ہیں رنج اور صدا
کر دو سپرد بیٹھ رہو راضی برضا
بیکار لئے شکوہ ہے جو کچھ کہ ہوا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۲۴

وقت سحر است خیز اے مایۂ ناز
نرمک نرمک بادہ دہ و چنگ بساز
کانہا کہ بجایند نپایند دراز
وانہا کہ شدند کس نمی آید باز

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۲۴

ہے صبح کا وقت جاگ اے ماہ لقا
پی چسکیاں لے لے کے ذرا چنگ بجا
جو زندہ ہیں پائیں گے نہ وہ عمر دراز
جو مر گئے پھر ان کو نہیں ہے آنا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۲۷

ما عاشق و آشفتہ و مستیم امروز
در کوئے بتاں بادہ پرستیم امروز
از ہستیِ خویشتن بکلی رستیم
پیوستہ بمجلسِ الستیم امروز

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۲۷

ہوں عاشق و مست اور خرابی اب تب ہے
وہ ملتی ہے جیسے یوں ہیں گلابی اب تب ہے
ہستی سے ہوں اپنی طرح سے آزاد
ہوں دورِ الست کا شرابی اب تب ہے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۲۸

گردیم و گر شیوۂ رندی آغاز
یکمیر نہی ز بیم پیش خم ساز
ہر جا کہ پیالہ ایست باز ابینی
گردن چو صراحی سوی او کردہ دراز

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۲۸

رندی میں ہیں کیا ہے طرز و شیوہ آغاز
پیتھا نہیں میں ہاتھ پیمانہ بے ناز
ہاں دورِ جہاں جیسا ہو میں ہوں موجود
گردن کو صراحی کی طرح کرکے دراز

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۳۱

از عمر تو چونکہ میرود تا شد شب و روز
بگذار کہ بے تو غافلی باشد شب و روز
روز و شب و خوش باش بہ شادی گذران
اے وائے نباشی تو و باشد شب و روز

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۳۱

جب عمر تری اور گھٹائیں شب و روز
ہشیار کہ رائیگاں جائیں شب و روز
عاقل ہے تو شاد و شاد دن رات گذار
افسوس کہ تو نہ ہو اور آئیں شب و روز

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۳۲

بر روئے گل از نقاب ابر است ہنوز
در طبع و دلم میل شراب است ہنوز
در خواب مرو چہ وقت خواب است ہنوز
جاناں مے دہ کہ آفتاب است ہنوز

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۳۲

ہے ابر کی اوٹ میں گل نقابی اب تک
دل کو ہے طلب ابھی گلابی اب تک
کیوں سوتے ہو سونے کا یہ کیا موقع ہے
مے دی کہ ہے سورج کی شہابی اب تک

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۳۳

با مردم پاک اصل و عاقل آمیز
از نا اہلان ہزار فرسنگ بگریز
گر زہر دہد ترا خردمند بنوش
ور نوش رسد ز دست نا اہل بریز

حکیم عمر خیام

ترجمہ نمبر ۳۳۳

مل اس سے جو ہو صاحب اصل نجیب
بچ اس سے جو نا اہل کمینہ ہو نصیب
عاقل سے ملے اگر زہر پی لے وہ بھی
امرت بھی جو نا اہل کا ہو دے پھینک

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۳۴

یا رب تو جمال آن مہ مہر انگیز
آراستہ ای بہ سنبل عنبر بیز
پس حکم ہمی کنی کہ در وی منگر
این حکم چنان بود کہ کج دار و مریز

حکیم عمر خیام

ترجمہ نمبر ۳۳۴

یارب تو نے اسے وہ حسن دیا ابر انگیز
اس زلف معنبر سے کیا عنبر بیز
اور حکم یہ ہے کہ نہ دیکھو صورت
یہ بھی کوئی بات ہے کہ کج دار و مریز

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۳۲

افسوس ازین سگ که چه پیش از فناز
گو در فتن باد و بود بی سیم است
ازبسکه دلش باستخوان مایل بود
شد عاقبتش نصیب دندان گراز[1]

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۳۲

افسوس کہ اس سگ کی بھی دوران مجاز
گزری یونہی عمر کیسی ممتاز
کمبخت کو ہڈیاں لبھاتی ہیں
آخر بنا بیچارہ شکار دندان گراز

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۳۳

رفتند و در این شکال بیهنا بدباز
با ما تو بگو به پیر از این پرده راز
کارت نه نیاز می کشد نه ناز
بازنده بود آن که صدق و نیاز

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۳۳

جو لوگ گئے پھر نہ پھرے وہ مرناز
آکے نہ پھر کہنے کو راز پردوں کا راز
کوئی نہ پھر سنے نیاز اور نہ ناز
کام آئے نہ رکھ صدق و صفا بری نماز

افسر الشعراء

۱؎ گراز یعنی سُوَر

اصل نمبر ۲۳۹

لب بر لب کوزه بردم از غایت آز
تا زو طلبم واسطهٔ عمر دراز
با من بزبان حال میگفت این راز
عمری چو تو بوده‌ام دمی با من ساز

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۳۹

اک کوزے سے لب اپنا لبِ تو میں نے دیکھا
تا اس کے سبب سے عمر ہو میری سوا
وہ کوزہ زبانِ حال سے یوں بولا
میں بھی کبھی تھا تجھ سا اک انسان

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۴۰

ای [illegible] و از عالم برخیز
دانی که چه وقت می بود روح افروز
شنبه و دوشنبه و سه شنبه و چار
پنجشنبه و آدینه و شنبه شب و روز

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۴۰

اے ساقی سب جو ہو شوقِ دل آجا
معلوم ہے تجھ کو کیا ہیں وقت
ہر شنبہ و دو شنبہ و سہ شنبہ و چار
پنجشنبہ و جمعہ اور شنبہ دن رات

افسر الشعراء

اصل نمبر ۴۴۱

مے پرسیدی کہ چیست این نقش مجاز
گر برگویم حقیقتش ہست دراز
نقشے است پدید آمدہ از دریائے
وانگاہ شدہ بقعر آں دریا باز

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۴۴۱

کیا حال کہوں مجاز اس کی وضع کا
تفصیل سے ہو جائے گا لمبا قصا
اک نقش ہے نکلا جو کف دریا سے
پھر اس میں سما گیا وہ دریا الٹا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۴۴۲

اے واقف اسرار ضمیر ہمہ کس
در حالت عجز دستگیر ہمہ کس
یارب مرا توفیق دہ و عذر پذیر
اے توبہ دہ و عذر پذیر ہمہ کس

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۴۴۲

اے واقف اسرار بد و نیک تمام
آتا ہے مصیبت میں ترا ہی تو کام
توفیق دے توبہ کی مرا عذر قبول
تو رب ہے مرا اور بخش عوام

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۴۳

آغاز روان گشتن این زرین طاس
وانجام خرام این جہان نیک اساس
دانستہ نمی‌شود بمعیار عقول
سنجیدہ نمی‌شود بمقیاس قیاس

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۴۳

اس طشت نے ہوئی تھال کا آغاز
انجام جہان کا ہے اک سر اک راز
بیکار ہے عقلوں کی ترازو میں تلے یہ
آیا نہ قیاس میں پیمانے سے یہ راز

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۴۴

از حادثۂ زمان آیندہ مپرس
وز ہرچہ رسد چو نیست پایندہ مپرس
این یکدم نقد را غنیمت میدان
از رفتہ میندیش وز آیندہ مپرس

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۴۴

آئندہ جو آئے گی وہ حالت مت پوچھ
موجود کی عارضی ہے صورت مت پوچھ
ہر یک دم نقد کو غنیمت اب جان
کچھ آئی گئی عمر کی بابت مت پوچھ

افسر الشعراء

اصل نمبر ۴۴۷

خیام اگر ز بادہ مستی خوش باش
با ماہ رخے اگر نشستی خوش باش
چون عاقبت کار جہان نیستی است
انگار کہ نیستی چو ہستی خوش باش

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۴۴۷

خیام اگر ہے شغل مستی خوش باش
گر ساتھ ہے محبوب کے ہستی خوش باش
جب آخر کار ہے فنا ہی ہونا
یہ جان کہ نیستی ہے ہستی خوش باش

افسر الشعراء

اصل نمبر ۴۴۸

تا چند کنیم عرضہ نادانی خویش
بگرفت دل من ز پریشانی خویش
زنار مغان کہ بر میان خواہم بست
دانی ز چہ از ننگ مسلمانی خویش

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۴۴۸

کب تک عرض کروں میں اپنی نادانی سے
دل تنگ ہے اپنی پریشانی سے
زنار مغان باندھوں گا آخر کار
ننگ آ گیا اس ننگ مسلمانی سے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۹۴

جامے ست کہ عقل آفریں می زندش
صد بوسہ ز مہر بر جبیں می زندش
ایں کوزہ گر دہر چنیں جام لطیف
می سازد و باز بر زمیں می زندش

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۹۴

اک جام ہے وہ عقل آفریں لیتا ہے
سو بوسے جبیں پہ پیار سے دیتا ہے
اک کوزہ گر دہر ہے اتنا سفاک
سو جام بنا کے پھر پٹک دیتا ہے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۹۵

از نامدہ ہا زرد مکن چہرہ خویش
وز آمدہ ہا آب مکن زہرہ خویش
بردار ز دنیائے دنی بہرہ خویش
زاں پیش کہ دہر بر کشد دہرہ خویش

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۹۵

جو چیز نہیں آئی ہے غم کر اس کا
پہنچا جب آج [illegible] صدمہ
جو کچھ تری قسمت میں لکھا ہے [illegible] جوش
قبل اس کے کہ اس پر [illegible] کھینچا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۵۱

با روئے نکو شراب و دمن و سرشت
با دوست دلا ز جفائے دشمن و سرشت
با بادہ رخ آتشین و بگذر از خویش
پیراہنِ کبر و مستی از تن بر سرشت

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۵۱

خوش چشم پری رخ معشوقوں میں رہ با عز و جلال
جب دوست ہے کیوں ہے جفائے دشمن کا خیال
محبوب کے گل چہرے سے آ، اب عیش و غش
پیراہنِ کبر کھینچ کر تن سے نکال

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۵۲

بگذار ورا وسوسۂ عقلِ معاش
از ہستیِ خویشتن برچوں اول و باش
در بزمِ قلندرانِ معنی بنشین
آزادہ شو و شراب نوش و خوش باش

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۵۲

دیوانہ بن اس عقلِ معاش و غم کو اتار
ہستی سے بیگانوں کی طرح ہو جا بیکار
محفل میں قلندرانِ معنی کے بیٹھ
پی شوق سے موج مار بے فکر گذار

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۵۳

ساقی گرچہ حرام است ہم امشب منیوش
با نغمۂ چنگ و صبح و تا امشب مے نوش
جام مے لعل گرانت دست بدست
یک قطرہ در یمن نماند امشب مے نوش

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۵۳

ساقی گر چہ حرام ہے بلا سے پی جا
با نغمۂ چنگ رات دن عیش اڑا
ہر جام جو بھر کے تجھے ہے لعل بھی ہیچ
ہر بوند بدخشاں کی سب نگینوں کا

امیر الشعراء

اصل نمبر ۲۵۴

سرمست بہ میخانہ گذر کردم دوش
پیرے دیدم مست و سبوئے بر دوش
گفتم ز خدا شرم نداری اے پیر
گفتا کرم از خداست مے نوش خموش

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۵۴

بھٹی کی طرف اک سمے جو گذرا مدہوش
اک بڈھے میاں ملے صراحی بر دوش
میں بولا کہ اے پیر خدا سے شرما
بولا وہ کریم ہے پیے جا خاموش

امیر الشعراء

اصل نمبر ۲۵۵

ایام شباب رفت و خیل و حشمش
تلخ است مرا عیش ولے مے خوشمش
ایں قامت ہمچو تیر من گشتہ کماں
زہ کردہ ام از عصا و خوش می کشمش

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۵۵

سب جا چکے وہ گئے شباب اب کیا ہوں میں
سب عیش ہیں تلخ پھر بھی پیتا ہوں میں
یہ تیر سا قد میرا ہوا شکلِ کماں
زہ کر کے کماں عصا سے پھرتا ہوں میں

افسر الشعرا

اصل نمبر ۲۵۶

آں مے کہ خضر خجستہ دارد پاسش
اورا آب حیات است و منم الیاسش
من قوت دل و قوت جسم خودم
چوں گفت خدا منافع للناسش

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۵۶

وہ لال پری کہ خضر کو ہے جس کا پاس
وہ آب حیات ہے مرا اور میں الیاس
کیونکر نہ ہو وہ دل کی غذا قوت روح
جب اس کو خدا کہے منافع للناس

افسر الشعرا

اصل نمبر ۱۸۵

بگرفتم از عشق بکنارے خوش خوش
گفت چو من آمدم تو پا بیروں کش
القصہ چنان سوختستم از غم او
کآتش ہمہ سینہ م شد و بمیرم آتش

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۸۵

اول تو دیا عشق نے خود ہی نیوتا
پھر بولا کہ جب میں ہوں ترا کام ہے کیا
القصہ یہاں تک مجھے اس نے پھونکا
ہے آگ جو ایندھن تو ایندھن شعلا

افسر الشعرا

اصل نمبر ۱۸۶

ای چرخ مرا کش بہ بد مستی خویش
بشناس بلندی من و پستی خویش
من خود ز غم خویش و تہی دستی خویش
پیوستہ ملول باشم از ہستی خویش

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۸۶

اے چرخ نہ بے سدھ دیکھ مستی اپنی
پہچان بلندی مری پستی اپنی
میں خود ہوں مغموم میں مفلسی سے مغموم
رہتی ہے ملول مجھ کو ہستی اپنی

افسر الشعرا

اصل نمبر ۲۵۹

غم چند خوری بکار نا آمدہ پیش
رنج است نصیب مردم دور اندیش
خوش باش و جہان تنگ مکن بر دل خویش
کز خوردن غم قضا نگردد کم و بیش

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۵۹

جو پیش نہیں آیا ہے اسکی کیسی تشویش
ہے رنج نصیب مردم دور اندیش
بیفکری کا سے جی خود پہ جہاں تنگ نہ کر
غم کھانے سے کچھ قضا نہ ہوگی کم و بیش

افسر الشعرا

اصل نمبر ۲۶۰

پندے دہمت اگر بمن داری گوش
از بہر خدا جامۂ تزویر مپوش
عقبیٰ ہمہ روزہ است و دنیا یکدم
از بہر دمے ملک ابد را مفروش

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۶۰

گر مانو تو نصیحت تمہیں لے کان لگا
کچھ بھی ہو ریاکار نہ بن بھول کے جا
عقبیٰ کو ہمیشگی ہے دنیا اک سانس
دم بھر کیلئے ملک ابد کو نہ لٹا

افسر الشعرا

اصل نمبر ۱۶۱

در کارگہ کوزہ گرے بودم دوش
دیدم دو ہزار کوزہ گویا و خموش
ہر یک بزبان حال با من گفتند
کو کوزہ گر و کوزہ خر و کوزہ فروش

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۶۱

جا نکلا جو کل کوزہ گروں میں بیہوش
تھے سیکڑوں کوزے وہاں گویا و خموش
ہر ایک زبانِ حال سے کہتا تھا
ہے کون کمہار و مشتری و کوزہ فروش

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۶۲

تا دیگ تقاضاے من بود اندر جوش
در کاسۂ خوش دلی کنم دُردی نوش
اے کوزہ گرا ز بہر آں کوزہ سنی
واں کوزہ بچنبے و زبان منفروش

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۶۲

جبتک کہ مجھے مرض ہے مرجلیکا ساغر
پی جاؤنگا جوش میں ابھی ہو ہو کر
ناپختہ ہی پیالے جو کمہار ادھر
مٹی سے مری کوزہ بنائے جو کمہار
بیچ اس کو نہ مے فروش کے ہاتھ اکثر

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۶۳

آں مے کہ حیات جاودانیست بنوش
سرمایۂ لذت جوانیست بنوش
سوزندہ چو آتش است لیکن غم را
سازندہ چو آب زندگانیست بنوش

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۶۳

وہ مے جو حیات جاودانی ہے وہ پی
سرمایۂ لذت جوانی ہے وہ پی
گو آتش سوزاں ہے غم ہجر اس کا
ہاں کا ہے تو آب زندگانی ہے وہ پی

افسر الشعرا

اصل نمبر ۲۶۴

مے در قدح صاف اگر جانیست لطیف
در کالبد شیشہ روانیست لطیف
لائق نبود بہ ہیچ گراں ہمدم من
جز باغر بادہ کاں گرانیست لطیف

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۶۴

ساغر میں سے ہے جاں ایک لطیف
شیشے سے ہے جیسے جسم میں رواں ایک لطیف
ہر چیز کہ ہو گراں ناخوش دل ہے
جز جام کہ ہے جو چیز گراں ایک لطیف

افسر الشعرا

اصل نمبر ۲۶۵

خیام زمانہ از کسی دارد ننگ
کو در غم ایام نشیند دلتنگ
می خور تو در آبگینہ با نالۂ چنگ
زان پیش کہ آبگینہ آید بر سنگ

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۶۵

خیام زمانہ اس سے رکھتا ہے ننگ
دنیا کے جو غم میں بیٹھا ہے دلتنگ
پی بادہ بلور میں آ در چنگ عجب
قبل اس کے کہ آپس میں ملیں شیشہ و سنگ

افسر الشعرا

اصل نمبر ۲۶۶

ہان صبح دمید و دامن شب شد چاک
برخیز و صبوح کن چرا ای غمناک
می نوش دلا کہ صبح بسیار دمد
او روی بما کردہ و ما روی بخاک

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۶۶

وہ صبح ہوئی وہ دامن شب ہوا چاک
جلد اٹھ کے صبوحی پی نہ ہو اے غمناک
پی عیش منا کہ صبح ہمیشہ ہوگی
وہ ہم پہ نظر کرے گی ہم جانب خاک

افسر الشعرا

اصل نمبر ۲۶۷

روحے کہ منزہ است ز آلائشِ خاک
مہمانِ تو آمدہ است از عالمِ پاک
مے دہ تو بہ بادہ و صبوحی ہمہ دوش
زاں پیش کہ گوید انعم اللہ مساک

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۶۷

وہ روح جو رکھتی نہیں آلائشِ خاک
مہمان ہے تری آئی ہے ازعالمِ پاک
مے دے تو اسے صبح سے شب تا بہ سحر
قبل اس کے کہے وہ انعم اللہ مساک

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۶۸

بس پیرہنِ عمر کہ ہر شب افلاک
بردوخت و سرِ گریبانش چاک
ہر روز لبے ز بادہ شاد و غمناک
از آب برآورد و سپردہ بخاک

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۶۸

سو پیرہنِ عمر کہ ہر شب افلاک
سیتا بھی ہے اور ازا کے گریباں بھی چاک
ہر روز ہنسے روکے جہاں خوش ناخوش
پانی سے نکال کر ملا دیتا ہے خاک

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۶۹

گر صلح نیابیم ز فلک جنگ اینک
ور نام نکو نباشد ما ننگ اینک
جام ما را ز لعل ارغوان رنگ اینک
آن کس که نمی خورد دلبر سنگ اینک

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۶۹

گر صلح نہیں فلک سے تو جنگ سہی
قسمت میں نہیں نام ہمیں ننگ سہی
جام مے لعل سے لبالب جو ہو
ابھی نہ پئے کوئی تو سر و سنگ سہی

افسر الشعرا

اصل نمبر ۲۷۰

ای چرخ فلک ز ناشناسی تنگ
پیوسته مرا برهنه سازی چو تنگ
ای چرخ زنی و دو شخص پوشیده شود
بس چرخ زنی ایذا تو اے چرخ فلک

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۷۰

حق نان و نمک کا اے فلک دو مجھے
مرتا ہے برہنہ تن اب لاغر ہے
اک چرخ سے دو شخصوں کے تن ڈھکتے ہیں
مجھ سے تو یہ ہی چرخ زنی ہنر ہے

افسر الشعرا

اصل نمبر ۱۸۱

از آتشِ حرص نمی داری باک
وز آبِ ندامت نشوی هرگز پاک
چوں بادِ اجل چراغِ عمرت بکشد
ترسم که ترا ز ننگ نپذیرد خاک

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۸۱

کیا آتشِ عقبیٰ سے نہیں تجھ کو باک
تو اشکِ ندامت سے نہ ہوگا کبھی پاک
جب بادِ اجل چراغِ عمر کر دے گی گل
ہے ڈر کہ قبول ہو نہ تجھے ننگ سے خاک

افسر الشعرا

اصل نمبر ۱۸۲

چند از غم و غصۂ جہاں قالاقال
برخیز و بیا دمی گذاراں حالا حال
از سبزه چو شد لب زمیں مالامال
درکش مئے لال از قدح مالامال

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۸۲

کب تک یہ غمِ جہاں کی ہے قالاقال
اٹھ عیش منا چین اڑا حالا حال
سبزے سے زمیں سبز ہو جب سر تا سر
ساغر مئے گلگوں سے لگا مالامال

افسر الشعرا

اصل نمبر ۲۴۳

بگذار دلا وسوسۂ کارِ محال
درکش قدح بادہ و بگذر ز ملال
آزاد شو و مجرد و بادہ پرست
تا مرد شوی رسی بسر حدِ کمال

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۴۳

اے دل تو نہ کر وسوسۂ کارِ محال
پی بادۂ گلرنگ مٹا رنج و ملال
بن شوق سے اب مجرد و بادہ پرست
جب مرد بنے تو پائے سر حدِ کمال

افسر الشعرا

اصل نمبر ۲۴۴

این صورتِ کون جملہ نقشیست خیال
عارف نبود ہر کہ نداند این حال
بنشین قدحِ بادہ بنوش و خوش باش
فارغ شو ازین نقش و خیالاتِ محال

حکیم خیام

اصل نمبر ۲۴۴

یہ عالمِ اسباب ہے اک نقشِ خیال
عارف نہیں وہ جو کہ نہ جانے یہ حال
پی ساغرِ مے عیش منا چین آرام
سب دل سے بھلا دے خیالاتِ محال

افسر الشعرا

اصل نمبر ۵۷۵

تا کے ز جهد حدیث در افق ازل
نه ز اندازه بمن علم و عمل
گه بدانشت نه اندازه نه بدل
میخور که بهر شراب اسرار شراب گرو واندر حل
بر مشکل

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۷۵

کس وقت تک اس شیخ حکایات ازل
گزرے گی لئے اندازے سے سب علم و عمل
مے پی یہ وہ دارو ہے نہیں جس کا بدل
مشکل کوئی ہو تو اس سے بنجائیگی حل

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۷۶

اسرار حقیقت نشود حل بسوال
نے نیز بدر باختن نعمت و مال
تا جان نکنی و خون نخوری پنجہ سال
از قال ترا رہ ننماید تا حال

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۷۶

باتوں سے نہیں کھلتے ہیں اسرار حقیقت
نہ مال لٹانے سے کھلے یہ عقدہ
جب تک نہ پچاس سال جانکاہی ہو
تو قال سے حال تک نہیں پہنچیگا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۴۹

اے دل بشنو نصیحت اہل حیل
کز بادۂ ناب عقل و دیں راست خلل
گر راحت جان و قوت روحت باید
مے نوش بہ بوستاں بگلبانگ غزل

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۴۹

اے دل تو یہ سن حیلہ گروں کی باتیں
یعنی کہ ہے مے عقل اور دیں کو مخل
درکار ہے گر راحت جاں و قوت روح
تو باغ میں پھول پی بہ گلبانگ غزل

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۵۰

در سر مگزار ہیچ سودائے محال
مے خور ہمہ سالہ با غم مالامال
با دختر رز نشین و عیشے مے کن
دختر بحلال بہ کہ مادر بحلال

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۵۰

آنے ہی دو نہ سر میں تو سوداے محال
دن رات لگا ساغر مے مالامال
ہم دختر رز سے خوب بیٹھ کھیلو
ماں سے تو ہے بہتر کہ بیٹی ہو دختر بحلال

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۸۳

از خالق کردگار و رب رحیم
نومید مشو بجرم و عصیان عظیم
گر مست و خراب بوده باشی امروز
فردا بخشد به استخوانهای رمیم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۸۳

اے خالق کردگار و اے رب رحیم
مایوس نہ ہو اس سے بعصیان عظیم
گر مست و خراب ہوگا تو آج کے دن
کل بخشیگا وہ بہ استخوانہائے رمیم

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۸۴

گر من گنہ روئے زمین کردستم
عفو تو امید است کہ گیرد دستم
گفتی کہ بروز عجز دستت گیرم
عاجز تر ازین مخواہ کاکنون ہستم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۸۴

گو میں نے گناہ اک جہاں بھر کے کئے
امید ہے عفو کی کرم سے تیرے
وعدہ ترا دستگیری عاجز ہے
عاجز ہوں گا نہ کوئی مجھ سے بڑھ کے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۸۵

من گر ورقِ عمر بغم در شکنم
این خنده که می زد دل باغ در شکنم
برخیز و پیاله را ز می پُر گردان
باشد که غمِ جهان بهم در شکنم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۸۵

گر میں ورقِ عمر الٹ دوں غم کا
اس خندۂ مے سے خوب باغ چھلکے
اٹھ جلد مئے ناب سے بھر دے مرا جام
شاید کہ غم جہاں سے پیچھا چھوٹے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۸۶

در راه تو تا اسپِ طلب تاخته ام
با عیش و طرب وداع پرداخته ام
قصه چه کنم که با بت نشناخته ام
در منزلِ دُرد و دُرد کشان ساخته ام

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۸۶

جب سے تری راہ میں قدم ہے رکھا
دم بھر کو نہیں عیش میں کچھ پایا
دروازے تلک کی بھی تو پہچان نہیں
ہے چور کے گھر میں آشیانہ میرا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۸۷

یارب تو گِلم سرشتہ من چہ کنم
پشم و قصبم تو رشتہ من چہ کنم
ہر نیک و بدے کہ از من آید بوجود
تو بر سر من نوشتہ من چہ کنم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۸۷

یارب مرا قالب اگر تجھی نے ڈھالا
رگ ریشہ ہے سب تیری ہی قدرت کا بنا
جو اچھا برا ظہور لائے مجھ سے
سب لوح جبیں پہ نقش تھا میرا لکھا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۸۸

این چرخ فلک کہ ما درو حیرانیم
فانوس خیال ازو مثالے دانیم
خورشید چراغدان و عالم فانوس
ما چون صوریم کاندرو حیرانیم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۸۸

یہ چرخ فلک جس میں ہیں ہم چکرائے
فانوس خیال کی ہے نسبت اس سے
خورشید چراغدان ہے عالم فانوس
تصویروں کی طرح ہم اسی میں پھرتے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۹۱

بر خود درِ کام و آرزو بر بستم
وز منّت ہر ناکس و کس وا رستم
گر صوفیِ مسجدم و گر بت پرستم
من زان ہمہ آزادم و چنانکہ ہستم ہستم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۹۱

میں خواہش و آرزو سے بیزار ہوں
منت سے ہر اک شخص کی وارستہ ہوں
اب صوفیِ مسجد ہوں کہ بتخانہ کا ہوں
وہ جانے یہی ہے جو ہوں ویسا ہوں

امیر الشعراء

اصل نمبر ۲۹۲

تا چند زنی بر سر من نخوت و جودم
یا این ہمہ خو شبخوار نخوت بیہودم
چون بود حقیقتی مرا از وے بود
من خود کہ بدم مرا کجا بر بہ بودم

ترجمہ نمبر ۲۹۲

ہاں ہے یہ بجا کہ ابھی سے میرا ہے وجود
جب راہ یہ چلتا ہوں وہی ہے مقصود
جو میری حقیقت ہے اسی کے ہاتھ
میں کون تھا کس طرح ہوا اب موجود

امیر الشعراء

متن نمبر ۹۳۴

با باده نبوده‌ام دمی تا هستم
امشب شب قدر است و من اتش مستم
لب بر لب جام و سینه بر سینهٔ خم
تا روز بگردن صراحی دستم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۹۳۴

لب بادہ بلب ہوں رہوں تا بہ حیات
ہے آج شب قدر میں دھت ہوں اس رات
سب لب جام ہیں اور سینہ بہ سینۂ خم
تا صبح صراحی کے گلے گرد ہیں مرے ہات

افسر الشعراء

متن نمبر ۹۳۵

گفتم که دگر بادهٔ گلگون نخورم
می خون رزانست و من این خون نخورم
پیر خردم گفت بمستی نخوری
گفتم که مزاح میکنم چون نخورم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۹۳۵

میں بولا کہ اب بادۂ گلگوں نہ پیوں
مے خون انگور کا اب خون نہ پیوں
چلائی یہ عقل کیا تو سچ کہتا ہے
میں نے کہا ہنستا تھا بھلا کیوں نہ پیوں

افسر الشعراء

متن نمبر ۴۹۵

مقصود ز جملہ آفرینش مائیم
در چشم خرد جوہر بینش مائیم
این دائرۂ جہان چو انگشتری است
بے ہیچ شکی نقش نگینش مائیم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۴۹۵

پیدائش کُل کا خاص منشا ہیں ہم ہاں
عقل اگر جوہر ہے بینا ہیں ہم ہاں
ہے دائرۂ عالم کا انگوٹھی کی مثال
بے شک و شبہ اس کا نگینہ ہیں ہم ہاں

افسر الشعراء

متن نمبر ۴۹۶

ما دوست و در اتفاق در ہمہ زنیم
مائے ز نشاط بر سر عرش زنیم
خیزیم و دمی زنیم پیش از دم صبح
کین صبح بسی دمد کہ ما دم نزنیم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۴۹۶

جو وقت ملا ہے اسے کھوتا ہوں میں کیوں
کیوں غم میں اپنی کھو دوں چھوڑ کے عیش و طرب
ہر صبح سے پہلے دور یوں چلنا ہے
یہ صبح بہت ہوگی نہ ہوں گے پھر ہم کب

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۹۷

در عشق ز صد گونه ملامت بکشیم
ور بشکنم این عهد غرامت بکشیم
گر عمر وفا کند جفاهای ترا
باری کم از آنکه تا قیامت بکشیم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۹۷

چاہت میں تری لاکھ ملامت جھیلوں
پیمان جو توڑوں تو غرامت جھیلوں
جو عمر وفا کرے جفائیں تیری
اتنی تو ہو تا حشر جنہیں میں جھیلوں

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۹۸

امروز که نیست در شرابم یارم
زهراب بوده ز آتش بایم
زیرا که غم جهان و تریاق و بایم
تریاک جو نیست زهر هجران و بایم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۹۸

افسوس کہ آج مے کا قطرہ نہ ملا
اے کاش کوئی زہر ہی دیتا بھرا
ہے زہر غم ہجر جس کا تریاک شراب
تریاک ملے تو زہر کی کب پروا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۹۹

فرزین صفتا اگر مستی عیار شدم
وز اسپ پیادہ صفا ہا ستیز شدم
از بازی فیل و شاہ چوں در ماندم
رخ بر رخ او نہادہ ہا ستیز شدم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۹۹

اے فرزیں صفت غموں کا میں ہے مارا
گھوڑے سے کہ اتنے سے ہو گیا اب بیچارا
اب تنگ آ گیا فیل و شاہ کی بازی سے
رخ رخ پہ مرے رکھ دیا اور مات ہوا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۰۰

مستیم ز شراب ناب باشد دائم
گوشم بہ نے و رباب باشد دائم
گر خاک مرا کوزہ گراں کوزہ کنند
آں کوزہ پر از شراب باشد دائم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۰۰

مستان شراب ناب کا ہو دائم
سنوں نغمہ رباب کا ہو دائم
یار مری خاک سے جو کوزہ ڈھالیں
وہ کوزہ بھرا شراب کا ہو دائم

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۰۱

ای چرخ ز گردش تو خرسند نیم
آزادم کن که لائق بند نیم
گر میل تو با بی‌خرد و نااهل است
من نیز چنان اهل و خردمند نیم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۰۱

گردش سے تری فلک میں خورسند نہیں
آزاد ہی کر میں لائق بند نہیں
محبوب اگر ہیں تجھ کو نااہل و سفیہ
میں بھی ہوں کچھ ایسا ہی جو خردمند نہیں

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۰۲

در حلقهٔ رندان خرابات منم
افتاده بمعصیت ز طاعات منم
سرمست ز شب دراز از بادهٔ ناب
در خون جگر کشته مناجات منم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۰۲

سر حلقهٔ رندان خرابات ہیں ہم
افتادہ بمعصیت ز طاعات ہیں ہم
میخواری میں کاٹتے ہیں راتیں اول شب سے
از خون جگر وقف مناجات ہیں ہم

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۰۳

دنیا چو فناست من بجز فن نکنم
جز یاد نشاط و مئے روشن نکنم
گویند خدا ترا ز توبه دهاد
او خود ندهد اگر دهد من نکنم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۰۳

دنیا فانی ہے میں بجز فن نہ کروں
جز یاد نشاط و مئے روشن نہ کروں
سب کہتے ہیں ہو توفیق دے توبہ کی خدا
وہ دے کہ نہ دے لیکن میں نہ کروں

افسر الشعراء

اصل نمبر

من ظاہر ہر نیستی و ہستی دانم
من باطن ہر فراز و پستی دانم
با این ہمہ از دانش خود بیزارم
گر مرتبہ ورائے مستی دانم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر

میں ظاہر ہر نیستی و ہستی سمجھا
میں باطن ہر فراز و پستی سمجھا
با این ہمہ ہوں عقل سے اپنی بیزار
مستی سے پرے کا مرتبہ بھی سمجھا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۰۵

دیگر غم این گردش گردون نخوریم
جز بادہ صاف در مے گلگون نخوریم
مے خون جہان است و جہان خونی ما
ما خون دل خونی خود چون نخوریم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۰۵

ہم اب غم گردش گردوں نہ کروں
جز بادۂ صاف و مے گلگوں نہ چکھوں
مے خون جہاں جہاں ہے اسکا خوں
کیوں اس دل خونی کا میں پھر خوں نہ پیوں

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۰۶

ما از مے بیخودی طربناک شدیم
وز پایۂ دون بر سر افلاک شدیم
آخر ہمہ ز آلایش تن پاک شدیم
از خاک برآمدیم و بر خاک شدیم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۰۶

پی جب کے مے بیخودی طربناک ہوئے
تھی پست ہم اب بر سر افلاک ہوئے
باقی نہ رہی جسم کی آلائش تک
ہم خاک سے پیدا ہوئے پھر خاک ہوئے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۰۸

یک دست بمصحفیم و یک دست بجام
گہ مرد حلالیم گہی مرد حرام
مائیم درین گنبد فیروزہ رخام
نہ کافر مطلق نہ مسلمان تمام

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۰۸

اک ہاتھ میں مصحف ہے اک ہاتھ میں جام
ہوں مرد حلال اور کبھی مرد حرام
وہ ہیں ہمیں کہ اس نیلگوں گنبد کے تلے
ہوں کافر مطلق نہ مسلمان تمام

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۰۷

ای مفتی شہر از تو پرکارتریم
با این ہمہ مستی از تو ہشیارتریم
تو خون کسان خوری و ما خون رزان
انصاف بدہ کدام خونخوارتریم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۰۷

اے مفتی شہر ہوں میں تجھ سے پرکار
اس مستی میں ہوں تجھ سے زیادہ ہشیار
تو لوگوں کا خون پیئے میں خون انگور
انصاف کر اب کون ہے بڑھ کر خونخوار

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۰۹

من باده خورم و لیک مستی نکنم
الا بقدح دراز دستی نکنم
دانی غرضم ز می پرستی چه بود
تا همچو تو خویشتن پرستی نکنم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۰۹

پیتا بھی ہوں میں کبھی مستی نہ کروں
ساغر کے لیے دراز دستی نہ کروں
مے خواری کی میری کچھ غرض ہے معلوم؟
یہ اس لیے تجھ سی خود پرستی نہ کروں

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۱۰

در جستن جام جم جہاں پیمودم
روزے ننشستم و شبے نغنودم
ز استاد چو وصف جام جم بشنودم
خود جام جہاں نمائے جم من بودم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۱۰

تفتیش میں جام جم کی عالم چھانا
سویا نہ کبھی اور نہ پل بھر بیٹھا
استاد سے وصف جام جم جب کہ سنا
میں جام جہاں نمائے جم آپ ہی تھا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۱۵

افسوس کہ بیفایدہ فرسودہ شدیم
وز طاس سپہر سرنگون سودہ شدیم
دردا و ندامتا کہ تا چشم زدیم
نابودہ بکام خویش نابودہ شدیم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۱۵

افسوس کہ بے مراد دنیا سے چلے
اس چرخ سپہر میں عبث بے منفعت گھلے
افسوس صد افسوس کہ جھپکی جو پلک
جیسے نہ تھے ویسے ہی بے منفعت نابود ہوئے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۱۶

ما خرقۂ زہد بر سر خم کردیم
وز خاک خرابات تیمم کردیم
باشد کہ درون میکدہ دریابیم
عمری کہ درون مدرسہ گم کردیم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۱۶

سجادۂ و خرقۂ زہد اب ہے سر خم کی
اور خاک خرابات سے ہے تیمم بھی
شاید ملے مینا سے میں پیچھے اس کا پتا
جو عمر کہ مدرسے میں غارت کردی

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۱۵

ما افسر خان و تاج کے نفروشیم
دستار و قصب بانگ نے نفروشیم
تسبیح کہ پیک لشکر تزویر است
ناگاہ بیک جرعۂ مے نفروشیم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۱۵

کلاہ و نگیں کو تخت و تاج کو لے کر دوں
عمامہ و صدائے نے پہ صدقے کر دوں
تسبیح جو ہمدم مکاران کا ہے یار
اک گھونٹ شراب پر فدا اسے کر دوں

امیر الشعراء

اصل نمبر ۵۱۶

چوں نیست مقام ما دریں دہر مقیم
پس بے مے و معشوق خطائیست عظیم
تا کے ز قدیم و محدث اے مرد سلیم
چوں من رفتم جہاں چہ محدث چہ قدیم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۱۶

اس دہر میں جب رہنا نہیں ہمیں مقیم
بے بادہ و معشوق عذاب اس کا الیم
کب تک یہ قدیم اور حدوث کی بحث
جب ہم نہ رہے کچھ بھی حدوث اور قدیم

امیر الشعراء

اصل نمبر ۵۱۷

پاک از عدم آمدیم و ناپاک شدیم
آسوده در آمدیم و غمناک شدیم
بودیم ز آب دیده در آتش دل
دادیم بباد عمر و در خاک شدیم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۱۷

آئے تھے عدم سے پاک ناپاک ہوئے
آئے تھے خوشی سے ہم غمناک ہوئے
باینکہ بہایا اشک اور دل میں آگ
عمر ہم نے ہوا کے نذر کی خاک ہوئے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۱۸

در پای اجل چو من سر افگنده شوم
وز بیخ امید عمر بر کنده شوم
زنهار گلم بجز صراحی مکنید
باشد که ز باده تر شوم زنده شوم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۱۸

جب پائے اجل پہ میں سر افگن ہوں
جب بیخ امید عمر کی برکندہ ہوں
مٹی سے مری بجز صراحی نہ بنائیں
شاید کہ مے سے تر ہو تو میں زندہ ہوں

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۱۹

جانم ز دریغ و دی ابد و ستقیم
بیچارہ دل از نہیب فروا بدو نیم
یکبارگی این عمر من از دستیم
رفتہ ہمہ حسرت است با اندہ و بیم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۱۹

ہے روح مری کسل کے الم میں جو سقیم
اور دل غم فرواں کے انتہاب دو نیم
یہ عمر عزیز آب سے اتنی
باقی گئی صرف حسرت اندوہ و بیم

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۲۰

چون آتش اگر بر آسمان برگذریم
ور آب روان اگرچہ پاکیزہ ایم
ور خاک شویم از آنکہ خاکی بودیم
باد است جہان بادہ بدہ تا بخوریم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۲۰

شعلہ کی طرح اگر زمیں فلک پر پہنچوں
یا آب رواں کی شکل پاکیزہ بنوں
پھر بھی ہوں زمیں خاک بخاک ہی اصل مری
دنیا ہے مثال باد مے دے کہ پیوں

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۲۳

یکچند بکودکی باستاد شدیم
یکچند باستادی خود شاد شدیم
پایان سخن شنو که ما را چه رسید
از خاک برآمدیم و بر باد شدیم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۲۳

استاد سے کچھ دنوں تو بچپن میں پڑھا
کچھ دن کیا استادی پہ اپنی غرا
انجام ہمارا اب سنو ہم زمیں سے آئے
ہم خاک سے نکلا تھا کہ برباد ہوا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۲۴

زان پیش که از زمانه تابی بخوریم
با یکدگر امروز شرابی بخوریم
کین پیک اجل بگاه رفتن ما را
چندان ندهد امان که آبی بخوریم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۲۴

قبل اس کے زمانے سے جو پائیں زحمت
مل بیٹھ کے آپس میں ہو مے کی صحبت
ورنہ دم رفتن ہمیں یہ پیک اجل
اک گھونٹ بھی پانی کی نہ دیگا مہلت

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۲۵

ای دوست بیا تا غم فردا نخوریم

وین یکدم عمر را غنیمت شمریم

فردا کہ ازین دیر کہن درگذریم

با ہفت ہزار سالگان سربسریم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۲۵

اے یار عزیز آج کل کی نہ کریں

دم بھر کی یہ زندگی غنیمت سمجھیں

کل ہو گیا گر جہان فانی سے کوچ

پھر سات ہزار سال والوں سے جا ملیں

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۲۶

شبہا گذرد کہ دیدہ برہم نزنیم

کیں صبح بسے دمید و یادم از صبح

خیزیم و دمے بہم نزنیم

با یاد نشاط بر سر غم نزنیم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۲۶

اس بزم میں رات ایسے نہیں جھپکائی پلک

صبحیں بہت ہوئیں کہ ہم کو نہ خبر تک

صبح اندھیرے سے ہوں سرگرم نشاط

تا آئے نہ پیش بادۂ عیش میں غم کی دھمک

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۲۹

از بادہ شود تکبر از سر کم
از بادہ شود کشادہ بند محکم
ابلیس اگر ز بادہ خوردے یکدم
کردے دو ہزار سجدہ پیش آدم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۲۹

طوفان غرور و رعونت سے ہوتا ہے کم
کھل جاتے ہیں دو گھونٹ سے عقدۂ مبہم
ابلیس اگر شراب جو چکھ لیتا
کرتا دو ہزار سجدے پیش آدم

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۳۰

یک جو غم ایام نداریم خوشیم
گر چاشت بود شام نداریم خوشیم
چون پختہ بجا می رسد از مطبخ غیب
از کس طمع خام نداریم خوشیم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۳۰

جو بھر غم ایام نہیں رکھتے خوش ہیں
گر صبح کو کھانا ہو تو شام کو ناخوش ہیں
جب غیب سے ملتی ہے پکی پکائی روٹی
پھر کچی ہوس کیوں ہو پھر یوں خوش ہیں

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۳۵

در میکدهٔ عشق نیازے دارم
با شمع رخش سوز و گدازے دارم
آنگه که بمیٔ عشق طهارت کرده
با روئے بتے خویش نمازے دارم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۳۵

ہے میکدۂ عشق سے نسبت کو نیاز
شمعِ رخِ محبوب سے ہے سوز و گداز
پھر واں مئے عشق سے طہارت کرکے
پڑھتا ہوں لقائے بت پہ اپنے [illegible] نماز

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۳۶

پیوسته ز گردش فلک غمگینیم
با طبع حزین ز خویشتن در کینیم
عمرے که نه از سر جهان برخیزیم
عقلے نه که در فراغ زجهان بنشینیم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۳۶

ہر وقت غمِ چرخ جفا [illegible]
اور طبع حزیں سے ہیں ہمیشہ [illegible]
نے عمر ہی اتنا جو جہاں سے ہوں [illegible]
نے عقل ہی اتنا کہ ہوں دنیا سے [illegible]

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۳۳

تا چند اسیر عقل هر روزه شویم
در دهر چه صد ساله چه یک روزه شویم
در ده تو بکاسه می از آن پیش که ما
در کارگه کوزه گران کوزه شویم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۳۳

ہر روز کی قید عقل کب تک جھیلوں؟
اک دن جیوں دنیا میں کہ سو سال جیوں
دے بادہ کہ پی لوں تو اس سے پہلے
میں خاک ہوں اور خاک سے کوزہ بنوں

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۳۴

تا چند ملامت کنی ای زاهد خام
ما رند خراباتی و مستیم مدام
تو در غم تسبیح و ریا و تلبیس
ما با می و مطرب و معشوقه و جام

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۳۴

کب تک یہ ملامت مجھے اے زاہد خام
میں رند خرابات ہوں بادہ بدست مدام
تجھ کو غم تسبیح ہے اور مکر و فریب
میں ہوں مے و معشوق ہے اور مطرب و جام

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۳۵

بر مفرش خاک خفتگان می‌بینم
در زیر زمین نهفتگان می‌بینم
چندانکه بصحرای عدم می‌نگرم
نا آمدگان و رفتگان می‌بینم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۳۵

کچھ فرش زمیں پہ سب ہیں مر کے سووے
کچھ خاک میں مل گئے نہیں جن کا پتا
صحرائے عدم تک آ کے یہ نوبت ہے
آئندہ و رفتہ کا بندھا ہے تانتا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۳۶

یک روز ز بند عالم آزاد نیم
یک دم زدن از وجود خود شاد نیم
شاگردی روزگار کردم بسیار
در کار جہان ہنوز استاد نیم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۳۶

اک دن غم دنیا سے میں آزاد نہیں
دم بھر کو میں جینے سے دل شاد نہیں
شاگردی روزگار کی مدت کی
اس دور جہاں میں ابھی استاد نہیں

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۲۴

گر در گیری چگونه پرواز کنم
با عشق توام چگونه آغاز کنم
یک لحظه سرشک دیده‌ام نگذارد
تا چشم ز گریه یکزمان باز کنم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۲۴

ہوں قید میں تیری کیسے پرواز کروں
کس طرح سے عشق غیب آغاز کروں
دم بھر کو نہیں اتنا کہ آنسو تھمیں
ممکن نہیں جو دو گھڑی آنکھ وا کروں

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۲۵

آن راه که عیش پیچ قدم می‌زنم
وان راه که عیش پیچ همی زنم
گر در پی هر که جز او کس نشنود
حقا که بغیر ازو دمی نزنم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۲۵

اس راہ نہ غیر کو بنا دوں ہمراز
کرنی ہو ہوا بھی نہ بتا دوں ہمراز
یہ جانوں اگر کچھ سوا اور بھی ہے
مر جاؤں مگر میں نہ بنا دوں ہمراز

افسر الشعراء

اصل نمبر ۹۳۵

من گوهرِ سجود و نقیبت نزده ام
درد تو به نصب جبهه نزده ام
خاکی در تو به بیکلست عالم نزده ام
یک موی ترا ابر دو عالم ...

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۹۳۵

گوہر کو نہ دونوں میں اپنے سجدہ کی قیمت پر
دونوں در دو تراز لا لا کہ در ہیں سر ہے
ہم ایک سجدہ تو نہ دونوں در کی خاک
آئے بال نہ دونوں تیرا دو عالم سر ہے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۹۳۶

هنگام گل است اختیاری بنهیم
وانگه بخلاف شرع کاری بنهیم
با سبزه خطان لاله رخسار روزی چند
بر سبزه ز جرعه لاله زاری بنهیم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۹۳۶

ہے موسم گل اس کی یہی ہے خواہش ہوں
اس دم بخلاف شرع کچھ کر گزر دوں
ان سبزہ خطوں لالہ رخوں کو لے کر
سبزے کو مے لالہ سے رنگیں کر دوں

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۴۱

دشمن بغلط گفت که من فلسفیم
ایزد داند که آنچه گفتست نیم
لیکن چو درین غم آشیان آمده‌ام
آخر کم ازان که من بدانم که کیم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۴۱

دشمن نے غلط کہا کہ ہوں فلسفہ داں
خالق کو خبر ہے یہ جھوٹ ہے اس کا گماں
ہر چند چلا آیا ہوں اس غمکدے میں
لیکن نہیں معلوم کہ ہوں کون کہاں

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۴۲

اسرار ازل را نه تو دانی و نه من
وین حرف معما نه تو خوانی و نه من
هست از پس پرده گفتگوی من و تو
چون پرده برافتد نه تو مانی و نه من

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۴۲

اسرار ازل میں کبھی نہ سمجھا ہوں نہ تو
ایسی پہیلی ہی میں بوجھا ہوں نہ تو
ہیں پردے کے پیچھے مری تیری باتیں
اٹھ جائے جو پردہ نہ میں رہتا ہوں نہ تو

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۲۵

حق جان جہان است وجہان جملہ بدن
واصناف ملائکہ حواس این تن
افلاک عناصر ومو الید اعضا
توحید ہمین است دگرہا ہمہ فن

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۲۵

حق جان جہان ہے اور جہان جسم اس
اصناف ملائکہ ہیں اس تن کے حواس
افلاک عناصر ہیں مو الید اعضا
توحید یہی ہے ایک باقی بکواس

اثر الشعراء

اصل نمبر ۲۲۶

ہر روز بگردش تو آسیاے چرخ کہن
نخل طربم بر کند از بیخ و بن
وین طرفہ کہ نا اہلی تو از دام کرامت
کس نیست کہ گوید بدیت ننگ است سخن

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۲۶

ہر روز ترے بخیر سے آسیاے چرخ کہن
ہے تاراج ہوا اس دل کا چمن
جز پیرا ہے پر کوئی کہتا بھی نہیں
پھر لطف یہ ہے کہ ابتر ہے اس کا سخن
دیکھے وہ نہیں

اثر الشعراء

اصل نمبر ۱۵۴

اے چرخ ہمیشہ در ستیزی با من
درمانِ دگر کسے و دردی با من
در صلح چہ با ندکان نہ کردم با تو
در جنگ چہ بود کان نہ کردی با من

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۵۴

ان بن ہی رہی ہی مجھ سے ہمیشہ تجھ سے
اوروں کی تو دوا ہے درد ہے میرے لئے
کیا مجھ سے مدارات نہ کی صلح کے وقت
اور جنگ میں کیا کیا جو کچھ ہوا تو نے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۵۵

برخیز و مخور غمِ جہانِ گذران
خوش باش دمے بہ شادمانی گذران
در طبعِ جہان اگر وفائے بودے
نوبت بہ تو خود نیامدے از دگران

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۵۵

اٹھ عیش منا کہ ہے یہ ایام رحلت
جو دم بھی گذر جائے خوشی سے وہ ہے بہت
ہوتی جو وفا جہان کی طینت میں
کیوں اوروں سے بعد تجھ تک آتی نوبت

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۴۸۵

پیداست ز نام نیک مشہور شدن
خار است ز جور چرخ رنجور شدن
خمار بُدن بہ کہ ز آب انگور شدن
بہ زانکہ بزہد چون شیخ مغرور شدن

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۴۸۵

ہے صاف چو نام نیک سے ہو مشہور
بدتر ہے ستم چرخ سے ہونا رنجور
مخمور ہو کے پانی سے نشے میں رہنا
بہتر ہے جو ہو زاہد اپنے پہ مغرور

افسر الشعرا

اصل نمبر ۱۴۸۶

بر سینۂ غمپذیر من رحمت کن
بر جان و دل اسیر من رحمت کن
بر پای خرابات رو من بخشای
بر دست پیالہ گیر من رحمت کن

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۴۸۶

اس سینۂ غم پذیر پر رحمت کر
اس جان و دل اسیر پر رحمت کر
جن پاؤں سے چل کے میخانے گیا ہوں ان کو بخش
اس دست پیالہ گیر پر رحمت کر

افسر الشعرا

اصل نمبر ۹۴۵

نتوان دل شاد را بغم فرسودن
وقت خوش خود بسنگ محنت سودن
در دهر که داند که چه خواهد بودن
می باید و معشوق و بکام آسودن

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۹۴۵

کیوں اچھی بھلی جان کو غم میں گھلائے
کیوں عیش کی گھڑیوں کو مصیبت میں گنوائے
دنیا میں جدا جان سے گر سب کچھ ہوا
بہتر یہی ہے سب کو ہنسی کھیل اڑائے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۵

گر نیست درین گفت و شنو همدم من
شد نالهٔ من همنفس و محرم من
بگریه چو نیست دیدهٔ پرنم من
من بعد بغم تا ابد آید غم من

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۵

ہے شور میں غم کے نہیں ہمدم میرا
اک نالۂ دل ہے صرف ہمدم میرا
تھمتا نہیں آنکھ سے کبھی میرا آنسو
جب تک نہ گذر جائے کہیں غم میرا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۵۱

مسکین دلِ زار و مستمند و دیوانهٔ من
هشیار نشد ز عشقِ جانانهٔ من
روزیکه شرابِ عاشقی دادند
وز خونِ جگر زدند پیمانهٔ من

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۵۱

مسکین دلِ زار و مستمند و دیوانہ مرا
دم بھر نہ بچا ز عشقِ جانانہ مرا
جس دن کہ شرابِ عاشقی بخشی تھی
تھا خونِ جگر سے لال پیمانہ مرا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۵۲

قومی متفکر اند در مذهب و دین
جمعی متحیر اند در شک و یقین
ناگاه منادیی برآید ز کمین
کای بیخبران راه نه آنست نه این

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۵۲

کچھ وہ ہیں جنہیں مذہب و دین کا سودا
کچھ وہ ہیں جنہیں شک و یقین کا جھگڑا
ناگاہ منادی نے کہا چلا کر
اے بیخبرو راہ وہ ہے نہ یہ رستا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۵۳

اے گشتہ شب و روز بہ دنیا نگراں
اندیشہ نمی‌کنی تو از روز گراں
آخر نفسے ببین و با خود بنگر
کایام چگونہ می‌کند با دگراں

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۵۳

اے وہ کہ جو دن رات لگائے دنیا میں دھیان
کیوں روز قیامت کی تجھے ہے نہ پروا
دم بھر کے لئے غور تو کر ہوش کی لے
کیا اوروں کے ساتھ کرتے ہیں صبح و مسا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۵۴

گویند مرا کہ مے مخور بیش ازیں
آخر بچہ عذر برنداری سر ازیں
عذرم رخ یار و بادۂ صبحی است
انصاف بدہ چہ عذر روشن‌تر ازیں

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۵۴

سب کہتے ہیں اس شراب کو کم کر دے
کیوں ترک نہیں کرتا سبب بھی بتلا دے
کیوں کر نہ پیوں کہ آرزو ہے یار کی دید
مے نوشی ہے صبح کی اور ... روشن اس سے
پھر کونسا عذر ہے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۸۵۵

تو آمدہ ای بہ بادہ دستی کردن
باخویشتن آ ازین تباہی کردن
حیف است نہ بدی وی و نباشی ورا
پیداست کہ امروز چہ شاہی کردن

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۸۵۵

آیا ہے یہاں تو بادشاہی کرنے
باز آ اپنے گناہوں سے تباہی کرنے
کل گذرا جو کیا کیا نہ بنا کل سے کچھ ہوگا
ظاہر ہے سبکا آج کیا ہے کیا ہے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۸۵۶

خواہی کہ نہد پیش تو گردون گردن
کار تو بود و ہمیشہ جان پروردن
ہیچ منت اعتقاد و باید کردن
غم خوردن و اندوہ جہان ناخوردن

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۸۵۶

مقصود ہے گر جھکائے گردوں گردن
دے جان کو چین جسم کو رکھ کندن
میرا ہی سا اعتقاد لازم ہے سمجھن
پی جام پیم مگر نہ پھنس بساری

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۵ م

گر بر فلکم دست بدی چون یزدان
برداشتمی من این فلک را ز میان
از نو فلکی دگر چنان ساختمی
کآزاده بکام دل رسیدی آسان

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۵ م

رب جیسا اگر چرخ پہ قابو ہوتا
میں ہیچ میں سے اس کو مٹا ہی دیتا
اک اور فلک آپ بنا دیتا پھر
جو آرزو میں دل کی پوری کرتا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۸ م

بشنو ز من ای زبدۂ یاران کہن
اندیشہ مکن زین فلک بے سر و بن
بر گوشۂ عرصۂ قناعت بنشین
بازیچۂ چرخ را تماشا می کن

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۸ م

اے زبدۂ یارانِ کہن دوست مرے
اس بے سر و پا چرخ سے کیا اندیشے
چل بیٹھ قناعت کے کسی گوشے میں
پھر دیکھ ذرا کھیل تماشے اس کے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۵۹

این چشم پیالہ بین بجان آبستن
ہمچو سمنے ز ارغوان آبستن
نے نے غلطم کہ بادہ از نبات لطف
آبیست بہ آتش روان آبستن

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۵۹

ساغر میں یہ کیا ہے دیکھو جاں رکھتا ہے؟
گویا کہ سمن یہ ارغواں رکھتا ہے
یہ بھی ہے غلط لطیف اتنی ہے شراب
پانی ہی جو آتش کو رواں رکھتا ہے

امیر الشعراء

اصل نمبر ۵۶۰

گاوے است بر آسمان کہ نامش پروین
یک گاو دگر نہفتہ در زیر زمین
چشم خردت کشا چو اہل یقین
زیر و زبر دو گاو مشتی خر بین

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۶۰

اک گاؤ فلک پہ ہے بنام پروین
اک گاؤ زمیں کی تہ میں ہے زیر زمیں
اب عقل کی آنکھ کھول کر دیکھ ذرا
ہے زیر و زبر یہ گاؤ مشتی خر بیں

امیر الشعراء

اصل نمبر ۱۲۶۴

با او چو بعقل زندگانی کردن
نتوان کردن و لے بنادانی کردن
استاد ازل چو روزگار ما را بنوشت است
چندان نبرت زند که دانی کردن

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۲۶۴

ہے عقل کی رو سے زندگانی از بس
پر کیا کیجے کہ تجھ کو نہیں آتا وہ ڈھب
استاد ازل نے جو دیا ہے ارشاد
وہ آتا جب نہ لگا سکے آپ کا سب

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۲۶۵

دوش از سر روح از صفائے دل من
در میکده آں روح فضائے دل من
جام مئے من آورد که بستان و بنوش
گفتم نخورم گفت برائے دل من

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۲۶۵

میخانے میں کل جشن تھا میری خاطر
وہ ساقی مہ لقا تھا میری ہی خاطر
وہ جام مئے سے لے کے آیا ما پی لی
انکار کیا میں نے وہ بولا میری خاطر

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۶۳ه

ای آنکه توئی خلاصۂ کون و مکان
بگذار ز غم وسوسۂ سود و زیان
یک جام مئے صبح از ساقی باقی بستان
تا باز رہی تو از غم ہر دو جہان

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۶۳ه

اے وہ کہ تو ہے خلاصۂ کون و مکاں
دم بھر نہ رکھو وسوسۂ سود و زیاں
پی ساقیٔ باقی کا پیالہ پیارا
تا دور ہو تجھ سے غم ہر دو جہاں

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۶۴ه

چون حاصل آدمی درین شورستان
جز خوردن غصه نیست تا کندن جان
خرم دل آنکه زین جهان زود برود
و آسوده کسی که خود نیامد بجهان

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۶۴ه

بے فیض ہے انساں کیلئے باغ جہاں
دم توڑنے تک رنج ہے راحت ہے کہاں
ہے شاد وہی جو یاں سے جلدی ہی مٹا
آرام وہ ہے جو نہیں آیا یہاں

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۵۵م

از گردش این دائرهٔ بے پایان
برخوردارے دو نوع مردم را دان
یا پاکے جہان تمام از نیک و بدش
یا بے خبرے از خود و از کار جہان

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۵۵م

اس چرخ کی گردش میں جو ہے بے پایاں
دو قسم کے انسان ہیں شادان و حال
یا وہ جنہیں ہے نیک سے بد کی تمیز
یا وہ جنہیں سدھ بدھ نہیں آپ کی یاں

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۵۶م

جانہا ہمہ آب گشت و دلہا ہمہ خون
تا چیست حقیقت از این پردہ برون
اے با علمت خرد و گردون دون
اے از تو جہان بستہ تو از رہ بیرون

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۵۶م

ہیں سوئیں پانی پانی دل خون ہوئے
یعنی کہ کسی طرح حقیقت کھلے
کیا شے ہے عمل کے آگے گردون دون سے
ہے راہ جہاں تجھ سے تو باہر اس سے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۶۷ ص

می خوردن و گرد گل رخان گردیدن
بهتر ز هزار زاهدی ورزیدن
گر مردم میخوار بدوزخ باشند
پس روئے بہشت را کہ خواہد دیدن

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۶۷ ص

مے پینا پری وشوں پہ مرنا زیبا
فعل ہزار زہد سے ہے اچھا
گر بادہ کشان شرابی دوزخی ہوں سب
جنتی ہوئی پھر بہشت کس نے دیکھا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۶۸ ص

دانی کہ چہ بوداست توبہ کردن من
زیرا کہ حرام نیست می خوردن من
بر اہل مجاز است بتحقیق حرام
می خوردن اہل راز در گردن من

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۶۸ ص

معلوم ہے کیا ہے توبہ کرنا میرا
دراصل نہیں حرام ہے پینا میرا
ہاں اہل مجاز پر یقینا ہے حرام
میخواری اہل راز وبال سر میرا

افسر الشعراء

مثل نمبر ۵۶۵

تا کے غم آں خورم کہ زیں دو بیروں
احوال مرا نہ سر پدید است نہ تن
زاں پیش کہ رخت زیں سرا بربندم
ساقی بدہ آں مے کہ ہمیں است سخن

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۶۵

کب تک غم و رنج و بلائے دنیا جھیلیں
کچھ حال کا سر کا پتہ نہیں ہے نہ بدن
قبل اس کے کہ رحلت ہے کہیں یاں سے ہو
فیصلہ ہے یہی قول کہ ساقی مے دے

افسر الشعراء

مثل نمبر ۵۶۶

صبا وزید ای حدیث پیچیدہ بہ چمن
چیست زنخ اندہ ای و تفسیر بہ چمن
چوں پیر حقیقت است از و معنی طلب
از دیدہ بچمن والسلام تفسیر چمن

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۶۶

صبا دیتی نہیں حدیث پیچیدہ سے تک
جو پیچیدہ ہیں پڑھی ہے تفسیر تک
جب پیر حقیقی ہے تو معنی اس سے پوچھ
آنکھوں سے دیکھ والسلام تفسیر تک

افسر الشعراء

اصل نمبر ١٨١٥

احوال جہان بر دلم آسان می کن
وافعال بدم ز خلق پنہان می کن
امروز خوشم بدار فردا با من
آنچہ از کرم تو می سزد آن می کن

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ١٨١٥

احوال جہاں کو مجھ پہ آساں کر دے
عیبوں کو مرے خلق سے پنہاں کر دے
دے آج مجھے چین سے رکھ، اور کل بھی
جو کچھ ہو کرم کے تیرے شایاں کر دے

افسر الشعراء

اصل نمبر ١٨١٦

یارب ز قبول و ز رد ما باز رہان
مشغول خودم کن از خودم باز رہان
تا ہشیارم ز نیک و بد می دانم
مستم کن و زین نیک و بدم باز رہان

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ١٨١٦

یارب مجھے کر رد و قبول سے رہا
اس دل سے خودی مٹا کے کر لے اپنا
جب تک کہ ہے ہوش نیک و بد جانونگا
مستانہ بنا کے نیک و بد سے تو بچا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۸۵

رندے دیدم نشستہ بر خنگ زمین
نہ کفر نہ اسلام نہ دنیا و نہ دین
نہ حق نہ حقیقت نہ شریعت نہ یقین
اندر دو جہاں کرا بود زہرہ این

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۸۵

اک رند کو دیکھا اس طرح کا رنگیں
نہ کفر نہ اسلام نہ دنیا و نہ دین
نہ حق نہ حقیقت نہ شریعت نہ یقین
اس طرح کسی شخص کا جگرا ہے کہیں

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۸۶

تا بتوانی خدمت رندان می کن
بنیاد نماز و روزہ ویران می کن
بشنو سخن راست ز خیام عمر
مے می خور و رہ می زن و احسان می کن

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۸۶

جتنی بھی بنا ہو خدمت رنداں کر
بنیاد نماز و روزہ کی ویراں کر
خیام عمر سے سن لے سچی بات
رہ مار شراب پی ادا احساں کر

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۷۷

آن را که وقوف است از احوال جہان
شادی و غم و رنج بر او شد آسان
چون نیک و بد جہان بسر خواہد شد
خواہی ہمہ درد باش خواہی درمان

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۷۷

واقف ہے جو احوالِ جہاں سے پورا
ہے اس کو غم و رنج یہاں ایک ہی سا
جب اچھی بھلی سبھی گذر جائے گی
اب چاہے تو درد بن کہ درماں بن جا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۷۸

روزیکہ گذشتہ است از او یاد مکن
فردا کہ نیامدہ است فریاد مکن
بر نامدہ و گذشتہ بنیاد مکن
حالے خوش باش و عمر بر باد مکن

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۷۸

جو دور گذر گیا اُسے یاد نہ کر
کل جو نہیں آیا ابھی فریاد نہ کر
اس آئے گئے کی مت کر بنیاد
خوش وقت گذار عمر برباد نہ کر

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۷۹

اکنون کہ زند ہزار دستان بستان
جز بادۂ لعل از کف مستان مستان
برخیز و بیا اگر گل بنادی می گفت
روزے دو سہ داد جود زلبستان بستان

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۷۹

ہے فصل بہار تو وہ بلبل چہکے
پی بادۂ لعل عشق مستوں میں بہکے
اٹھ رنگ جما یار اگر گل کہتا ہے
دو دن کی بہار باغ و بستاں میں ہے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۸۰

در جسم پیالہ جان و نیست وال
در روح مجسم آن روان است وال
در آب فسردہ آتش سیال است
در درج بلور لعل ناسفت وال

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۸۰

ہے جسم میں سبو غرض کہ وہ جانِ شراب
اور روح مجسم میں عیاں جانِ شراب
کھرے ہے مصفا پانی میں بیچ ہے آتش سیال
ہے جام بلور میں وال جانِ شراب

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۸۱

روزیکہ متفقد بیانِ خاکی مسکن
گردند سوار باز بر مرکبِ تن
چوں لالہ بخونِ جعد پیش آلودہ سرشن
از خاک سرِ سعےّ تو زیبا زند گلشن

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۸۱

جس روز کہ زندہ ہونگے روح خاکی مسکن
وائے گی نظر ان کو پھر اپنا تن
لالے کی طرح خون میں نہا کر اپنے
سر دینگے اُٹھا کے جیب کو شکلِ گلشن

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۸۲

ہیں گنبدِ گردندہ بد افعالی بین
ور جملہ دوستاں جہاں خالی بین
تا بتوانی - تو یکنفس با خود باش
فردا مطلب کز اردی حالی بین

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۸۲

اس گنبدِ گردوں کی بد افعالی دیکھ
کم دوستوں کی سارا جہاں خالی دیکھ
اب ہو نہیں ہیں ہمیں ہو تو ذرا غور بھی کر
کل کا تو خیال چھوڑ دے حالی دیکھ

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۸۳

از آمدن و رفتن ما سودے کو
وز تار امید عمر ما پودے کو
در چنبر چرخ جان چندین پاکاں
می سوزد و خاک می شود دودے کو

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۸۳

اس آنے سے جانے سے ملے فائدہ کیا؟
سے عمر رواں کے تانے بانے کا پتا
سب ہوتیں فلک کے بیچ اتنی جانیں
جب جل کے ہوئیں خاک ہزاروں دھواں نہ اٹھا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۸۴

بردار پیالہ و سبو اے دلجو
برگرد بگرد سبزہ زار و لب جو
کین چرخ بسے قد بتان مہ رو
صد بار پیالہ کرد و صد بار سبو

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۸۴

پیمانہ اٹھا، اٹھا سبو اے دلجو
دیکھ لیا ہاں سبزہ زار و لب جو
اس چرخ نے کی [illegible] ہاتھوں سے بہت ماہ لقا
سو بار پیالہ بنائے، سو بار سبو

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۸۵

اے آب حیات مضمر اندر لب تو
مگذار که بوسه لب ساغر لب تو
گر خون صراحی نخورم مرد زنیم ×
او خود که بود که لب نهد بر لب تو

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۸۵

پیارے ترے لب پہ ہونٹ ہیں آب حیات سے بھر
ساغر کو نہ ان کے لب سے لب ملنے دے
گر خون صراحی نہ پیوں مروں نصیب
ہوتی ہے وہ کون جو ترے لب سے لگے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۸۶

آن قصر که بر چرخ همی زد پهلو
بر درگه آن شهان نهادندی رو
دیدیم که بر کنگره‌اش فاخته‌ای
بنشسته همی گفت که کوکو کوکو

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۸۶

وہ قصر کہ جس سے چرخ تھا ہم پہلو
دہلیز پہ جس کی شاہ رکھتے تھے رو
اک فاختہ آج اسی کے کنگورے پر
بیٹھی ہوئی کہتی تھی کہ کوکو کوکو

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۸۷

یاقوت لب لعل بدخشانی کو
وان راحت روح و راح ریحانی کو
مے گرچه حرام است در مسلمانی شد
نوشی چه خوری غم مسلمانی کو

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۸۷

یاقوت وہ لب لعل بدخشاں ہے کہاں
وہ راحت روح و راح ریحاں ہے کہاں
مے گو کہ حرام ہے مسلمانوں میں
پی شوق سے غم نہ کر مسلماں ہے کہاں

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۸۸

چون بادہ خوری ز عقل بیگانہ مشو
مدہوش مباش و جہل را خانہ مشو
خواہی کہ مے لعل حلالت باشد
آزار کسے مجو و دیوانہ مشو

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۸۸

گر مے پیئے تو عقل سے بیگانہ نہ ہو
مدہوش نہ بن جہل کا کاشانہ نہ ہو
مقصود جو ہے کہ ہو مے لعل حلال
آزار نہ دے کسی کو دیوانہ نہ ہو

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۸۸

روزے کہ بُود وقتِ ہلاکِ من و تو
از تن برود روانِ پاکِ من و تو
از بسکہ نباشیم و درین چرخِ کبود
مہرو نیابد بر سرِ خاکِ من و تو

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۸۸

جس وقت اجل آکے لگی میری تیری
یہ روح نکل جائے گی میری تیری
سب ہم پہ یہی ہوگی کہ چاندنی چھٹکے گی
ہاں خاک بھی کیا ضیا پائے گی میری تیری

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۸۹

اے آنکہ پدید گشتم از قدرتِ تو
پروردہ شدم بناز و در نعمتِ تو
صد سال بہ امتحان گنہ خواہم کرد
تا جرمِ من است بیش یا رحمتِ تو

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۸۹

اے وہ کہ وجود میرا قدرت ہے تیری
پالا ہے مجھے بہ ناز و نعمت تیری
یہ جانچنے کو کرونگا سو سال گناہ
ہیں جرم مرے سوا کہ رحمت تیری

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۹۱

اے رفتہ بچوگانِ قضا ہمچو گو
چپ میخور و راست میرو و ہیچ مگو
کانکس کہ ترا فگند اندر تگ و پو
او داند و او داند و او داند و او

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۹۱

لے گیند کی مانند یہ چوگانِ قضا
صدمے بھی اٹھا پیہم سہا چل لب نہ ہلا
جس نے تجھے اس تگ و دو میں ڈالا
وہ جانتا تھا جانتا ہی جانے گا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۹۲

این چرخِ فلک بہرِ ہلاکِ من و تو
قصدے دارد بجانِ پاکِ من و تو
بر سبزہ نشین بیا کہ بس دیر نماند
تا سبزہ برون دمد ز خاکِ من و تو

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۹۲

یہ چرخِ فلک ہے کو ہلاکی میری تیری
لے لیگا یہ جانِ پاک میری تیری
اس وقت تو ملک ہے سبزہ منتظر ہے
یا سبزہ اُگلے گی خاک میری تیری

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۹۵

از تن چو برفت جانِ پاکِ من و تو
خشتے دو نہند بر مغاکِ من و تو
وانگہ ز برائے خشتِ گورِ دگراں
در کالبدے کشند خاکِ من و تو

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۹۵

جب جائے گی جانِ پاک میری تیری
دو اینٹیں بنیں گی خاک میری تیری
پھر دوسروں کی قبر پہ دو اینٹوں میں
قالب میں ڈھلے گی خاک میری تیری

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۹۶

گر با خردی حرص را بندہ مشو
در پائے طمع خام سر افگندہ مشو
چوں آتشِ تیز باش چوں آبِ رواں
چوں خاک بہر باد پراگندہ مشو

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۹۶

ہے عقل اگر تو حرص کا بندہ نہ ہو
پیشِ طمعِ خام سر افگندہ نہ ہو
بن آتشِ تیز یا ہو آبِ رواں
ہر جھونکے سے خاک سا پراگندہ نہ ہو

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۹۷

ہر روز بر آنم کہ کنم شب توبہ
از جام و پیالۂ لبالب توبہ
اکنون کہ رسید وقت گل ترکم دہ
در موسم گل ز توبہ یارب توبہ

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۹۷

کرتا ہوں نئی میں ہر شب توبہ
از جام مے و پیالۂ لبالب توبہ
اب وقت بہار آگیا کچھ دن مہلت
اس موسم گل میں توبہ یارب توبہ

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۹۸

اے بے خبر از کار جہاں ہیچ نۂ
بنیاد تو باد ست از آں ہیچ نۂ
شد حد وجود تو میان دو عدم
اطراف تو ہیچ و در میاں ہیچ نۂ

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۹۸

غافل ہے تو از کار جہاں کچھ بھی نہیں
بنیاد ہوا ہے یہاں کچھ بھی نہیں
ہے حد وجود دو عدم میں تیری
طرفین ہیں ہیچ فقط کہ درمیاں کچھ بھی نہیں

افسر الشعراء

اصل نمبر ۵۹۹

جاناں بیار امروز دست بنگاشتم
کز طلعت خویش ماہ را کاشتم
خوبان جہاں لعبت بیداد و آرائید
تو عید بر ابروے خویش آراستم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۵۹۹

کس ہاتھ نے اے جان نقشہ کھینچا؟
طلعت سے تری چاند بھی تو شرمایا
آراستہ ہوتے ہیں حسین عید کے دن
ہے عید کا جو دیکھے تری رخ پہ چاؤ

افسر الشعراء

اصل نمبر ۶۰۰

غرہ چہ شوی بمسکن و کاشانہ
بر عمر کہ ہست صحبتش افسانہ
بخوابہ بادی و تو افروزی شمع
بر رہ گذر سیل چہ سازی خانہ

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۶۰۰

گھر دولت پہ نازاں ہے کیوں اتراتا ہے
اس عمر پہ کیا ناز جو ہے افسانا
پی بادہ ہوائے رخ جلا ہی چراغ
ہے رہ گذر سیل میں مسکن تیرا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۶۰۱

ای زندگی تن و توانم همه تو
جانی و دلی ای دل و جانم همه تو
تو هستی من شدی ازانی همه من
من نیست شدم در تو ازانم همه تو

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۶۰۱

اے جان مری تاب و تواں بھی تو ہے
تو ہے دل و جاں بیدل و جاں بھی تو ہے
تو ہی مری ہستی ہے تجھی سے سب کچھ
تجھ میں ہی ہوں میں ہی جاں بھی تو ہے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۶۰۲

ای دل ز غم جهان اگر گشته خون شو
پابستهٔ کن عشوهٔ جهانانه گردون شو
دانی چه کنی چو نیست پایان مقام
انگار درون نیامدی بیرون شو

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۶۰۲

اے کس کہا دل اغم جہاں سے خوں ہو
باشعبدۂ چرخ سے تو محزوں ہو
جب جانتا ہے نہیں یہ جائے قیام
اندر نہیں جا سکتا ہے تو بیروں ہو

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۰۶

تن در غم روزگار بے داد مدہ
ما را زغم گذشتگاں بر باد مدہ
دل جز بسر زلف پریزاد مدہ
بے بادہ مباش و عمر بر باد مدہ

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۰۶

دنیا کا غم عیش کے ہمیں بیداد نہ کر
جو لوگ گذر گئے انہیں یاد نہ کر
دل بند سر زلف کے آزاد نہ کر
بے مے نہ گذار عمر برباد نہ کر

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۰۷

در مجلسِ عشّاق نشستیم ہمہ
از محنتِ ایام برستیم ہمہ
از بادۂ شوق نوش قدحے نوشیدیم
آزادہ و آسودہ و مستیم ہمہ

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۰۷

اس مجلسِ عشاق میں بیٹھے ہیں سب
افکارِ زمانہ سے نہیں بستہ ہیں سب
ہم اس کی شراب شوق پینے والے
آزاد ہیں آسودہ ہیں بد مست ہیں سب

افسر الشعراء

اصل نمبر ۶۰۵

ای یار ز روزگار باش آسوده
واندوه زمانه کم خور از بیهوده
چون کسوت عمر را بنشست چاک شود
چه کرده و چه گفته و چه فرموده

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۶۰۵

اے دوست غمِ جہاں سے رہ آسودہ
دنیا کا غم نہ پال سب بیہودہ
جب عمر کا چولا چاک ہو جائیگا
جو کچھ کہ کیا کہا وہ سب نابودہ

افسر الشعراء

اصل نمبر ۶۰۶

فریاد که عمر رفت بر بیهوده
هم لقمه حرام است و هم نفس آلوده
فرموده ناکرده سیه رویم کرد
فریاد ز کرده های نافرموده

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۶۰۶

افسوس کہ گئی عمر سب بیہودا
ہر لقمہ حرام اور نفس تنہا آلودا
ہیہات کہ جو بولا کہا وہ نہ کیا
افسوس کہ جو حکم نہیں تھا وہ کیا

افسر الشعراء

اصل نمبر ٢٠٦

اندیشۂ عمر بیش از شصت منه
هر جا که قدم نهی بجز مست منه
زان پیش که کاسۂ سرت کوزه کنند
رو کوزه فروش و کاسه از دست منه

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ٢٠٦

تو عمر کی حد ساٹھ سے آگے نہ بڑھا
جب تک ہی قدم تو مست و سرخوش ہو جا
قبل اس کے کہ کوزہ ہو ترا کاسۂ سر
کوزے نہ بیچ اور بادہ نوشی کر جا

افسر الشعراء

اصل نمبر ٢٠٨

ما عاشقِ مست و مے پرستیم همه
در کوئے خرابات نشستیم همه
بگذشته ز قبح و حُسن واز هستی و خیال
از ما مطلب هوش که مستیم همه

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ٢٠٨

ہم عاشقِ مست بلکہ بادہ پرست ہیں سب
بیٹھے ہوئے پیرِ مغ کے کوچے میں سب ہیں
سب چھوڑا عیب و صواب اور ہستی و خیال
کیا ہوش کا ذکر ہم سیہ مست ہیں سب

افسر الشعراء

اصل نمبر ۹۶

یک جرعه مئے کهنه ز ملکے نو به
وز هر چه نه مے طریق بیرون شو به
جامے است به از ملک فریدون صد بار
خشت سر خم ز تاج کیخسرو به

حکیم خیام

ترجمہ اصل نمبر ۹۶

اک گھونٹ شراب کہنہ ملک نو سے بہتر
پاشیدہ طریق گر نہیں ہو باہر
اک جام ہے سو ملک فریدوں سے سوا
خشت سر خم ہے تاج کے سے بہتر

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۰۶

روزے بینی مرا تو مست افتاده
در حلقه زلف بت پرست افتاده
[illegible] ز دست افتاده
در پائے تو سر نهاده پست افتاده

حکیم خیام

ترجمہ اصل نمبر ۱۰۶

اک روز پڑا پاؤ گے مجھ کو بدمست
شانے کی طرح زلف پری کا ہمدست
مینا پڑی ہوگی کہیں جام کہیں
قدموں میں ترے زمیں پہ ہوگا پست

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۱۶

ہر توبہ کہ کردیم پس شکستیم ہمہ
بر خود در نام و ننگ بستیم ہمہ
عیبم مکنید اگر کنم بے خردی
کز بادۂ عشق مست مستیم ہمہ

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۱۶

جو توبہ ہوئی وہ ہم نے کر ڈالی شکست
پروا اپنی ناموس و ننگ کی کچھ ہے درست
بے عقل ہیں ہم پر تو عیب جو بنانہ
ہم بادۂ عشق سے ہیں بالکل بدمست

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۲۶

اے من ز میخانہ نشستیم و قیت
نیک و بد زمانہ و عالم گفت
گر ہر دو جہاں چو گوے افتد بگو
بر من جوے چو مست باشم خفتہ

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۲۶

پلکوں کی ہی جھاڑا در میخانہ تمام
میخ بد و نیک سب سے کئے جو دیا جام
گر دونوں جہاں لڑھک جائیں پاس گریائم
بدمست پڑا رہوں نشہ میں بسرام

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۲۶۲

دل دست بہ طرۂ طرب نا وردہ
جام از مئے خوشدلی بلب آوردہ
افسوس کہ سر رسید دور زندگیم
روزے بمراد دل بشب نا وردہ

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۲۶۲

افسوس یہ دل خوشی کا وہ طرب لا نہ سکا
جام مئے خوشدلی بلب لا نہ سکا
افسوس تمام عمر ملول ہی بیتی
اک دن بھی مراد دل کی شب لا نہ سکا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۲۶۳

آں بادۂ خوشگوار برد از دستم
واں ساغر زرنگار برد از دستم
واں سلسلہ کہ چو زنجیر پیچ بر پیچ بود
دیوانہ شدم و یار برد از دستم

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۲۶۳

وہ بادۂ خوشگوار لا جلدی لا
وہ ساغر زرنگار لا جلدی لا
وہ مکھ جو زنجیر سی بل کھاتی ہے
دیوانہ ہوں اس کا یار لا جلدی لا

افسر الشعراء

اصل نمبر ۶۱۵

ساقی الصبوحی مئے ناب اندرده
مستانِ شراب را شراب اندرده
مستیم و خراب و رخت بربادِ فنا
آوازه بعالم خراب اندرده

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۶۱۵

لا ساقی اصبوحی کہ نشے میں ہیں کھیلیں
ہیں مستِ شراب ہیں شراب ہم کو پلا
ہم مستِ خرابات ہیں ہم
ہیں مست و خراب اس خرابات میں ہم
بھر مستی کا یاروں کی ڈھنڈورا کر دے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۶۱۶

دانی زچه روی اوفتاد اندر افواه
آزادی سرو و سوسن اندر افواه
کین دارد ده زبان ولیکن خاموش
وان است دو صد دست ولیکن کوتاه

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۶۱۶

وہ قصہ بھی ہے کیا کھیلا ہوا کیونکر ہے یہی آہ
کیوں سرو کی سوسن کی ہے اتنی افواہ
دس اس کے زباں ہیں پہ وہ ہے خاموش
ہاتھ اس کے ہیں دو سو مگر اتنے کوتاہ

افسر الشعراء

اصل نمبر ۶۱۹

گر سرو و چراغ است و گر فیروزه
مغرور مشو بدولت ده روزه
از قهر فلک هیچ کسی جان نبرد
امروز سبو شکست و فردا کوزه؟

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۶۱۹

کتنا ہی اچھا مال و زر و فیروزہ
مغرور نہ بن بدولت دہ روزہ
اس چرخ کج کے ستم سے بچا ہے کوئی؟
آج سبو ٹوٹا تو کل ہے کوزہ؟

افسر الشعراء

اصل نمبر ۶۲۰

از درس علوم جمله بگریزی به
و اندر سر زلف دلبر آویزی به
زان پیش که روزگار خونت ریزد
تو خون قرابه در قدح ریزی به

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۶۲۰

ان پڑھ ہے یہ ہر علم سے بہتر بہتر
سودائے سر زلف معنبر بہتر
قبل اسکے زمانہ خون بہائے تیرا
تو خون قرابہ جام میں بھر بہتر

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۲۱۶

بنگر ز صبا دامنِ گل چاک شده
بلبل ز جمالِ گل طربناک شده
بنشین بادہ خور کہ بسا گل ز باد
با خاک فرو ریزد و ما خاک شده

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۲۱۶

کیا کیا ہیں صبا نے دامنِ گل صد چاک
بلبل بھی جمالِ گل سے ہے وجد ناک
بیٹھ عیش منا بہار ہے اکثر گل
ہم ہوں گے خاک پہ ملے گر کر خاک

افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۲۲۶

از هر چه بجز می است کوتاهی به
می هم ز کفِ بتانِ خرگاهی به
مستی و قلندری و گمراهی به
یک جرعه می ز ماه تا ماهی به

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۲۲۶

جس چیز میں حق نہیں ہے کوتاہی خوب
مے از کفِ نازنینِ خرگاہی خوب
مستی و قلندری و گمراہی خوب
اک گھونٹ شراب ماہ سے تا ماہی خوب

افسر الشعراء

اصل نمبر ۶۲۳

ما ہمت لطف حق تولا کرده ×
در طاعت و معصیت تبرا کرده
آنجا کہ عنایت تو باشد باشد
ناکرده چو کرده، کرده چون ناکرده

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۶۲۳

ہم لطف الٰہی پہ ہیں تکیہ کرتے
سب طاعت و معصیت سے منہ پھیرے ہیں
جس پہ ہو تری نظر اسے کیا پروا
عاصی ہو کہ معصوم وہ یکساں ہے سبھی

افسر الشعراء

اصل نمبر ۶۲۴

تا چند ز مسجد و نماز و روزه
در میکده‌ہا و مستی از دریوزه
خیام بخور باده کہ این خاک ترا
گہ جام کنند و گہ سبو گہ کوزه

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۶۲۴

کب تک ہے یہ مسجد میں نماز و روزه
کب تک و میخانہ پہ پیوں دریوزه
خیام پیو مے کہ تری خاک سے ہم
گہ جام و سبو بنائیں گے گہ کوزه

افسر الشعراء

اصل رباعی ۲۶۵

جانیست بگرد راه خطرناک شده
تن نیز ز بیم نیک و بد پاک شده
بس ره که گذشت و بگذرد بر من و تو
ما بیخبر از زیر و جہان خاک شده

حکیم خیام

ترجمہ رباعی ۲۶۵

یہ جان ہے ہولناک رہ میں بیباک
تن نیز زمیں ہے نیک و بد سے بیباک
قبروں پہ اگرچہ ہے بہت آمد و رفت
ہم مرتے ہیں جہاں سے بیخبر مٹی خاک

افسر الشعراء

اصل رباعی ۲۶۶

ای نیک نکرده و بدیها کرده
وانگه بلطف حق تولا کرده
بر عفو مکن تکیه که هرگز نبود
ناکرده چو کرده کرده چون ناکرده

حکیم خیام

ترجمہ رباعی ۲۶۶

نیکی نہ کبھی کی تو نے برائی کے سوا
پھر رحمت حق پہ اتنا تکیہ کیسا
کیوں عفو پہ ہے اس کا بھروسہ سمجھو
ناکردہ ہے کردہ کردہ ہے ناکردہ

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۷۶

اے دادہ بہ بندگیت یکساں کردہ ما
در ہر دو جہاں خدمتِ درگاہ تو بہ
بحرمت تو سلطانی و سعادت تو دہی
یا رب تو بفضلِ خویش سلطان بدہ

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۷۶

ہیں داد میں تیری ایک سے چھوٹے بڑے
خدمت تری کی ہے دونوں جہاں سے بھلا
بدبختی و خوش وقتی پہ قبضہ تیرا
یا رب تو اپنے فضل سے بخشیو اسے وہ

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۸۶

از آتش و باد و آب و خاکیم ہمہ
در عالمِ کون و ہمہ سالکیم ہمہ
ما تن با سست و جفا پیشیم ہمہ
چون تن بر دو روانِ پاکیم ہمہ

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۸۶

ہم آتش و باد و آب و مٹی کے بنے
آئے دنیا میں سب ہیں مٹنے کے لیے
جبتک کہ ہیں جسم میں بلا میں بھی تمام
جب اس سے گئے پاک ہوئے کل جھگڑے

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۳۵

ما و مے و معشوق و صبوح اے ساقی
از ما نبود توبۂ نصوح اے ساقی
تا کے خوانی تو قصۂ نوح اے ساقی
پیش آر ز پیک باز راحت روح اے ساقی

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۳۵

ہم اور مے و معشوق و صبوح اے ساقی
ممکن نہیں اب توبۂ نصوح اے ساقی
کب تک یہ سنیگا قصۂ نوح کا ذکر
لا جلد کہیں سے راحت روح اے ساقی

افسر الشعراء

اصل نمبر ۲۳۶

در دہ مے لعل و مشکبو اے ساقی
تا باز رہم ز گفت و گو اے ساقی
پر کوزۂ مے ازاں پیش کہ دہر
خاک من و تو کند سبو اے ساقی

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۲۳۶

بھر دے مے لعل و مشکبو اے ساقی
بیزاری کی گفت و گو اے ساقی
ہو ختم نہ یہ بیکار کی دہر
ہو خاک ہماری کا سبو اے ساقی

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۱۶

زاہد نہ ز جہد کرد و سود اے ساقی
زیرا کہ عمل عبث نمود اے ساقی
چون کن قلم جف بادہ تو زود اے ساقی
کاہد ز ازل آنچہ بجز بود اے ساقی

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۱۶

زاہد کا نہ زہد کام دے گا ساقی
حسن عمل ہے اک دکھاوا ساقی
دے جلد مئے ناب کہ ہیں عیش کے دن
جو کچھ تھا ازل میں لکھ دیا تھا ساقی

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۱۷

شمع است و شراب و ماہتاب اے ساقی
شاہد ز شراب بہتر خراب اے ساقی
از خاک برار این دل پر آتش
بر باد مدہ بیار آب اے ساقی

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۱۷

ہی ہے شراب و شمع وہ چاند چڑھا
معشوق بھی ہے بغل میں مستی سے بھرا
اے اس دل سوزاں کو اٹھا خاک سے جلد
برباد نہ کر تو پانی کا دے چھینٹا

افسر الشعراء

متن نمبر ۳۳۶

در وہ قدحے ز لعل ناب آب ساقی را
ببین ز آتشم ہے تاب آب ساقی را
تا عقل بگریبان دلم زجواہر داشت
دست من و دامان شراب آب ساقی را

حکیم حبابہ

ترجمہ نمبر ۳۳۶

دے جلد زلال آب ناب آب ساقی
آگ آگ سی لگی ہے آب آب ساقی
جب تک کہ ہاتھ عقل سے میرے بچاؤں
چھٹتا نہیں دامن شراب آب ساقی

افسر الشعراء

متن نمبر ۳۳۷

بشگفت شگوفہ مے بیار اے ساقی
دست از عمل زہد بدار اے ساقی
زاں پیش کہ حاصل کند گردش روزے چند
جامے مے لعل را بیار اے ساقی

حکیم حبابہ

ترجمہ نمبر ۳۳۷

وہ پھوٹے شگوفے مے پلا اے ساقی
اعمال سے زہد کے بچا اے ساقی
قبل اس کے کہ لبریز ہو پیمانۂ عمر
جام مے لعل سے چھلکا اے ساقی

افسر الشعراء

اصل نمبر ۶۳۵

ہنگام صبوح است وخیز اے ساقی
با مئی و کوئے مئی و وثنی اے ساقی
چہ جائے صلاح است خموشی اے ساقی
بگذار حدیث زہد و نوشی اے ساقی

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۶۳۵

ہے وقت سحر وقت جنبش اے ساقی
ہم اور ہے کوئے مئی و وثنی اے ساقی
کیا وقت صلاح بس خموشی اے ساقی
اس ہر دو کو طے کر دے نوشی اے ساقی

افسر الشعراء

اصل نمبر ۶۳۶

چوں ہست زمانہ در شتاب اے ساقی
برجہ بکفم جام شراب اے ساقی
ہنگام صبوح و فصل بردر زدہ امید
مے دہ کہ برآمد آفتاب اے ساقی

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۶۳۶

ہے برق زمانہ پہ شتاب اے ساقی
دے جلد مجھے جام شراب اے ساقی
ہے صبح کا وقت کھیل سمجھیں نہیں یہ
دے دے کہ نکل آیا آفتاب اے ساقی

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۸۷

آنها که زپیش رفته‌اند ای ساقی
در خاک غرور خفته‌اند ای ساقی
رو باده خور و حقیقت از من بشنو
باد است هر آنچه گفته‌اند ای ساقی

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۸۷

وہ جو کہ یہیں پہلے چل بسے اے ساقی
ہیں خاک غرور میں اٹھلے اے ساقی
پی بادۂ ناب مجھ سے سن اصلی کلام
سب ہوا ہے سخن جو کہہ گئے اے ساقی

افسر الشعراء

اصل نمبر ۳۸۸

چون مہی بہر اجل امان ای ساقی
در دہ قدح شراب بہمان ای ساقی
غم خوردن بیہودہ نہ کار دل ماست
ما ہیچ دو روزہ در جہان ای ساقی

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۳۸۸

ہے موت نہ دیکھی پھر اماں اے ساقی
بھر دے قدح شراب بس اے ساقی
فاضل غم بیہودہ سے کیا کام ہمیں
دو دن کے ہیں نہ کہ ہمیں یاں اے ساقی

افسر الشعراء

اصل نمبر ۶۳۹

در سنگ اگر شوی چو یار اے ساقی!
ہم آب اصل کند گزار اے ساقی!
خاکیست جہان غزل بخوان اے ساقی!
باد است نفس بادہ بیار اے ساقی!

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۶۳۹

پتھر میں بھی گر ہو وزن بیا اے ساقی
جب بھی کرے آب عمر گذارا
عالم ہے یہ خاک پیو غزل چھیڑے جا
ہے سانس ہوا تو بادہ لا اے

افقرؔ

اصل نمبر ۶۴۰

ابریق مئے مرا شکستی ربی!
بر من در عیش را ببستی ربی!
اکنون کہ من عربدہ ہا می کردی
خاکم بدہن مگر تو مستی ربی!

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۶۴۰

کیوں توڑی صراحی مری تو نے رب
کیوں عیش منغض کیا میرا اے
اب تجھ سے یہ بدمستیاں توبہ توبہ
کیا تجھ کو نشہ ہے خاک منہ میں

افقرؔ